﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿...اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿...عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾(بنی اسرائیل:80)

الفضل

ہفت روزہ — انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ: حافظ محمد ظفراللہ عاجزؔ

جلد 25 — جمعۃ المبارک 16 نومبر 2018ء — 07 ربیع الاوّل 1440 ہجری قمری ❁ 16 نبوت 1397 ہجری شمسی — شمارہ 46

مجسم قرآن

یزید بن بابنوس بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کیسے تھے۔ تو انہوں نے فرمایا کہ آپ کے اخلاق عین قرآن تھے۔ پھر فرمانے لگیں کہ سورۃ المومنون سناؤ۔ اس کی ابتدائی آیات (جن میں مومنوں کی صفات کا ذکر ہے) سن کر فرمایا یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ تھے۔

(مستدرك حاکم جلد 2 صفحہ 426 تفسیر سورۃ المومنون)

سیّدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دورۂ امریکہ و گوئٹے مالا سے بخیر وعافیت لندن واپس تشریف لے آئے

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ 6 نومبر 2018ء نمازِ ظہر سے کچھ قبل اپنے حالیہ دورۂ امریکہ و گوئٹے مالا سے بخیر وعافیت مسجد فضل (لندن) واپس رونق افروز ہو گئے۔ الحمد للّٰہ ربّ العالمین۔ حضورِ انور اس دورہ کے لئے 15 اکتوبر کو روانہ ہوئے تھے۔

حضورِ انور کا یہ دورہ اللہ تعالیٰ کے بے پناہ فضلوں کو سمیٹے ہوئے نہایت کامیاب وکامران رہا اور قدم قدم پر چشمِ فلک نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام ''**آسمانی تائیدیں ہمارے ساتھ ہیں**'' (تذکرہ صفحہ 435 ایڈیشن چہارم 2004ء مطبوعہ ربوہ) کے پورا ہونے کا نظارہ کیا۔

اس دورہ کے دوران حضورِ انور نے امریکہ میں تین مساجد 'بیت العافیت' (ہیوسٹن)، 'بیت الصّمد' (بالٹی مور) اور 'مسجد مسرور' (مناسّس)، ایم ٹی اے ٹیلی پورٹ کی نئی عمارت (واقع مسجد بیت الرحمٰن۔ سلور سپرنگ) کا افتتاح فرمایا نیز دورۂ گوئٹے مالا کے دوران حضورِ انور ایّدہ اللہ نے ہیومینٹی فرسٹ انٹرنیشنل کے زیرِ انتظام نَوتعمیر شدہ 'ناصر ہسپتال' کا افتتاح فرمایا۔ اس کے علاوہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دَور سے جاری شدہ رسالہ 'ریویو آف ریلیجنز' کے ہسپانوی (Spanish) ایڈیشن کا بھی (آن لائن) اجرا فرمایا۔

تین ہفتوں پر مشتمل اس دورہ کے دوران حضورِ انور نے قرآنِ کریم، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روشنی میں تین معرکۃ الآراء خطباتِ جمعہ ارشاد فرمائے، متعدد استقبالیہ تقریبات اور پریس کانفرنسز سے خطاب فرمایا، مقامی اور انٹرنیشنل میڈیا سے تعلق رکھنے والے صحافیوں کے سوالات کے نہایت اعلیٰ اور پُر معارف جوابات عطا فرمائے۔ امریکہ کی جماعتی نیز ذیلی تنظیموں کی نیشنل مجالسِ عاملہ سے ملاقات فرمائی اور انہیں ہدایات سے نوازا۔ واقفینِ نَو اور واقفات نَو کی کلاسز میں شرکت فرمائی۔ اسی طرح امریکہ اور گوئٹے مالا سے تعلق رکھنے والے احمدی اور غیر احمدی افراد، ممبرانِ پارلیمنٹ، کانگریس کے ممبران، امریکہ میں تعینات بعض ممالک کے سفراء اور سول سوسائٹی سے تعلق رکھنے والی کئی معزز شخصیات نے حضورِ انور سے شرفِ ملاقات حاصل کیا۔

(اس دورہ کی تفصیلی رپورٹ الفضل انٹرنیشنل میں شائع ہو رہی ہے)

بلا شبہ حضرت خلیفۃ المسیح ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ جات کی برکت سے سالوں کے کام مہینوں اور مہینوں کے کام دنوں میں ہونے لگتے ہیں۔ اس دورہ کے دوران بھی اللہ تعالیٰ کی مدد ونصرت کے حسین نظارے اور حضور پُرنور کی مبارک معیت ممبرانِ جماعتِ احمدیہ امریکہ و گوئٹے مالا کے ایمان میں پختگی اور حضرت خلیفۃ المسیح ایّدہ اللہ سے ایک پائیدار ذاتی تعلق پیدا کرنے کا باعث بنے۔ امریکہ اور گوئٹے مالا کے لوگوں نے حضورِ انور کی ذاتِ بابرکات سے خوب خوب روحانی فیوض حاصل کئے۔ الحمد للّٰہ ربّ العالمین

ادارہ الفضل انٹرنیشنل حضرت امیر المومنین ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمتِ اقدس میں اس عظیم دورہ کی کامیابی پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ حضورِ انور کی عمر اور فیض میں بے انتہا برکت عطا فرمائے اور دنیا بھر میں بسنے والے لوگوں کو ایسے حسین لمحات میسّر آئیں کہ جن میں وہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت معیت سے فیضیاب ہو کر اپنی روحانی تسکین کا سامان کرسکیں۔ آمین

..........................(ادارہ الفضل انٹرنیشنل۔ لندن)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی مصروفیات

❁...29 اکتوبر بروز سوموار: (مسجد بیت الرحمٰن، امریکہ) دوپہر میں متعدد فیملیز نے حضورِ انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ نماز ظہر وعصر کے بعد مبلّغین کرام جماعت احمدیہ امریکہ کی حضورِ انور کے ساتھ میٹنگ ہوئی۔ نماز مغرب وعشاء سے قبل متعدد بچوں اور بچیوں کو حضورِ انور سے آمین کروانے کی سعادت حاصل ہوئی۔

❁...30 اکتوبر بروز منگل: حضورِ انور آج صبح انصار ہاؤسنگ کمپلیکس Joppatowne کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ مسجد بیت الرحمٰن میں ملاقاتیں ہوئیں۔ شام کو نیشنل عاملہ مجلس عاملہ انصار اللہ امریکہ کی حضورِ انور کے ساتھ ملاقات ہوئی۔ اور پھر واقفاتِ نَو اور واقفینِ نو کی کلاسز ہوئیں۔

❁...31 اکتوبر بروز بدھ: آج صبح دس بجے امریکہ کے سفیر برائے بین الاقوامی مذہبی آزادی (International Religious Freedom) سَیم براؤن بیک (Sam Brownback) حضورِ انور سے ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ ان کے بعد کانگریس مَین جیمز راسکن (James Raskin) نے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ فیملی ملاقاتیں ہوئیں اور پھر نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ امریکہ کی حضورِ انور سے ملاقات ہوئی۔ نمازِ مغرب وعشاء سے قبل تقریبِ آمین منعقد ہوئی۔

❁...یکم نومبر بروز جمعرات: حضورِ انور نے معمول کی دفتری مصروفیات کے علاوہ متعدد فیملیز سے ملاقات فرمائی۔

❁...02 نومبر بروز جمعۃ المبارک: حضورِ انور نے آج

(بقیہ صفحہ 9 پر ملاحظہ فرمائیں)

اس شمارہ میں

❁...خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 02 نومبر 2018ء ❁...حضورِ انور کا دورۂ امریکہ، اکتوبر، نومبر 2018ء ❁...حضورِ انور کا دورۂ بیلجئم، ستمبر 2018ء ❁...اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی القرآن ❁...بلادِ عرب پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات ❁...ریویو آف ریلیجنز کے ہسپانوی ایڈیشن کا اجرا ❁...خلافت خامسہ کے مبارک دَور کے ابتدائی پندرہ سال ❁...مختصر عالمی جماعتی خبریں، الفضل ڈائجسٹ، شیڈیول ایم ٹی اے ودیگر

...☆...☆...☆...

امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ بیلجئم ستمبر 2018ء

☆ ہماری جماعت کا اصل مقصد یہ ہے کہ اسلام کا حقیقی پیغام اور امن کا پیغام دنیا تک پہنچائیں۔ ☆ پچھلے چند سالوں میں آپ لوگوں کے ساتھ رہنے والے تعلق سے یہ بات واضح ہے کہ آپ لوگ اچھے مسلمان ہیں۔ کیونکہ آپ ملک کے لئے خدمات بجالاتے ہیں، انسانیت کی خدمت کا حق ادا کرتے ہیں۔ ☆ آپ کی مسجد جب تعمیر ہونا شروع ہوئی تو لوگوں میں بہت خوف تھا۔ مگر آپ لوگوں کے پڑوسیوں کے ساتھ اچھے رویّے اور تعلقات نے ان کی سوچوں کو بدل دیا۔ ☆ آپ کی جماعت کو دنیا میں ایک منفرد مقام حاصل ہے۔ آپ انسانیت کے لئے محبت، خدمت خلق کے کاموں اور امن کے پیغام کے حوالہ سے جانے جاتے ہیں۔ آپ کی جماعت کی بیلجئم میں integration بھی مثالی ہے۔ ☆ مجھے مسلمانوں پر شدید غصہ تھا کہ کیسے ایک انسان مذہب کے نام پر دوسرے انسان کا قتل کرسکتا ہے۔ مگر آپ کی جماعت کو جان کر، آپ لوگوں سے مل کر اور آج آپ کے جلسہ میں شامل ہو کر میرا مسلمانوں کے متعلق نظریہ بدل گیا ہے۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے دوبارہ امن کی راہ دکھائی ہے۔ آپ کے نعرے Love for all, hatred for none نے میرے دل پر بہت گہرا اثر چھوڑا ہے۔ ☆ آپ کا موٹو ’محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں‘، آپ کسی بھی قوم یا ملک سے تعلق رکھنے والے ہیں، یہ پیغام پوری دنیا کے لئے ہے۔ میرا خیال ہے کہ ہم سب کو اس پیغام کو پھیلانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ☆ کم از کم ہر انسان کو زندگی میں ایک دفعہ خلیفہ سے ضرور مل لینا چاہئے تا کہ ایک دفعہ تو انسان پاک ہوجائے اور پھر نئی زندگی شروع کرے۔ ☆ کامیابی کا سرچشمہ خلافت ہی ہے اور اگر ہم نے اپنی نسلوں کو کامیاب کرنا ہے تو ہمیں اپنی نسلوں کو خلافت سے منسلک کرنا ہوگا۔ ☆ خلافت سے وابستگی ہی ہمارا سب سے بڑا مشن ہونا چاہئے۔ خلافت کے ساتھ وابستگی ہوگی تو ہمارا ہر قدم جماعت کے ساتھ مضبوط ہوتا چلا جائے گا۔ ☆ آپ کی جماعت کا پیغام ’محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں‘، ویسٹرن یورپ کے لئے اور بیلجیم کے لئے بہت ضروری اور اہم پیغام ہے۔

دو روز میں ستّر کے قریب فیملیز اور متعدد احباب کی انفرادی ملاقاتیں، جلسہ سالانہ بیلجیئم کا افتتاح، تعلیمی میدانوں میں اعزاز پانے والی اماء اللہ میں میڈلز کی تقسیم، مختلف عمائدین، ممبران پارلیمنٹ، سیاستدانوں، دیگر حکومتی نمائندگان اور سول سوسائٹی سے تعلق رکھنے والے افراد کی حضور انور سے ملاقات اور ان کے تأثرات

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

... ...

13/ستمبر 2018ء بروز جمعرات

... ...

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجے مارکی میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔ حضور انور نے مختلف ممالک سے موصول ہونے والی ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔ دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مارکی میں تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر بھی حضور انور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس سیشن میں 62/فیملیز کے 202/افراد نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ شرف ملاقات پایا۔ ان سبھی فیملیز نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز برسلز شہر کے علاوہ بیلجیم کی جماعتوں انٹورپن، ایوپن، لئیر، ہاسلٹ، اوسٹنڈے اور ٹرن ہاؤٹ سے آئی تھیں۔ حضور انور نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

آج ملاقات کرنے والی فیملیز میں سے بڑی تعداد ان لوگوں کی تھی جو پاکستان سے یہاں آ کر آباد ہوئے ہیں اور اپنی زندگی میں پہلی بار اپنے پیارے آقا سے مل رہے تھے۔ یہ سبھی بہت خوش تھے کہ ان کی زندگیوں میں آج ایک ایسا دن آیا ہے کہ انہیں اپنے پیارے آقا کا انتہائی قریب سے دیدار نصیب ہوا اور انہوں نے اپنے آقا کے قرب میں جو چند لمحات گزارے وہ ان کی ساری زندگی کا سرمایہ تھے۔ ان میں سے ہر ایک برکتیں سمیٹتے ہوئے باہر آیا اور ان کی تکالیف راحت وسکون میں بدل گئیں۔

ایک دوست جب اپنے پیارے آقا سے ملاقات کر کے دفتر سے باہر نکلے تو کہنے لگے کہ آج اپنی زندگی میں پہلی دفعہ کسی بھی خلیفہ وقت سے ملا ہوں۔ وہ مسلسل رو رہے تھے اور ان کا جسم فرطِ محبّت سے کانپ رہا تھا۔ کہنے لگے کہ کم از کم ہر انسان کو زندگی میں ایک دفعہ خلیفہ سے ضرور مل لینا چاہئے تا کہ ایک دفعہ تو انسان پاک ہوجائے اور پھر نئی زندگی شروع کرے۔

ایک نوجوان خادم نے عرض کیا کہ ملاقات میں میرے ساتھ میری امّی اور بھائی تھے۔ حضور انور سے میری زندگی میں یہ پہلی ملاقات تھی۔ میرے لئے تو ایسا تھا کہ جیسے میں ایک دنیا سے دوسری دنیا میں جا رہا ہوں۔ کمرے میں داخل ہونے سے قبل گھبراہٹ تھی میں نے درود شریف پڑھنا شروع کر دیا۔ خدا تعالیٰ نے ہمت دی۔ حضور سے ملنا ایک بڑی ہمت کی بات ہے۔ کامیابی کا سرچشمہ خلافت ہی ہے اور اگر ہم نے اپنی نسلوں کو کامیاب کرنا ہے تو ہمیں اپنی نسلوں کو خلافت سے منسلک کرنا ہوگا۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام سوا آٹھ بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مارکی میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

... ...

14/ستمبر 2018ء بروز جمعۃ المبارک

... ...

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجے مارکی میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصّہ میں تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف نوعیت کے دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ بیلجئم کے پچیسویں جلسہ سالانہ کا آغاز ہو رہا تھا اور آج جلسہ سالانہ کا پہلا روز تھا۔

جماعت بیلجئم نے امسال اپنے جلسہ کے لئے اپنے مرکزی مشن ہاؤس دلبیک کے نزدیک واقع دو بڑے ہال حاصل کئے تھے۔ یہ ہال برسلز کے کافی مشہور ہال ہیں اور اس جگہ کا نام "Brussels Kart Expo" ہے۔ مشن ہاؤس سے یہاں کا فاصلہ دو سے اڑھائی کلومیٹر ہے۔

ایک ہال کا رقبہ 4800/مربع میٹر ہے۔ جہاں مردانہ جلسہ گاہ تیار کی گئی ہے اور ساتھ ایک حصّہ کھانا کھانے کے لئے مہیّا کیا گیا ہے۔ اور ایک حصّہ کو علیحدہ کر کے اس میں رہائش کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔

دوسرے ہال کا رقبہ 3000 مربع میٹر ہے جو لجنہ کو دیا گیا ہے اور اس میں لجنہ نے اپنے مختلف انتظامات کئے ہوئے ہیں۔ یہاں کچن کی سہولت بھی موجود ہے اور دفاتر کے لئے بھی الگ کمرے مہیّا ہیں۔ یہاں دو ہزار سے زائد گاڑیوں کی پارکنگ کا انتظام موجود ہے۔

چونکہ یہ بہت مشہور اور بڑے ہال ہیں اس لئے ان دونوں ہالوں کے ساتھ واش رومز بڑی تعداد میں موجود ہیں۔

یہاں ٹرانسپورٹ کی سہولت بھی مہیّا ہے۔ بس اسٹاپ ہال کے سامنے، قصبہ کا ریلوے اسٹیشن ہال کے پچھلی جانب جبکہ لوکل ٹرام اسٹاپ صرف 300 میٹر کی دوری پر واقع ہے۔

جلسہ سالانہ بیلجئم کا افتتاح

پروگرام کے مطابق دوپہر ایک بجکر پچاس منٹ پر حضور انور اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور جلسہ گاہ کے لئے روانگی ہوئی۔ قریباً سات منٹ کے سفر کے بعد جلسہ گاہ آمد ہوئی۔ جلسہ گاہ کے بیرونی احاطہ میں پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔ حضور انور نے لوائے احمدیت لہرایا جبکہ امیر صاحب بیلجئم نے بیلجئم کا قومی پرچم لہرایا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

MTA انٹرنیشنل کی یہاں جلسہ گاہ سے Live نشریات شروع ہو چکی تھیں۔ پرچم کشائی کی یہ تقریب بھی دنیا بھر میں Live نشر ہوئی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کے ساتھ جلسہ کا افتتاح ہوا۔

خطبہ جمعہ

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج سے جماعت احمدیہ بیلجیم کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ بڑے عرصے کے بعد مَیں آپ کے جلسہ میں شامل ہو رہا ہوں۔ اس عرصہ میں جہاں جماعت میں اضافہ بھی ہوا ہے دنیا کی دوسری جماعتوں کی طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں بھی جماعت بڑھی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس کے علاوہ اَور بہت سی باتوں میں یہاں ترقی ہوئی ہے۔ مثلاً مشن ہاؤسز میں اضافہ ہوا۔ مساجد اور نماز سینٹرز میں بھی اضافہ ہوا۔ برسلز کی مسجد جو زیر تعمیر ہے تقریباً تکمیل کے مراحل میں ہے۔ وہ بھی اچھی مسجد بن رہی ہے۔ پرسوں آلکن (Alken) میں ایک مسجد کا مَیں نے افتتاح کیا۔ بڑی وسیع جگہ اور عمارت جماعت کو اللہ تعالیٰ نے دی ہے۔ تو ظاہری طور پر ہم دیکھتے ہیں کہ جماعت پر یہاں بڑے فضل ہوئے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے یہ فضل یہ احساس بھی افراد جماعت میں پیدا کرنے والے ہونے چاہئیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے احکامات کو سمجھنے اور ماننے میں اور عمل کرنے میں بھی نہ صرف ظاہری طور پر بلکہ حقیقی طور پر پہلے کی نسبت بہتر ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا :

ہر شامل ہونے والے کو جلسہ کے اس مقصد کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے قریب تر ہوں۔ دین کو مقدم کرنے والے ہوں اور دنیا میں رہتے ہوئے دنیا کو دین کا خادم بنانے والے ہوں۔ اور یہ روح صرف اپنے اندر پیدا نہ کریں بلکہ اپنی اولاد میں بھی یہ روح پھونکیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سے کیا چاہتا ہے اور انسانی زندگی کا مقصد کیا ہے۔ نسلاً بعد نسلٍ اس بات کو اپنی اولادوں کے دلوں میں

بڑھاتے چلے جائیں کہ دنیا کو دین کا خادم بنانے کے لئے اللہ تعالیٰ کے جو احکامات ہیں ان پر چلنے کی کوشش کرو اور اس آخری زمانے میں ہماری اصلاح کے لئے اور ہم پر فضل فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے جو مسیح موعود اور مہدی معہود کو بھیجا ہے اس کی بیعت میں آ کر ہمیشہ اس کی باتوں پر عمل کرنے والے بنے رہیں کہ اسی میں ہماری بقا ہے۔ اسی میں ہماری نسلوں کی بقا ہے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد کا تذکرہ کیا اور اس پہلو سے احباب جماعت کو نہایت اہم نصائح فرمائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پاکستان میں جلسوں پر پابندی ہے۔ وہاں کے لوگ اس لحاظ سے محرومی کا شکار ہیں تو ایم ٹی اے پر کم از کم باقاعدگی سے خطبات ہی سنا کریں، دیکھا کریں، جلسے دیکھا کریں اور پھر اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ یہ بھی تو ایک ذریعہ اللہ تعالیٰ نے کچھ حد تک اس محرومی کا مداوا کرنے کے لئے پھر کھول دیا۔ جلسوں کے پروگرام کو ایم ٹی اے پر دیکھ اور سن کر ان سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں تو ساٹھ ستر فیصد تو تشنگی دُور ہو سکتی ہے اور اگر چاہیں تو پاک تبدیلی تو پھر سو فیصد پیدا ہو سکتی ہے۔

(اس خطبہ جمعہ کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل 28/ستمبر 2018ء کے شمارہ میں شائع ہو چکا ہے۔)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ تین بجے تک جاری رہا۔ یہ خطبہ جمعہ MTA انٹرنیشنل پر براہ راست نشر ہوا۔

خطبہ جمعہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ کے ساتھ نماز عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ پروگرام کے مطابق سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

فیملی ملاقاتیں

آج شام کے اس سیشن میں 25/فیملیز کے 110/افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ملاقات کرنے والی ان فیملیز کا تعلق برسلز کے علاوہ بیلجیم کی جماعتوں انٹورپن، ہاسلٹ اور لیئج سے تھا۔ اس کے علاوہ پاکستان فرانس اور کبابیر سے آنے والی فیملیز نے بھی ملاقات کی سعادت پائی۔

ان سبھی احباب اور فیملیز نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو از راہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائے۔

آج بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پانے والی قریباً سبھی وہ فیملیز تھیں جو اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ اپنے پیارے آقا سے مل رہی تھیں۔

ایک فیملی جس کی زندگی میں اپنے پیارے آقا سے پہلی ملاقات تھی، خاوند نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میری 46 سال کی عمر میں حضور انور سے یہ پہلی ملاقات تھی۔ کمرے میں داخل ہو کر ایسا لگا کہ ٹانگوں میں جان نہیں اور زبان پر الفاظ نہیں تھے کہ ہم کس طرح حضور سے بات کریں۔ یہ ہماری ایک دو منٹ کی ملاقات ہماری زندگی کا قیمتی اثاثہ ہے۔ ہم ہمیشہ ان لمحوں کو یاد کرتے رہیں گے اور کبھی نہیں بھولیں گے۔ ان کی اہلیہ کہنے لگیں کہ حضور انور کا چہرہ مبارک دیکھتے ہی ایسے لگتا ہے کہ ہم پر فرشتوں کا سایہ ہے۔ خلافت سے وابستگی ہی ہمارا سب سے بڑا مشن ہونا چاہئے۔ خلافت کے ساتھ وابستگی ہو گی تو ہمارا ہر قدم جماعت کے ساتھ مضبوط ہوتا چلا جائے گا۔ الحمد للہ ہمارے اوپر ہمارے خلیفۂ وقت کا ہاتھ ہے، ان کی دعاؤں کا ساتھ ہے۔

ایک نوجوان طالبعلم کہنے لگے کہ 14 سال بعد حضور انور سے میری ملاقات ہوئی ہے۔ اندر جانے سے پہلے مجھے بہت زیادہ گھبراہٹ تھی۔ خلیفۂ وقت کے سامنے بات کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ جب انسان خلیفۂ وقت کے سامنے ہو تو چہرہ دیکھنا بڑا مشکل ہوتا ہے۔ انسان اپنی نظر نیچے کر کے بات کرتا ہے۔ میں نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا اور اپنے خاندان کا تعارف کروایا۔ حضور انور نے مجھے ایک قلم تحفہ دیا۔ میں اب اس کو سنبھال کر رکھوں گا۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام سوا آٹھ بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ گاہ تشریف لے جا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور واپس مشن ہاؤس اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

... ...

15/ستمبر 2018ء بروز ہفتہ

... ...

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجے مارکی میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

آج پروگرام کے مطابق لجنہ جلسہ گاہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خواتین سے خطاب تھا۔

پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گیارہ بجکر 55 منٹ پر مشن ہاؤس سے روانہ ہو کر بارہ بجکر پانچ منٹ پر لجنہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ ناظمہ اعلیٰ و نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ بیلجیئم نے اپنی ناظمات کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا استقبال کیا اور خواتین نے بڑے ولولہ اور جوش کے ساتھ نعرے بلند کرتے ہوئے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا۔

حضورِ انور کا خواتین سے خطاب

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ صباحت احسان نے کی۔ اور بعد ازاں اس کا اردو زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزہ عائشہ رفیق نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا منظوم کلام:

اک رات مفاسد کی وہ تیرہ و تار آئی
جو نور کی ہر مشعل ظلمات پہ وار آئی
تاریکی پہ تاریکی، گمراہی پہ گمراہی
ابلیس نے کی اپنے لشکر کی صف آرائی

کے منتخب اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔

بعد ازاں پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی 37/طالبات کو اسناد عطا فرمائیں اور حضرت بیگم صاحبہ مدّ ظلہا العالی نے ان طالبات کو میڈل پہنائے۔

تعلیمی ایوارڈ حاصل کرنے والی ان خوش نصیب طالبات کے اسماء درج ذیل ہیں۔

نام	کوالیفیکیشن
عائشہ طارق صاحبہ بنت مکرم رانا طارق صاحب	A Levels in Human Sciences
عنبر احمد صاحبہ بنت مکرم وسیم احمد صاحب	A Levels in Human Sciences
شفق ندیم صاحبہ بنت مکرم مرزا ندیم احمد صاحب	A Levels in Sciences & Mathematics
اِرسہ جمیل صاحبہ بنت مکرم جمیل احمد صاحب	A Levels in Modern Languages & Sciences
نورالکائنات سعد صاحبہ بنت اُویس بن سعد صاحب	A Levels in Human Sciences
بارعہ اقبال صاحبہ بنت پرویز اقبال صاحب	A Levels in Technology Sciences
روبینہ مریم نسیم صاحبہ بنت نصیر احمد صاحب	A Levels in General Sciences
عائشہ احمد صاحبہ بنت مکرم واصف احمد بھٹی صاحب	A Levels in Modern Languages & Sciences
نایاب احمد صاحبہ بنت مکرم ادریس احمد صاحب	A Levels in Latin & Sciences
احمد نائیلہ صدف صاحبہ بنت مکرم امداد احمد صاحب	A Levels in Latin & Sciences
سفینہ Tehawdri صاحبہ بنت مکرم طاہر Tehawdri صاحب	A Levels in Latin & Mathematics
Waliga محمد صاحبہ بنت مکرم محمد احمد صاحب	A Levels in Economy and Modern Languages
ملیحہ صدف چوہدری صاحب بنت مکرم نصیر الدین صاحب	A Levels in Sciences & Mathematics
رابعہ یعقوب صاحبہ بنت مکرم محمد یعقوب خان صاحب	A Levels in Healthcare Sciences
سائرہ یعقوب صاحبہ بنت مکرم محمد یعقوب خان صاحب	A Levels in Pharmaceutical Technology
عتیقہ احمد گل صاحبہ بنت مکرم طاہر گل صاحب	A Levels in Modern Languages & Sciences
بشریٰ طارق صاحبہ بنت مکرم مختار احمد طارق صاحب	A Levels in Sciences &Mathematics
طوبیٰ یوسف صاحبہ بنت مکرم فرید یوسف صاحب	A Levels in Human Sciences
میمونہ راجپوت بھٹی صاحب بنت مکرم منور احمد راجپوت بھٹی صاحب	A Levels in General Sciences
عائشہ ہاشمی صاحبہ بنت مکرم رفیق ہاشمی صاحب	A Levels in Business
اِفرہ ہاشمہ صاحبہ بنت مکرم رفیق ہاشمی صاحب	A Levels in Accountancy Informatics
زہراء احمد صاحبہ بنت مکرم مبشر احمد صاحب	A Levels in Modern Languages & Sciences
نورالعین ظفر صاحبہ بنت مکرم ملک ظفر اقبال صاحب	A Levels in Economy & Modern Languages
کنزہ محمود صاحبہ بنت مکرم ملک بشارت محمود صاحب	A Levels in Latin & Sciences
فاتحہ ایس ایچ نوید صاحبہ بنت مکرم ایس۔ایچ نوید احمد صاحب	A Level in Sciences
ماریہ اکبر صاحبہ بنت مکرم اکبر احمد صاحب	A Levels in Modern Languages & Sciences
صباحت احسان اللہ صاحبہ بنت مکرم احسان اللہ صاحب	Bachelor in Medicine with Highest Distinction
حامنہ جمیل صاحبہ بنت مکرم جمیل احمد صاحب	Bachelor in Medicine
ملک Rahwial خالد صاحبہ بنت مکرم ملک محمد خالد صاحب	Bachelor of Law with Distinction
فرین برلاس صاحبہ بنت مکرم نعیم احمد برلاس صاحب	Bachelor in Applied Linguistics
درِثمین احمد صاحبہ بنت مکرم سعید احمد صاحب	Bachelor in Business Management
ثنا شاہد صاحبہ بنت مکرم شاہد احمد نصیر صاحب	Bachelor in Business Management
سُندس برلاس صاحبہ بنت مکرم نعیم احمد برلاس صاحب	Bachelor of Interior Architecture
درشہوار احمد صاحبہ بنت مکرم سعید احمد صاحب	Bachelor in Biomedical Laboratory Technology
منصورہ قریشی صاحبہ بنت مکرم نصیر قریشی صاحب	Master in Nuclear Energy
قانتہ ہاشمی صاحبہ بنت مکرم طاہر احمد ہاشمی صاحب	Master of Law and Master of Business Administration
ڈاکٹر نبیلہ انور صاحبہ بنت مکرم منور احمد انور صاحب	Master of General Medicine with Distinction

تقسیم ایوارڈ کی تقریب کے بعد بارہ بجکر تیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا:

خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آپ میں سے اکثریت ایسی خواتین کی ہے جو پاکستان میں احمدیوں پر لگائی گئی پابندیوں اور سخت حالات کی وجہ سے یہاں آئی ہیں۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ عموماً یہاں آ کر کچھ عرصہ بعد اکثر لوگ خاص طور پر عورتیں بچے ان سخت حالات کو بھول جاتے ہیں۔

بلکہ ایسی بھی ہیں جن کی پیدائش ہی یہاں کی ہے اور انہیں پاکستان میں رہنے والے احمدیوں پر یا دیگر بعض ممالک کے احمدیوں ہونے والی سختیوں کا اندازہ بھی نہیں۔

اور بعض ایسی خواتین ہیں جن کے خاوند یہاں روزگار کے سلسلہ میں آئے اور وہ ان کے ہمراہ یہاں منتقل ہوگئیں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ چاہے جس بھی وجہ سے آپ لوگ یہاں آئے ہیں، دونوں صورتوں میں اللہ تعالیٰ نے جو دنیاوی لحاظ سے فضل فرمایا ہے اور دنیاوی بہتری کے جو سامان اللہ تعالیٰ نے بہم پہنچائے ہیں ان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سے غافل نہیں ہونا۔ اگر یاد رکھیں گی تو دنیا تو مل ہی جائے گی لیکن ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں سے حصہ لینے والی بھی بنیں گی۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کے بعد پاکستان، بھارت، بنگلہ دیش، نیز افریقہ کے ممالک سے تعلق رکھنے والی متعدد نَو احمدی اور پرانی احمدی خواتین پر گزرنے والے سخت حالات کا تذکرہ فرمایا نیز اس بات کا بھی کہ ان تکالیف اور قربانیوں کے باوجود کس طرح وہ بہادر خواتین اپنے ایمان پر قائم رہیں اور اللہ تعالیٰ نے مخالفین کو ناکام و نامراد فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب کے آخر پر فرمایا کہ پس اگر اپنی اور اپنی اولادوں کی حقیقی زندگی چاہتی ہیں تو اپنے اس عہد کو کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گی پورا کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(اس خطاب کا مکمل اردو متن الفضل انٹرنیشنل کی آئندہ کسی اشاعت کی زینت بنے گا۔ انشاء اللہ)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب ایک بجکر تیس منٹ تک جاری رہا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

اس کے بعد ممبرات لجنہ اور ناصرات کے درج ذیل مختلف گروپس نے مختلف زبانوں میں دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے۔

سب سے قبل عربی، فرنچ اور فلامش زبانوں میں حمد و نعت پیش کی گئی۔ بعد ازاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا کلام

آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلّی کا بتایا ہم نے

خوش الحانی سے پیش کیا گیا۔

اس کے بعد عرب لجنہ نے ترانہ پیش کیا۔ بعد ازاں ناصرات اور واقفات گروپ نے دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے۔ بنگلہ زبان میں بھی ایک گروپ نے ترانہ پیش کیا۔ اس کے بعد اردو زبان میں خلافت، خلیفۂ وقت سے عشق و وفا اور جلسہ سالانہ کے حوالہ سے ترانے پیش کئے گئے اور پنجابی زبان میں بھی ایک ترانہ پیش کیا گیا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کم عمر والے بچوں ہال میں تشریف لے آئے۔ خواتین نے اپنے پیارے آقا کا دیدار کیا اور شرف زیارت حاصل کیا۔

بعد ازاں دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور واپس مشن ہاؤس اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

مختلف حکومتی عمائدین کی ملاقات

آج مشن ہاؤس میں ہی بعض ممبرانِ پارلیمنٹ، سیاستدانوں اور دیگر حکومتی افراد کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کا ایک پروگرام رکھا گیا تھا۔

اس پروگرام میں درج ذیل مہمان شامل ہوئے:

1۔ Stefaan Plateau جو سابق میئر Dilbeek, Brussels ہیں۔

2۔ Francoise Schepmans جو ممبر فیڈرل پارلیمنٹ اور میئر Molenbeek ہیں۔ ان کے ہمراہ ایک Councillor بھی تھے۔

3۔ Kris Van Dijck، ممبر فلیمش پارلیمنٹ ہیں اور Dessel کے میئر ہیں۔ ان کے ہمراہ ایک اور ممبر بھی تشریف لائی تھیں۔

4۔ Marc Cools, جو Ukkel کے کونسلر ہیں۔

5۔ Stijn De Rooster، جو ممبر cabinet اور میئر Bart de Wever، ہیں Antwerpen 7۔

6۔ مسٹر Paul فیڈرل پولیس، جن کے ہمراہ ایک اور دوست تھے۔

7۔ Wim Ceunen یہ Sint Truiden میں ایک پادری ہیں۔

8۔ Maria Bosmans، پاروخی اسسٹنٹ (parochie assistant)۔

9۔ Limburg deputy governor, Ludwig Vandenhove۔

10۔ Debock ایک سیاستدان ہیں جو اپنی پارٹی کے Ukkel چیپٹر کے سربراہ ہیں اور ممبر پارلیمنٹ ہیں۔ یہ اپنے ایک ساتھی Filip Moers کے ساتھ آئے تھے۔

11۔ Mrs Fathiya Alami جو Ukkel شہر کی ایک سیاستدان ہیں۔

12۔ Saoud Razzouk سیاستدان ہیں۔

13۔ Michel Dardenne، سیاستدان ہیں اور Salem پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں۔

پروگرام کے مطابق چھ بجکر 55 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تشریف لائے اور مہمانوں نے باری باری اپنا تعارف کروایا۔

دلبیک کے سابق میئر Stephane Plateau نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں عرض کیا کہ جماعت دلبیک شہر میں اچھی طرح سے integrate ہو چکی ہے۔ اور آپ لوگ بہت سی activities کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں جب حضور انور کو دیکھتا ہوں تو امن محسوس کرتا ہوں اور محبت محسوس کرتا ہوں۔

محکمۂ بلدیات کے موجودہ صدر Mark Cools نے دورانِ ملاقات حضور انور کو خوش آمدید کہا اور کہا کہ جماعت کو دوسرے مسلمانوں کی طرف سے تکالیف پہنچتی ہیں مگر پچھلے چند سالوں میں آپ لوگوں کے ساتھ رہنے والے تعلق سے یہ بات واضح ہے کہ آپ لوگ اچھے مسلمان ہیں۔ کیونکہ آپ ملک کے لئے خدمات بجالاتے ہیں، انسانیت کی خدمت کا حق ادا کرتے ہیں۔ کہنے لگے کہ آپ کی مسجد جب تعمیر ہونا شروع ہوئی تو لوگوں میں بہت خوف تھا۔ مگر آپ لوگوں کے پڑوسیوں کے ساتھ اچھے رویّے اور تعلقات نے ان کی سوچوں کو بدل دیا۔

ممبر آف فلیمش پارلیمنٹ Kris Vandijck صاحب بھی اس میٹنگ میں شامل تھے۔ حضور انور سے گفتگو کے دوران انہوں نے درخواست کی کہ کیا حضور ہمیں کوئی پیغام دینا چاہتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میں نے ابھی وہی پیغام دیا ہے کہ ہماری جماعت کا اصل مقصد یہ ہے کہ اسلام کا حقیقی پیغام اور امن کا پیغام دنیا تک پہنچائیں۔

اس پر موصوف کہنے لگے کہ میں نے سانحہ لاہور کے بعد اس وجہ سے آپ کی جماعت کی مدد کی تھی کہ آپ کی جماعت امن پھیلاتی ہے اور ایک دوسرے کو عزت دینے کی تعلیم دیتی ہے۔ میں اپنے شہر میں بھی اس بات کو فروغ دیتا ہوں کہ مختلف تنظیموں، cultures اور رسموں پر عمل کرنے والے احباب سے مل کر کام کیا جائے اور ایک دوسرے سے تعارف ہو اور ایک دوسرے کی عزت کریں اور بطور قوم اگر عزت کریں گے تو ہی آگے بڑھیں گے۔

ممبر آف فیڈرل پارلیمنٹ اور مولنبیک (Molenbeek) کی میئر Francoise Schepmans نے کہا: میں آپ کی جماعت کو جانتی ہوں۔ اکثر لوگ مجھ سے ملنے آتے رہتے ہیں۔ دلبیک کے علاقہ میں جب دہشتگردی کا واقعہ ہوا تھا تو جماعتی وفد مجھ سے ملنے آیا تھا اور جماعت نے اس واقعہ کی شدید مذمت کی تھی۔ جماعت نے ہر موقع پر ہمارا ساتھ دیا ہے۔

Brussels میں ہونے والے دہشتگردی کے واقعات میں ملوث دہشت گردوں کا تعلق موصوفہ کی council سے تھا۔ اس وجہ سے میڈیا میں ان کا نام کافی بدنام کیا گیا تھا۔ اس پر حضور انور نے ان سے دریافت کیا کہ انہوں نے کس طرح دفاع کیا؟ انہوں نے کہا کہ شہر میں رہنے والے مسلمان اکثر اچھے ہیں۔ جو لوگ ملک کے خلاف ہیں حکومت نے ان کو شناخت کر کے ان کے خلاف کارروائی کی ہے۔

ان کی غلط فہمیوں کو دور کرنے کے لئے جماعتی وفد بھی ان سے ملنے کے لئے گیا اور انہیں قرآن کریم اور حضور کی کتاب World Crisis & Pathway to Peace پیش کی گئی۔ جب انہیں قرآن کریم کا تحفہ دیا گیا تو وہ بہت جذباتی ہو کر کہنے لگیں کہ پہلی بار کسی نے ان کو قرآن کریم فرنچ ترجمہ کے ساتھ دیا ہے۔

Mrs. Live Wernick (لیوویرنِک صاحبہ) ممبر آف یورپین پارلیمنٹ ہیں۔ اسی طرح Research & Energy، EU-Committee کی ممبر ہیں۔ موصوفہ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

''مجھے بہت خوشی ہے کہ مجھے آج کے پروگرام میں شمولیت کا موقع ملا ہے۔ میں نے آپ کی جماعت کے متعلق اپنی پارٹی کے ممبران سے سن رکھا تھا۔ آپ کی طرف سے دعوت ملنے کے بعد میں نے مزید ریسرچ کی۔ آپ کی جماعت کو دنیا میں ایک منفرد مقام حاصل ہے۔ آپ انسانیت کے لئے محبت، خدمت خلق کے کاموں اور امن کے پیغام کے حوالہ سے جانے جاتے ہیں۔ آپ کی جماعت کی بیلجئم میں integration بھی مثالی ہے۔ نئے سال کے آغاز میں وقارِ عمل بھی ایک منفرد پروجیکٹ ہے۔''

''میں بحیثیت یورپین پارلیمنٹ ممبر بھی امن کی کوشش میں مصروف ہوں۔ ہم نے یورپ میں دو بڑی جنگیں دیکھی ہیں۔ اب ہم کوشش کر رہے ہیں کہ کوئی اور جنگ ہمیں نہ دیکھنی پڑے۔ آپ کا پیغام اتنا مثالی ہے کہ اگر دنیا کی بڑی طاقتیں اس پر عمل کریں تو دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے۔ آخر میں مَیں دوبارہ آپ اور آپ کی جماعت کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں اور امید رکھتی ہوں کہ ہم امن کی کوشش جاری رکھیں گے۔''

ایک مہمان Christian De Coninck صاحب، جو کہ برسلز شہر کے Chief Police Officer ہیں کہنے لگے:

''سب سے پہلے میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے مجھے اپنے پروگرام میں شمولیت کی دعوت دی، جس کی مجھے بڑی خوشی ہے۔ جب 22 مارچ 2016ء کو برسلز کے Maalbeek کے میٹرو اسٹیشن پر حملہ ہوا تھا تو میں اس وقت وہاں انچارج تھا۔ میں نے جو دیکھا ہے میں کبھی نہیں چاہتا کہ آپ میں سے کوئی بھی دیکھے۔ لوگوں نے میرے پاؤں میں آ کر دم توڑا۔ مجھے مسلمانوں پر شدید غصہ تھا کہ کیسے ایک انسان مذہب کے نام پر دوسرے انسان کا قتل کر سکتا ہے۔ مگر آپ کی جماعت کو جان کر، آپ لوگوں سے مل کر اور آج آپ کے جلسہ میں شامل ہو کر میرا مسلمانوں کے متعلق نظریہ بدل گیا ہے۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے دوبارہ امن کی راہ دکھائی ہے۔ آپ کے نعرے Love for all, hatred for none نے میرے دل پر بہت گہرا اثر چھوڑا ہے۔''

ان کے حوالہ سے مبلغ انچارج صاحب بیلجئم لکھتے ہیں: ''کمشنر صاحب آج ہفتہ کے روز جلسہ گاہ میں آئے تو کہنے لگے کہ میں 30 منٹ کے لئے آیا ہوں۔ انہیں جلسہ گاہ کا وزٹ کروایا گیا۔ Humanity First اور باقی سٹالز دکھائے گئے۔ جماعت کی خدمت خلق کی خدمات کے بارہ میں بریفنگ دی گئی۔ بعد میں انہوں نے جلسہ کا مکمل سیشن attend کیا اور تقریباً 3 گھنٹے تک جلسہ گاہ میں ہمارے ساتھ رہے۔ جانے سے قبل انہوں نے اظہار کیا کہ میں آپ کے جلسہ کے اس اجلاس میں دوبارہ آنے کا خواہشمند ہوں جس میں آپ کے خلیفہ موجود ہوں۔ پھر ان کو اختتامی اجلاس میں شمولیت کی دعوت دی گئی۔ بعد میں ان کی باقی مہمانوں سے جن میں مختلف شہروں کے میئرز اور سیاسی شخصیات موجود تھیں ملاقات کروائی گئی۔ انہوں نے جماعت کی اپنے شہروں میں خدمات اور Integration کا ان سے ذکر کیا۔ علاوہ ازیں جماعت سے اپنے تعلق کے متعلق بتایا۔ ان تمام باتوں کا ان پر بہت مثبت اثر ہوا اور مسلمانوں کے متعلق ان کی سوچ مثبت رنگ میں بدلی جس کا اظہار انہوں نے حضور پرنور سے کیا۔''

مسٹر دے بوک (ممبر آف پارلیمنٹ اور کاؤنسلر Ukkel) نے کہا: میں آج آپ سے مل کر بہت خوش ہوں کیونکہ آپ کا پیغام امن اور انصاف کا ہے اور آپ کا موٹو 'محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'، آپ کسی بھی قوم یا ملک سے تعلق رکھنے والے ہیں، یہ پیغام پوری دنیا کے لئے ہے۔ میرا خیال ہے کہ ہم سب کو اس پیغام کو پھیلانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

حضور انور نے دے بوک صاحب کا شکریہ ادا کیا۔

برسلز شہر کی سابق میئر Miss Souad Razzouk صاحبہ نے کہا:

مجھے 2009ء میں جلسہ سالانہ یوکے میں شامل ہونے کا موقع ملا تھا۔ آپ کا پیغام 'محبت سب کے لئے،

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

☆حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک حقیقی احمدی بننے کے لئے بعض شرائط رکھی ہیں، بعض ذمہ داریاں ڈالی ہیں، بعض فرائض کی طرف توجہ دلائی ہے کہ اگر ان پر عمل کرو گے، ان کو ادا کرو گے تو تبھی حقیقی رنگ میں میری جماعت میں شمار ہو گے۔

☆آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اعمال میں ریاء سے کام لینا، دکھاوے سے کام لینا اور مخفی خواہشات میں مبتلا ہونا بھی شرک ہے۔

☆اگر کوئی شخص دینی حکم کو پس پشت ڈال کر دنیاوی خواہشات کو پورا کرتا ہے تو شرک کا مرتکب ہوتا ہے۔

☆خلافت کا تو بنیادی کام ہی شرک کا خاتمہ اور توحید کا قیام ہے اور اس مشن کی تکمیل کرنا ہے جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے۔☆خلافت کا احترام قائم کرنا خلیفہ وقت کا کام ہے اور وہ اس کی ذمہ داری ہے اور وہ کرے گا اور اس لئے کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق خلافت کے ذریعہ توحید کا پیغام دنیا میں پھیلنا ہے اور دنیا سے شرک کا خاتمہ ہونا ہے۔

☆اگر توحید کا دعویٰ ہے، اگر خدا تعالیٰ کی عبادت کا دعویٰ ہے، اگر حقیقی مسلمان بننے کا دعویٰ ہے تو پھر جھوٹ کو اپنے اندر سے ہمیں نکالنا ہو گا اور جھوٹے کو بھی نکالنا ہو گا۔☆بعض لوگ معمولی باتوں پر غلط بیانی سے کام لے لیتے ہیں۔ یہ ایک مؤمن کی شان نہیں ہے۔☆ہمارے عمل ہماری تعلیم کے مطابق ہوں گے تو ہماری تبلیغ بھی پھل دار ہو گی۔ ہمارے اثرات لوگوں پر اچھے ہوں گے۔

آیاتِ قرآنیہ، احادیثِ نبویہ اور ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روشنی میں بیعت کی حقیقت، خلیفۂ وقت کے احترام اور خلافت احمدیہ سے پختہ تعلق کی اہمیت، توحید کے قیام، عباداتِ الٰہی خصوصاً نماز باجماعت کے التزام، استغفار اور حقوق العباد کی ادائیگی، معیاری مالی قربانی کرنے، اور اطاعت درمعروف کے حقیقی معانی کی بابت بصیرت افروز بیان۔ شرک، جھوٹ، زنا، ہر قسم کے ظلم، تکبّر اور فخر سے بچنے کی تلقین

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 02؍نومبر 2018ء بمطابق 02؍نبوت 1397 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ (Maryland)، امریکہ

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

ہر شخص مرد یا عورت جو اپنے آپ کو احمدی کہتا ہے اس کا صرف اتنا اعلان ہی اسے حقیقی احمدی نہیں بنا دیتا کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانتا ہے، آپؑ کے دعوے کو مانتا ہے۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک حقیقی احمدی بننے کے لئے بعض شرائط رکھی ہیں، بعض ذمہ داریاں ڈالی ہیں، بعض فرائض کی طرف توجہ دلائی ہے کہ اگر ان پر عمل کرو گے، ان کو ادا کرو گے تو تبھی حقیقی رنگ میں میری جماعت میں شمار ہو گے۔ گویا احمدی بننے کے لئے صرف اعتقادی تبدیلی کافی نہیں ہے یا صرف اس بات پر اکتفا نہیں کر لینا کہ میرے والدین احمدی تھے تو مَیں بھی احمدی ہوں۔ یا میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کو سچا مانا تو میں نے مان لیا اور میں احمدی ہوں۔ یہ اعتقادی لحاظ سے تو بیشک ایک شخص کو احمدی بناتا ہے لیکن عملی احمدی بننے کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتوں اور استعدادوں کے ساتھ ان باتوں پر عمل کرنا ضروری ہے جن کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک احمدی سے توقع فرمائی ہے۔ آپؑ نے بڑا واضح طور پر فرمایا کہ اگر تم اپنی تمام استعدادوں کے ساتھ ان باتوں پر عمل کرنے کی کوشش نہیں کر رہے تو پھر تمہارا دعویٰ صرف منہ کا دعویٰ ہے، زبانی باتیں ہیں۔ آپؑ نے فرمایا:

"بیعت سے مراد خدا تعالیٰ کو جان سپرد کرنا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ ہم نے اپنی جان آج خدا تعالیٰ کے ہاتھ بیچ دی۔" (ملفوظات جلد 7 صفحہ 29۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہ کوئی معمولی کام نہیں ہے۔ جب ہم اپنی کوئی چیز کسی کو بیچتے ہیں تو پھر اس پر ہمارا کوئی حق نہیں رہتا بلکہ جس کے پاس بیچی ہو وہ اس کا مالک بن جاتا ہے اور پھر اسے اپنی مرضی کے مطابق استعمال کرتا ہے۔ پس یہ وہ حالت ہے جو ہمیں اپنے اوپر طاری کرنی چاہئے اور یہ وہ سوچ ہے جو ہمیں اپنی جانوں کے بارے میں رکھنی چاہئے۔ اس سوچ اور اس حالت کو حاصل کرنے کے لئے آپؑ نے فرمایا کہ:

"بیعت کنندہ کو اوّل انکساری اور عجز اختیار کرنی پڑتی ہے اور اپنی خودی اور نفسانیت سے الگ ہونا پڑتا ہے۔" اب یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ ہیں کہ خودی اور نفسانیت سے الگ ہونا پڑتا ہے۔ بعض لوگوں میں خودی اور نفسانیت کی یہ حالت ہے کہ ایک عہدے دار دوسرے عہدے دار سے ناراض ہو کر ایک جگہ میری موجودگی کے باوجود مسجد میں نمازوں کے لئے حاضر نہیں ہوا۔ اس لئے کہ اس عہدے دار سے اس کے تعلقات ٹھیک نہیں تھے۔ خودی اور نفسانیت اس حد تک بڑھ گئی کہ خلافت کی بیعت کا دعویٰ تو ہے لیکن کوئی اس کا پاس نہیں ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اگر بیعت کی ہے تو خودی اور نفسانیت سے الگ ہونا پڑے گا۔ فرمایا کہ "تب وہ نشوونما کے قابل ہوتا ہے لیکن جو بیعت کے ساتھ نفسانیت بھی رکھتا ہے اسے ہرگز فیض حاصل نہیں ہوتا۔" (ملفوظات جلد 6 صفحہ 173۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

زبانی دعویٰ تو ہے۔ ملیں گے تو بڑے احترام سے بھی ملیں گے۔ لیکن آپس میں رنجشوں کی وجہ سے اس بات کی بھی کوئی پرواہ نہیں کہ خلیفہ وقت وہاں موجود ہے اور اس کے پیچھے نمازیں پڑھنے جانا ہے نہ کہ کسی عہدیدار کی خاطر مسجد میں آنا ہے، اور خود بھی عہدیدار ہے۔ تو یہ حالت اگر ہو تو پھر ایسے احمدی ہونے کا کوئی فائدہ نہیں۔ پس جان بیچنا یہ ہے کہ عاجزی اور انکساری پیدا ہو۔ اَنا کو مارنا پڑتا ہے۔ خودی اور نفسانیت سے الگ ہونا پڑتا ہے۔ انسان کا اپنا کچھ نہ ہو اور ہر چیز خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہو۔ اور جب یہ حالت ہو تو پھر یہ نہیں کہ خدا تعالیٰ اس جان کو ضائع کر دے۔ جب اللہ تعالیٰ کو جان دے دی اللہ تعالیٰ ایسی جان کی قدر کرتا ہے اور ہر لحاظ سے اس کی حفاظت فرماتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ:

"اگر بیعت کے وقت وعدہ اَور ہے اور پھر عمل اَور ہے تو دیکھو کتنا فرق ہے" کتنا بڑا تضاد ہے

تمہاری باتوں میں۔ ’’اگر تم خدا سے فرق رکھو گے تو وہ تم سے فرق رکھے گا۔‘‘(ملفوظات جلد4 صفحہ 71-70۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) آپؑ نے فرمایا ’’…اس لئے تم اپنے ایمانوں اور اعمال کا محاسبہ کرو کہ کیا ایسی تبدیلی اور صفائی کر لی ہے کہ تمہارا دل خدا تعالیٰ کا عرش ہو جائے اور تم اس کی حفاظت کے سایہ میں آجاؤ۔‘‘(ملفوظات جلد4 صفحہ 70 حاشیہ۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

آپؑ نے فرمایا کہ:

’’میں نے بارہا اپنی جماعت کو کہا ہے کہ تم نرے اس بیعت پر ہی بھروسہ نہ کرنا۔ اس کی حقیقت تک جب تک نہ پہنچو گے تب تک نجات نہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد4 صفحہ 233-232۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

آپؑ نے فرمایا کہ:

’’میں تمہیں بار بار یہی نصیحت کرتا ہوں کہ تم ایسے پاک صاف ہو جاؤ جیسے صحابہؓ نے اپنی تبدیلی کی۔‘‘(ملفوظات جلد4 صفحہ 70 حاشیہ۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس صحابہؓ کو دیکھیں کیا پاک تبدیلیاں تھیں۔ انہوں نے سالوں بلکہ نسلوں کی دشمنیوں کو صرف خدا تعالیٰ کی خاطر محبت، پیار اور بھائی چارے میں بدل دیا کجا یہ کہ چند منٹ کی رنجش سے مسجدوں میں آنا چھوڑ دیں۔ اپنی جانوں کو بیچا تو جو بالکل جاہل لوگ تھے، تعلیم یافتہ ہوئے، تعلیم یافتہ سے باخدا انسان بنے۔ انہوں نے دل وجان سے اس بات کو مانا کہ آج سے ہمارا اپنا کچھ نہیں سب کچھ خدا تعالیٰ کا ہے۔ انہوں نے جب شرک سے توبہ کی تو مخفی تر شرک جو تھا اس سے بھی بچنے کی کوشش کی مخفی شرک کیا ہے اس کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:۔

’’شرک سے یہی مراد نہیں کہ پتھروں وغیرہ کی پرستش کی جاوے بلکہ یہ ایک شرک ہے کہ اسباب کی پرستش کی جاوے اور معبودات دنیا پر زور دیا جاوے۔‘‘

(ملفوظات جلد6 صفحہ 19-18۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

معبودات دنیا کیا ہیں؟ دنیاوی مفادات ہیں جن کی خاطر انسان دین کے احکامات اور خدا تعالیٰ کے احکامات کو پس پشت ڈال دیتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اعمال میں ریاء سے کام لینا، دکھاوے سے کام لینا اور مخفی خواہشات میں مبتلا ہونا یہ بھی شرک ہے۔ (مستدرک للحاکم جلد4 صفحہ 366 کتاب الرقاق حدیث 7940 مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت 2002ء)

اگر کوئی شخص دینی حکم کو پس پشت ڈال کر دنیاوی خواہشات کو پورا کرتا ہے تو شرک کا مرتکب ہوتا ہے۔ صحابہ میں اللہ تعالیٰ کی اس قدر خشیت تھی کہ ایک صحابی کا ذکر آتا ہے ایک دفعہ وہ بیٹھے رو رہے تھے۔ کسی نے رونے کی وجہ پوچھی تو انہوں نے کہا کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات یاد آ گئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اپنی امت کے بارے میں شرک اور مخفی خواہشات سے ڈرتا ہوں۔ (مسند احمد بن حنبل جلد5 صفحہ 835 مسند شداد بن اوس حدیث 17250 مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء)

یہ وہ مقام تھا صحابہ کا اللہ تعالیٰ کے خوف کا اور شرک سے بچنے کا۔ بلکہ دوسروں کے بارے میں بھی ایک احساس تھا ایک فکر تھی کہ امت میں ایسے لوگ بھی پیدا ہوں گے جو مخفی شرک کریں۔ ایک خیال آیا دل میں ان کے اور اس خیال پر ہی جسم پر لرزہ طاری ہو گیا فکر پیدا ہو گئی، رونا شروع کر دیا اور یہی وہ حالت ہے جس سے انسان حقیقی طور پر موحد اور ایک خدا کی عبادت کرنے والا بنتا ہے یا بن سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

’’توحید صرف اس بات کا نام نہیں کہ منہ سے لا الٰہ الا اللہ کہیں اور دل میں ہزاروں بت جمع ہوں بلکہ جو شخص کسی اپنے کام اور مکر اور فریب اور تدبیر کو خدا کی سی عظمت دیتا ہے یا کسی انسان پر بھروسہ رکھتا ہے جو خدا تعالیٰ پر رکھنا چاہئے یا اپنے نفس کو وہ عظمت دیتا ہے جو خدا کو دینی چاہئے ان سب صورتوں میں وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک بت پرست ہے۔‘‘ فرمایا ’’…ہر ایک چیز یا قول یا فعل جس کو وہ عظمت دیجائے جو خدا تعالیٰ کا حق ہے وہ خدا تعالیٰ کی نگہ میں بت ہے۔… یاد رہے کہ حقیقی توحید جس کا اقرار خدا ہم سے چاہتا ہے اور جس کے اقرار سے نجات وابستہ ہے یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو اپنی ذات میں ہر ایک شریک سے خواہ بت ہو خواہ انسان ہو خواہ سورج ہو یا چاند ہو یا اپنا نفس یا اپنی تدبیر اور مکر فریب ہو منزہ سمجھنا اور اس کے مقابل پر کوئی قادر تجویز نہ کرنا، کوئی رازق نہ ماننا، کوئی مُعِزّ اور مُذِلّ خیال نہ کرنا۔‘‘

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب روحانی خزائن جلد12 صفحہ 350-349)

کوئی عزت دینے والا اور کسی کو ذلیل کرنے والا خیال نہ کرنا کہ ان لوگوں سے میری عزت اور ذلت وابستہ ہے بلکہ صرف اور صرف خدا تعالیٰ پہ ہی ان باتوں کا انحصار ہو۔ پس یہ چیز ہے جو اسلام کی بنیادی شرط ہے، جو احمدی احمدیت اور حقیقی اسلام کی بنیادی شرط ہے۔

کسی نے مجھے کہا کہ لوگ خلافت یا خلیفہ وقت کو اس حد تک اونچا مقام دے دیتے ہیں کہ گویا وہ شرک کی حد تک چلے گئے ہیں۔ واضح ہو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں دنیا سے شرک ختم کرنے آئے تھے۔ پس یہ کسی طرح بھی ممکن نہیں کہ آپؑ کی سچی خلافت کسی بھی قسم کے شرک کو بڑھانے والی ہو یا ہوا دینے والی ہو۔ خلافت کا تو بنیادی کام ہی شرک کا خاتمہ اور توحید کا قیام ہے اور اس مشن کو پایۂ تکمیل کرنا ہے جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے۔ اگر کوئی کسی شخص کے خلیفہ وقت سے عزت و احترام کے طریق سے ملنے سے یہ اثر لیتا ہے تو پھر اس کو بجائے رائے قائم کرنے کے سوچنا چاہئے کہ کہیں وہ بدظنی تو نہیں کر رہا۔ اس لئے اگر بدظنی ہے تو بدظنی کرنے والوں کو بدظنیوں سے بچنا چاہئے اور اگر کوئی واقعی اس حد تک بڑھ گیا ہے کہ جہاں لوگوں میں اس کی وجہ سے یہ تاثر پیدا ہو کہ خلیفہ وقت کو نعوذ باللہ شرک کی حد تک مقام دیا جا رہا ہے تو اس کو استغفار بھی کرنی چاہئے اور احتیاط بھی کرنی چاہئے۔ نہ میں ایسے پسند کرتا ہوں اور نہ کبھی کیا ہے نہ میرے سے پہلے خلفاء نے کیا ہے اور نہ ان شاء اللہ آئندہ آنے والے خلفاء کبھی یہ پسند کر سکتے ہیں کہ ان کی ذات کی کوئی اہمیت ہے۔ ہاں خلافت کا احترام قائم کرنا خلیفہ وقت کا کام ہے اور وہ اس کی ذمہ داری ہے اور وہ کرے گا اور اس لئے کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق خلافت کے ذریعہ توحید کا پیغام دنیا میں پھیلنا ہے اور دنیا سے شرک کا خاتمہ ہونا ہے۔ پس بعض کچے دماغوں میں جو ایسے خیالات تربیت کی کمی کی وجہ سے ابھرتے ہیں وہ انہیں اپنے ذہنوں سے نکال دیں۔

توحید کے قیام کی کوشش اور شرک سے اپنے ماننے والوں کے دلوں کو پاک کرنے کے اہم کام کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں جو توجہ دلائی اور جس پر ہماری بیعت لی وہ جھوٹ اور اخلاقی برائیوں سے بچنا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ

فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ۔ (الحج:31) کہ پس بتوں کی پلیدی سے احتراز کرو اور جھوٹ کہنے سے بچو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

’’قرآن شریف نے جھوٹ کو بھی ایک نجاست اور رجس قرار دیا ہے۔‘‘ گندی چیز قرار دی ہے، ناپاک چیز قرار دی ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں ’’… دیکھو یہاں (یعنی اس آیت میں) جھوٹ کو بت کے مقابل رکھا ہے اور حقیقت میں جھوٹ بھی ایک بت ہی ہے۔ ورنہ کیوں سچائی کو چھوڑ کر دوسری طرف جاتا ہے۔ جیسے بت کے نیچے کوئی حقیقت نہیں ہوتی اسی طرح جھوٹ کے نیچے بجز ملمع سازی کے اور کچھ بھی نہیں ہوتا۔‘‘ (ملفوظات جلد3 صفحہ 350۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

جھوٹ کے نیچے صرف ایک بناوٹ ہے، ظاہری الفاظ کو sugar-coat کر کے پیش کیا جاتا ہے یا کوئی تحریر ہے تو اس کو اس طرح پیش کیا جاتا ہے، خوبصورت کر کے دکھایا جاتا ہے اس کے اندر کچھ بھی نہیں ہوتا۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ:

’’جھوٹ بھی ایک بت ہے جس پر یہ بھروسہ کرنے والا خدا کا بھی بھروسہ چھوڑ دیتا ہے۔ سو جھوٹ بولنے سے خدا بھی ہاتھ سے جاتا ہے۔‘‘ (اسلامی اصول کی فلاسفی روحانی خزائن جلد10 صفحہ 361)

پس اگر توحید کا دعویٰ ہے، اگر خدا تعالیٰ کی عبادت کا دعویٰ ہے، اگر حقیقی مسلمان بننے کا دعویٰ ہے تو پھر جھوٹ کو اپنے اندر سے ہمیں نکالنا ہو گا اور جھوٹے کو بھی نکالنا ہو گا۔ بعض لوگ معمولی باتوں پر غلط بیانی سے کام لے لیتے ہیں۔ یہ ایک مومن کی شان نہیں ہے۔ یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ بعض چھوٹی چھوٹی غلط بیانیاں جھوٹ نہیں ہیں یہ جھوٹ ہیں اور توحید سے دور لے جانے والی ہیں۔ بہت سے آپس کے مسائل ہیں، جھگڑے ہیں، ایسی باتیں ہیں جن میں انسان جھوٹ سے کام لے کر اپنے حق میں بعض فیصلے کروا لیتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کس باریکی سے جھوٹ سے ہوشیار رہنے فرمایا ہے اگر انسان اس پر غور کرے تو رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے کسی چھوٹے بچے کو کہا کہ آؤ میں تمہیں کچھ دیتا ہوں اور پھر وہ اسے دیتا کچھ نہیں تو یہ بھی جھوٹ میں شمار ہو گا۔

(سنن ابی داؤد کتاب الادب باب فی التشدید فی الکذب حدیث 4991)

گویا کہ مذاق میں بھی جو جھوٹ ہے وہ بھی جھوٹ ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ جھوٹ گناہ اور فسق وفجور کی طرف لے جاتا ہے اور فسق وفجور جہنم کی طرف۔ فسق وفجور کا مطلب یہ ہے کہ سچائی سے بہت دور ہٹنے والا اور انتہائی گناہگار، گناہ کرنے والا۔ پس ہمیں ہر وقت اپنے جائزے لینے چاہئیں کہ ہم سچائی کے کس اعلیٰ معیار ہیں یا سچائی کے اس اعلیٰ معیار پر قائم ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا جس کے بارے میں آپؐ نے فرمایا کہ یہ جنت کی طرف لے جاتی ہے۔

(سنن ابی داؤد کتاب الادب باب فی التشدید فی الکذب حدیث 4989)

پھر ایک برائی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خاص طور پر بیان فرمائی ہے، اپنے ماننے والوں کو اس سے بچنے کی خاطر خاص طور پر نصیحت فرمائی ہے بلکہ بیعت کی شرائط میں سے بھی ہے وہ

زنا ہے۔(ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد3 صفحہ563)

اب زنا صرف ظاہری زنا نہیں ہے جو ظاہری غلط جنسی تعلقات کی وجہ سے زنا ہوتا ہے بلکہ آپؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جو فرماتا ہے کہ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا۔ یعنی ’’زنا کے قریب مت جاؤ یعنی ایسی تقریبوں سے دور رہو‘‘ ایسے کوئی بھی مواقع سے دُور رہو’’جن سے یہ خیال بھی دل میں پیدا ہوسکتا ہو‘‘ عملاً نہیں بلکہ خیال بھی دل میں پیدا ہوتا ہو تو ان راہوں کو اختیار نہ کرو۔ فرمایا’’اور ان راہوں کو اختیار نہ کرو جن سے اس گناہ کے وقوع کا اندیشہ ہو۔‘‘(اسلامی اصول کی فلاسفی روحانی خزائن جلد10 صفحہ342)

کوئی بھی امکان ہو، کوئی بھی خطرہ ہو کہ انسان زنا کی طرف جا سکتا ہے۔ آجکل کے زمانے میں ٹی وی ہے انٹرنیٹ ہے اس پر ایسی غلط قسم کی فلمیں دکھائی جاتی ہیں جن میں کھلے عام زنا کی تحریک کی جاتی ہے۔ پس ایسی چیزوں سے بچنا ہر احمدی کا کام ہے۔ کئی گھروں میں اس وجہ سے لڑائی جھگڑے ہیں، کئی گھر اس وجہ سے ٹوٹ رہے ہیں یا ٹوٹ چکے ہیں کہ خاوند جو ہے بیٹھا ہے فلمیں دیکھ رہا ہے یا انٹرنیٹ پر بیٹھا ہوا ہے اور غلط سوچیں پیدا ہو رہی ہیں۔ کئی نوجوان اس وجہ سے برباد ہو رہے ہیں اور غلط صحبت میں پڑ رہے ہیں کیونکہ ننگی اور غلط فلموں کو دیکھنے کی عادت ہے۔ یہ نام نہاد ترقی یافتہ معاشرہ اس کو آزاد خیالی اور ترقی سمجھتا ہے لیکن ہم نے اپنے آپ کو ان برائیوں سے بچانا ہے۔ خود یہ لوگ اب کہتے ہیں کہ اس کے نقصانات ہیں اور اگر آپ خود جا کے پورنوگرافی کی فلموں کی انفارمیشن لیں تو اس میں آپ کو یہ مل جائے گا کہ یہ زنا کی طرف لے جا رہا ہے، ڈومیسٹک وائلنس (domestic violence) کی طرف لے کے جا رہی ہے۔ اور غلط تعلقات ہو رہے ہیں۔ بچوں سے زیادتی کے واقعات ہو رہے ہیں اور یہ سب ان گندی فلموں کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ خیال بھی دل میں نہ آئے۔ اگر خیال بھی دل میں آتا ہے تو اس سے بچو۔ تو اب یہ ثابت ہو رہا ہے کہ ان چیزوں کو دیکھنے سے یہ سب کچھ غلط ہو رہا ہے۔ پس ایک احمدی کو خاص طور پر ان چیزوں سے بچنا چاہئے۔

پھر ایک حقیقی احمدی بننے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہر قسم کے ظلم سے بچنے کی طرف بھی خاص توجہ خاص طور پر دلائی ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ اگر میری طرف منسوب ہونا ہے تو پھر کسی شرارت اور ظلم اور فساد اور فتنہ کا خیال بھی دل میں نہ لاؤ۔

(ماخوذ از مجموعہ اشتہارات جلد3 صفحہ47-46)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ سب سے بڑا ظلم کون سا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے بڑا ظلم یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے بھائی کے حق میں سے ایک ہاتھ زمین دبا لے یعنی اس پہ قبضہ کر لے۔ اس زمین کا ایک کنکر بھی جو ہے، ایک چھوٹا سا ٹکڑا جو دو انگلیوں میں آ جاتا ہے جو اس نے ظلم کی وجہ سے لیا ہوگا، کسی چھوٹی سے چھوٹی چیز کو بھی قبضہ کیا ہوگا تو اس کے نیچے کی زمین کے تمام طبقات یعنی اس زمین کے نیچے زمین کی جتنی تہیں ہیں ان کے طوق بنا کر اس کے گلے میں ڈال دیا جائے گا۔ جب اس کا حساب کتاب ہوگا ایک ہار بنا یا جائے گا اور وہ ہار گلے میں ڈال دیا جائے گا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد2 صفحہ60-59 مسند عبداللہ بن مسعود حدیث 3767)

اب زمین کے نیچے ایک سرے سے دوسرے سرے تک ہزاروں میل کے طبقات ہیں، اب انسان یہ تصور کرے کہ اس وجہ سے کتنے بڑے بوجھ انسان پر ڈلیں گے۔ اتنی بڑی سزا ہے کہ اس کا تصوّر بھی انسان نہیں کر سکتا۔ پس کسی کے حقوق دبانا بہت بڑا ظلم اور گناہ ہے۔ غیروں کو ہم اسلام کی خوبیاں بتاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ بندوں کے حقوق کی ادائیگی کے اعلیٰ ترین معیار اسلام کی تعلیم میں ہیں۔ اسلام حقوق لینے کی بجائے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ لوگوں کو تو ہم بڑے بڑھ بڑھ کے یہ باتیں کہتے ہیں اور اگر ہمارے عمل اس سے مختلف ہیں تو ہم گناہگار ہیں اور جھوٹ بول رہے ہیں۔ پس اس کا بھی باریکی کے ساتھ ہر احمدی کو جائزہ لینا چاہئے۔ ہمارے عمل ہماری تعلیم کے مطابق ہوں گے تو ہماری تبلیغ بھی پھل دار ہوگی۔ ہمارے اثرات لوگوں پر اچھے ہوں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو معیار مقرر فرمایا ہے اور جیسا کہ یہ بیان ہوا ہے کہ ظلم کا خیال بھی دل میں نہیں لانا کجا یہ کہ کسی پر کسی بھی طرح ظلم کیا جائے۔

پھر اللہ تعالیٰ کی عبادت ایک مومن ہونے کی اہم شرط ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کی پیدائش کا مقصد بھی عبادت قرار دیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو۔‘‘(کشتی نوح روحانی خزائن جلد19 صفحہ15)

پھر آپؑ نے فرمایا نماز ہر ایک مسلمان پر فرض ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک قوم اسلام لائی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز معاف فرما دی جائے کیونکہ ہم کاروباری آدمی ہیں، ہمارا پانچ وقت نمازیں پڑھنا بڑا مشکل کام ہے۔ مویشی وغیرہ بھی ہمارے ساتھ ہیں، بڑے بڑے herd رکھے ہوئے ہیں جو چراتے ہیں۔ باہر کا کام ہے، محنت کا کام ہے۔ کپڑے بھی ہمارے خراب ہو جاتے ہیں اس کا اعتماد کوئی نہیں ہے اور پھر یہ ہے کہ اس مصروفیت کی وجہ سے فرصت بھی نہیں ہوتی کہ پانچ نمازیں ادا کریں تو آپؐ نے ان کو جواب میں فرمایا کہ دیکھو جب نماز نہیں ہے تو ہے ہی کیا۔ وہ دین ہی نہیں جس میں نماز نہیں۔ فرماتے ہیں نماز کیا ہے؟ یہی کہ اپنے عجز و نیاز اور کمزوریوں کو خدا کے سامنے پیش کرنا اور اسی سے اپنی حاجت روائی چاہنا، اُسی سے مانگنا۔ فرماتے ہیں خدا کی محبت، اس کا خوف، اس کی یاد میں دل لگا رہنے کا نام نماز ہے اور یہی دین ہے۔ فرماتے ہیں کہ پھر جو شخص نماز سے ہی فراغت حاصل کرنی چاہتا ہے تو اس نے حیوانوں سے بڑھ کر کیا کیا۔ اس کی پھر جانوروں والی حالت ہے۔ وہی کھانا پینا اور حیوانوں کی طرح سو رہنا یہ تو دین ہرگز نہیں۔ یہ سیرت کفار ہے۔(ماخوذ از ملفوظات جلد5 صفحہ254-253۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے واضح طور پر فرما دیا کہ جانور اور انسان میں فرق کرنے والی چیز جو ہے اللہ تعالیٰ کی عبادت اور نماز ہے۔ اگر ہم میں نماز پڑھنے کی طرف توجہ نہیں ہو رہی تو خود ہی اندازہ کر سکتے ہیں کہ کس زمرے میں آتے ہیں۔ کئی مرتبہ میں اس طرف توجہ دلا چکا ہوں اور دلاتا رہتا ہوں کہ اگر نماز سینٹر یا مسجد دُور ہے تو قریب کے چند گھر آپس میں مل کر ایک جگہ مقرر کر لیں جہاں نماز ادا کی جا سکتی ہو۔ اس سے جہاں نماز باجماعت کا ثواب ملے گا وہاں نمازوں کی طرف توجہ بھی رہے گی اور اگلی نسلوں کو بھی اس حوالے سے توجہ رہے گی اور ان کی اصلاح ہوتی رہے گی۔ ان کی بھی نمازوں کی طرف توجہ پیدا ہوگی۔ ہم مسجد بنانے کی طرف توجہ کر رہے ہیں، مسجدیں بنا رہے ہیں۔ اب کل ورجینیا میں انشاء اللہ تعالیٰ مسجد کا افتتاح ہوگا لیکن اگر ہمارا عبادتوں کی طرف رجحان نہیں ہے تو ان مسجدوں کے بنانے کا کیا فائدہ؟ میں بار بار کہتا ہوں کہ اگر عہدے دار، ہر تنظیم کے عہدے دار اور جماعتی سطح کے عہدیدار ہر سطح پر نمازوں کی حاضری کی طرف بھرپور توجہ دیں تو حاضری کئی گنا بہتر ہو سکتی ہے اور ہماری اگلی نسلوں کی بھی تربیت ہو سکتی ہے۔

نماز کی اہمیت کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد ایسا ہے جو یقیناً ہمارے دلوں کو ہلا دینے والا ہے۔ آپؐ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن سب سے پہلے جس چیز کا بندوں سے حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔ اگر یہ حساب ٹھیک رہا تو وہ کامیاب ہو گیا اور نجات پا لی اگر یہ حساب خراب ہوا تو وہ ناکام ہو گیا اور گھاٹے میں رہا۔

(سنن النسائی کتاب الصلاۃ باب المحاسبۃ علی الصلاۃ حدیث 466)

پس یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے کہ نماز پر توجہ کا جو حق ہے وہ ادا نہ کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو یہ حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور حق صرف فرض نمازوں سے ہی ادا نہیں ہوگا بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ تہجد اور نفل پڑھنے کی طرف بھی توجہ ہونی چاہئے۔(ماخوذ از ملفوظات جلد3 صفحہ245۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تمہارے فرائض نمازوں میں جو بعض دفعہ کمی رہ جاتی ہے اللہ تعالیٰ انہیں نفلوں کے ذریعہ سے پوری فرما دیتا ہے۔ (سنن النسائی کتاب الصلاۃ باب المحاسبۃ علی الصلاۃ حدیث 466) اگر نفلوں کی عادت ہو۔ پس نوافل اور تہجد کی ادائیگی بھی اہم چیز ہے۔ اس کی طرف توجہ ہونی چاہئے۔

پھر ایک انتہائی ضروری بات جس پر ہر احمدی کو نظر رکھنی چاہئے وہ اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگنے کی طرف مستقل توجہ ہے۔ انسان کمزور ہے۔ بعض دفعہ غلطیوں سے بچنے کی کوشش کے باوجود غلطیاں ہو جاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ ایسا نہیں ہے کہ اپنے بندوں کی صرف غلطیوں کو پکڑنے والا ہے اور سزا دینے والا ہے یا اس نے انہی پر نظر رکھی ہوئی ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان غلطیوں کی معافی اور آئندہ ان سے بچنے کا طریقہ بھی ہمیں بتایا ہے اور وہ استغفار ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کہ لوگوں کو عذاب دے جبکہ وہ استغفار کر رہے ہوں۔(الانفال:34)

چند لوگ بھی استغفار کرنے والے ہوں تو بہت ساروں کی سزا معاف ہو جاتی ہے ان کی وجہ سے دوسرے بھی بچائے جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارے میں فرماتے ہیں کہ بعض آدمی ایسے ہیں کہ ان کو گناہ کی خبر ہوتی ہے اور بعض ایسے ہیں کہ ان کو گناہ کی خبر بھی نہیں ہوتی اس لئے اللہ

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے استغفار کا التزام کروایا ہے۔ خبر ہو یا نہ ہو انسان استغفار کرتا رہے کوئی پتہ نہیں کس وقت کیا غلطی ہو رہی ہے، انجانے میں گناہ ہو جاتے ہیں۔ فرمایا کہ استغفار کا التزام کروایا ہے کہ انسان ہر ایک گناہ کے لئے خواہ وہ ظاہر کا ہو خواہ باطن کا اسے علم ہو یا نہ ہو اور ہاتھ اور پاؤں اور زبان اور ناک اور کان اور آنکھ اور سب قسم کے گناہوں سے استغفار کرتا رہے۔ یعنی انسان کے سارے جو اعضاء ہیں، مختلف اعضاء ہیں وہ گناہ کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔ اس لئے ہر ایک عضو کو گناہ سے بچانے کے لئے استغفار کرتے رہو۔ گناہ کا ذریعہ بن جاتے ہیں اس لئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں رہنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ دعا سکھائی کہ اس زمانے میں، جو آجکل کا زمانہ ہے قرآن کریم کی یہ دعا پڑھتے رہنا چاہئے اور وہ دعا ہے رَبَّنَا ظَلَمۡنَاۤ اَنۡفُسَنَا وَاِنۡ لَّمۡ تَغۡفِرۡ لَنَا وَتَرۡحَمۡنَا لَنَکُوۡنَنَّ مِنَ الۡخٰسِرِیۡنَ۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 4 صفحہ 275) کہ اے اللہ ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اگر تو ہمیں نہ بخشے گا اور ہم پر رحم نہ کرے گا تو ہم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ رَبَّنَا ظَلَمۡنَاۤ اَنۡفُسَنَا وَاِنۡ لَّمۡ تَغۡفِرۡ لَنَا وَتَرۡحَمۡنَا لَنَکُوۡنَنَّ مِنَ الۡخٰسِرِیۡنَ۔

(الاعراف:24)

آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’جب خدا سے طاقت طلب کریں یعنی استغفار کریں تو روح القدس کی تائید سے ان کی کمزوری دور ہو سکتی ہے۔‘‘ (کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 34)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ماننے والوں کے لئے یہ بھی بنیادی شرط رکھی ہے کہ وہ حقوق العباد کی ادائیگی کرنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو کسی بھی قسم کی تکلیف پہنچانے سے گریز کریں۔ (ماخوذ از ازالہ اوہام جلد 3 صفحہ 564)

آپؑ نے ہمیں ہر وقت اپنے دلوں کو ٹٹولنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کیا تمہارے اندر اللہ تعالیٰ کا خوف، اس کی خشیت اور اس کے نتیجہ میں اس کی مخلوق کی ہمدردی اور خیر خواہی ہے؟ ایک حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپس میں حسد مت کرو۔ آپس میں نہ جھگڑو۔ آپس میں بغض نہ رکھو۔ ایک دوسرے سے دشمنیاں مت رکھو۔ اور تم میں سے کوئی ایک دوسرے کے سودے پر سودہ نہ کرے۔ آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ۔ مسلمان اپنے بھائی پر ظلم نہیں کرتا۔ اسے ذلیل نہیں کرتا۔ اور اسے حقیر نہیں جانتا۔ کسی آدمی کے شرّ کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے۔ ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کا خون، مال اور عزت حرام ہے۔

(صحیح مسلم کتاب البر والصلة باب تحریم ظلم المسلم... حدیث 6541)

یہ وہ بات ہے جو آج سب سے زیادہ ہم احمدیوں سے ظاہر ہونی چاہئے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی حد تک ہو رہی ہے۔ اگر تمام مسلمان آج اس حقیقت کو سمجھ لیں اور اس پر عمل کرنے والے ہوں اور مسلمانوں کی حکومتیں اس پر عمل کرنے والی ہوں تو آجکل مسلمان مسلمان پر جو ظلم کر کے ان کے جان و مال کو تباہ کر رہا ہے، ہزاروں لاکھوں بچے یتیم ہو رہے ہیں، لاکھوں عورتیں بیوہ ہو رہی ہیں، بوڑھے مر رہے ہیں یہ کچھ بھی نہ ہو۔

پھر تکبّر ایک بہت بڑی برائی ہے جس سے بچنے کی اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم میں تلقین فرمائی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں بہت توجہ دلائی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں نہیں جا سکے گا۔

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب تحریم الکبر و بیانہ حدیث 267)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’میرے نزدیک پاک ہونے کا یہ عمدہ طریق ہے اور ممکن نہیں کہ اس سے بہتر کوئی اور طریق مل سکے کہ انسان کسی قسم کا تکبر اور فخر نہ کرے نہ علمی، نہ خاندانی، نہ مالی۔‘‘

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 276۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر آپؑ فرماتے ہیں:

’’مَیں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبر سے بچو کیونکہ تکبر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے۔‘‘ (نزول المسیح روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 402)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا تھا کہ تم تمام انسان خواہ کسی قوم اور کسی حیثیت کے ہو انسان ہونے کے لحاظ سے ایک درجہ رکھتے ہو۔ سب برابر ہو۔ اور کالے کو گورے پر اور گورے کو کالے پر اور عرب کو غیر عرب پر اور غیر عرب کو عرب پر کوئی برتری نہیں ہے۔

(الجامع لشعب الایمان جلد 7 صفحہ 132 حدیث 4774 مکتبۃ الرشد ناشرون 2003ء)

پس ہمارے لئے تو عاجزی کی یہ تعلیم ہے، برابری کی یہ تعلیم ہے۔ تکبر سے بچنے کی اور فخر سے بچنے کی یہ تعلیم ہے جس پر ہر ایک کو ہم میں عمل کرنا چاہئے۔ غیر مسلم دنیا میں تو گورے کالے کا فرق کیا جاتا ہے اور اب یہ دعویٰ بھی بعض سفید فام لیڈر کرتے ہیں کہ سفید فام کی جو دماغی استعدادیں ہیں اور صلاحیتیں ہیں وہ غیر سفید فام سے زیادہ ہیں۔ یہ ان کے تکبر کی حالت ہے۔ ہر احمدی کو اس سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

دو مختلف مواقع پر میرے ساتھ مجالس میں یہاں امریکہ کی لڑکیوں کی طرف سے یہ اظہار کیا گیا ہے کہ جماعت میں بعض قسم کا نسلی امتیاز ہے۔ اگر کسی بھی وجہ سے نوجوان نسل میں یہ خیال پیدا ہو رہا ہے تو انتہائی غلط ہے۔ لجنہ کو بھی، خدام کو بھی، انصار کو بھی اور جماعتی تربیتی نظام کو بھی اس بات کا جائزہ لینا چاہئے کہ یہ سوال کیوں اٹھ رہے ہیں۔ اور اگر اس میں کوئی حقیقت ہے تو حکمت سے اور پیار سے یہ خیالات اور احساسات دور کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور تربیت بھی کرنی چاہئے۔ کسی بھی تنظیم اور عہدیدار کو جلد بازی سے اس بارے میں کام لینے یا فیصلہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے یا اس جستجو میں نہ پڑ جائے کس نے کہا اور کس نے نہیں کہا بلکہ یہ دیکھیں کہ کیا حقیقت ہے یا نہیں ہے۔ پس یہ دیکھنا چاہئے کہ حقیقت ہے یا اگر نہیں ہے تو کیوں سوال اٹھ رہے ہیں۔ ذاتی رنجشیں تو نہیں ہیں جس کی وجہ سے یہ باتیں پیدا ہو رہی ہیں۔ بہرحال جو بھی وجہ ہے پیار اور حکمت سے اس برائی کو ہمیں اپنے اندر سے نکالنا چاہئے۔ یہاں جس بچی نے مجھے یہ کہا تھا اسے بھی میں نے یہی کہا ہے کہ مجھے تفصیل لکھ کر بھیجے کہ کس وجہ سے تمہارے اندر یہ خیال پیدا ہوا ہے کہ جماعت میں نسلی امتیاز پیدا ہو رہا ہے۔ بہرحال یہ بھی تکبر کی ایک قسم ہے اور ہم نے ہر قسم کے تکبر سے بچنا ہے۔

ایک بات جس کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے توجہ دلائی اور جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے بھی حکم فرمایا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی ارشادات ہیں وہ مالی قربانی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا بھر کی جماعتیں مالی قربانیوں میں بڑھ رہی ہیں۔ ہنگامی اور وقتی مالی قربانی میں امریکہ کی جماعتیں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بھرپور حصہ لینے کی کوشش کرتی ہیں لیکن جو چندہ آمد وغیرہ کا باقاعدہ مالی نظام ہے، اس میں یہاں بھی جو اعداد و شمار سامنے آتے ہیں یا آ رہے ہیں اس کو دیکھنے سے پتہ لگتا ہے کہ بہت کمی ہے۔ اس طرف توجہ کی ضرورت ہے۔ ایک غریب شخص تو اپنی مجبوری بتا کر چندے کی ادائیگی کم کرنے یا شرح کم کرنے کے لئے کہہ سکتا ہے، اجازت لے سکتا ہے لیکن جو اچھی آمد کے لوگ ہیں ان کو اپنے جائزے لینے چاہئیں کہ وہ اپنی آمد کے مطابق چندہ دے رہے ہیں یا نہیں۔ صرف یہ نہیں کہ جس طرح ٹیکس دینے کے لئے بہت ساری کٹوتیاں کر لیتے ہیں چندے کے لئے بھی کر لیں۔ اپنی آمد کو دیکھیں۔ کیونکہ یہ چندے کا معاملہ خدا تعالیٰ کے ساتھ معاملہ ہے۔ سیکرٹری مال کو یا نظام کو تو پتہ نہیں ہے کہ کسی کی آمد کیا ہے جو چندہ دے رہا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کو تو پتہ ہے۔ وہ تو دلوں کا حال جانتا ہے۔ اگر صحیح شرح سے چندہ دینا شروع کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ مساجد کی تعمیر اور دوسرے جماعتی کاموں کے لئے پھر بہت کم علیحدہ تحریک کرنی پڑے گی۔ پس اس لحاظ سے اپنے جائزے لیں اور اپنے چندہ عام کے بجٹ کا دوبارہ جائزہ لے کر لکھوائیں، جنہوں نے کم لکھوائے ہوئے ہیں۔

میں مختلف ملکوں کے نومبائعین کے واقعات بھی بیان کرتا رہتا ہوں کہ کس طرح وہ احمدیت قبول کرنے کے بعد اپنے اندر تبدیلیاں پیدا کر رہے ہیں، روحانی تبدیلیاں بھی پیدا کر رہے ہیں عملی طور پر عبادتوں کی طرف بھی توجہ کر رہے ہیں اور مالی قربانیوں کی بھی اہمیت کو سمجھ رہے ہیں۔ اور پھر اللہ تعالیٰ بھی باوجود ان کی غربت کے ان کو مالی کشائش عطا فرما رہا ہے اور اس وجہ سے وہ اپنے ایمان اور اخلاص میں بڑھ رہے ہیں۔ قربانی کا لفظ ہی واضح طور پر یہ معنی دیتا ہے کہ اپنے آپ کو تکلیف میں ڈال کر کوئی کام کرنا اور یہاں تکلیف میں ڈال کر اللہ تعالیٰ کے دین کی ضروریات کے لئے دینا۔ پس جو صرف اپنی سہولت سے تھوڑا بہت دے کر سمجھتے ہیں کہ ہم نے قربانی کی وہ قربانی نہیں ہے نہ ہی ایسے لوگوں کا کوئی اللہ تعالیٰ پر احسان ہے۔ اگر وہ نہ بھی دیں گے تو بھی اللہ تعالیٰ دین کی ضروریات پورا کرنے کے سامان کر دے گا اور کرتا رہتا ہے اور کر رہا ہے اور کرتا رہے گا انشاء اللہ۔ پس میں ان لوگوں کو جو کشائش ہونے کے باوجود اپنی آمدنی کے مطابق چندہ نہیں دیتے توجہ دلانی چاہتا ہوں تا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔

آج آخری بات جس کی طرف میں توجہ دلانی چاہتا ہوں وہ اطاعت ہے۔ قرآن کریم میں بے شمار جگہ پر اللہ اور رسول کی اطاعت کا حکم آیا ہے اور پھر اولی الامر کی اطاعت کا بھی حکم ہے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی شرط بیعت میں بھی اطاعت کے بارے میں شرط رکھی ہے، شرائط بیعت میں شرط رکھی ہے کہ اطاعت در معروف کے اقرار پر مرتے دم تک قائم رہیں گے۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

ہمارے، مختلف تنظیموں کے جو عہد ہیں ان عہدوں میں یہ الفاظ ہیں کہ خلیفہ وقت جو بھی معروف فیصلہ کریں گے اس کی پابندی کرنی ضروری سمجھوں گا۔ بعض ٹیڑھے مزاج کے لوگ یا منافقانہ سوچ رکھنے والے لوگ یہ کہتے رہتے ہیں کہ معروف فیصلہ پر عہد ہے اور بعض یہ کہتے ہیں کہ خلیفہ وقت کے بعض فیصلے معروف نہیں ہوتے یا بعض ان کی نظر میں معروف نہیں ہیں۔ یہ تاویلیں پیش کر دیتے ہیں، دنیا میں مختلف جگہوں پر یہ سوچ ہے۔ بیشک اگر ایک دو ہی ہوں، شاید لاکھ میں سے ایک ہو لیکن اس سوچ کا ردّ ضروری

ہے کیونکہ نوجوان نسل کو پھر یہ سوچ زہر آلود کرتی ہے۔ اگر اس طرح پر کوئی خود معروف فیصلے کی تشریح کرنے لگ جائے تو پھر جماعت کی وحدت قائم نہیں رہ سکتی۔ پھر اس بات پر بحث شروع ہو جائے گی کہ کیا معروف ہے اور کیا غیر معروف ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے ایک جگہ فرمایا کہ

’’ایک اور غلطی ہے وہ اطاعت در معروف کے سمجھنے میں ہے۔‘‘ کہ معروف فیصلے کی اطاعت کرنا۔ فرمایا ’’کہ جن کاموں کو ہم معروف نہیں سمجھتے اس میں اطاعت نہ کریں گے۔‘‘ آپؓ فرماتے ہیں کہ ’’یہ لفظ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی آیا ہے۔‘‘ اور قرآن کریم میں آتا ہے کہ ’’**وَلَا یَعۡصِیۡنَکَ فِیۡ مَعۡرُوۡفٍ**۔‘‘ اور معروف باتوں میں تیری نافرمانی نہیں کریں گے۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ ’’اب کیا ایسے لوگوں نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عیوب کی بھی کوئی فہرست بنا لی ہے۔‘‘ (حقائق الفرقان جلد 4 صفحہ 76-75 زیر آیت **الممتحنة :13 زیر لا یعصینك فی معروف**) کہ کون سی بات آپ صحیح کہیں گے اور کون سی غلط کہیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام امر بالمعروف کی تفسیر میں یہ فرماتے ہیں کہ:

’’یہ نبی ان باتوں کے لئے حکم دیتا ہے جو خلاف عقل نہیں ہیں۔‘‘

(براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 420)

یعنی معروف باتیں وہ ہیں جو خلاف عقل نہیں ہیں اور وہ قرآن کریم کے حکموں کے مطابق بھی ہیں۔ پھر ایک حدیث میں واقعہ آیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جگہ ایک قافلہ بھیجا۔ وہاں پہنچ کر ایک جگہ لوگوں نے آگ جلائی تو جو امیر قافلہ تھا اس نے ازراہ مذاق کہہ دیا کہ اگر میں تمہیں اس آگ میں کودنے کا حکم دوں تو کود جاؤ گے؟ بعض لوگوں نے کہا بالکل غلط چیز ہے، یہ تو خودکشی ہے۔ بعض نے کہا امیر کی اطاعت ضروری ہے۔ لیکن بہرحال بعد میں اس نے کہا میں مذاق کر رہا تھا۔ معاملہ ختم ہو گیا۔ مدینہ واپس پہنچے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب یہ واقعہ بتایا تو آپؐ نے فرمایا کہ امراء میں سے جو شخص تمہیں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا حکم دے اس کی اطاعت نہ کرو۔

(سنن ابی داؤد کتاب الجہاد باب فی الطاعة حدیث 2625)

یہ معروف کی تفصیل ہے کہ جو اللہ کا حکم ہے اس کے خلاف اگر حکم ہے تو وہ معروف نہیں ہے۔ لیکن جو اللہ اور اس کے رسول کے احکامات ہیں، ان کے مطابق حکم ہے تو وہ معروف ہے۔ اور پس یہ واضح ہو گیا کہ طاعت در معروف یا معروف فیصلہ جس کی پابندی ضروری ہے وہ اللہ تعالیٰ کے احکامات ہیں۔ اور پھر اس کے رسول کے احکامات ہیں۔ پس جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق حقیقی خلافت قائم ہے اور یہ انشاء اللہ قائم رہنی ہے تو یہ خلافت جو ہے کبھی بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکموں کے خلاف فیصلہ نہیں کرے گی، جو قرآن اور سنت ہے اس کے مطابق ہی چلے گی۔

یہ الفاظ طاعت در معروف یا معروف فیصلہ کی اطاعت کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں استعمال کئے جیسا کہ بیان ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اپنی شرائط بیعت میں اس کو رکھا ہے اور خلافت احمدیہ میں بھی ہر عہد میں یہ شامل کیا گیا ہے۔ اس کا مطلب واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کو جاری کرنا اور جماعت کو اس کی تلقین کرنا اور ہر شخص جو اپنے آپ کو جماعت کا حصہ سمجھتا ہے اس کا یہ فرض ہے کہ اس عہد کی پابندی کرتے ہوئے خلیفہ وقت کی جو جماعت سے متعلق ہدایات ہیں ان پر عمل کرے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے بھی یہی فرمایا ہے کہ یہ کبھی نہیں ہو سکتا، اگر کبھی کوئی غلط ہدایت ہو گی بھی تو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خلافت کی حفاظت کرنی ہے اس لئے اس کے نتائج اللہ تعالیٰ کبھی برے نہیں ہونے دے گا اور ایسے حالات پیدا کر دے گا کہ اس کے بہتر نتائج پیدا ہوں۔ (ماخوذ از تفسیر کبیر جلد 6 صفحہ 377-376 زیر آیت النور:56)

اس لئے معروف فیصلہ کی تشریح کرنا کسی شخص کا کام نہیں ہے معروف فیصلہ وہ ہے جو قرآن کے مطابق ہے اور سنت کے مطابق ہے اور حدیث کے مطابق ہے اور اس زمانے کے حکم عدل کے احکامات کے مطابق ہے۔ اور یہی وہ ذریعہ ہے جس سے جماعت کی وحدت قائم رہ سکتی ہے۔ اور یہی وہ مقصد ہے جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے تھے کہ وحدت پیدا کی جائے اور مخلصین اور اطاعت گزار لوگوں کی ایک جماعت پیدا ہو۔ ورنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے واضح فرمایا ہے کہ مجھے تعداد بڑھانے سے کوئی غرض نہیں ہے کہ ایسے لوگوں کی تعداد بڑھاتا رہوں، جو میرے ساتھ شامل ہوتے رہیں لیکن اطاعت کرنا نہ جانتے ہوں۔ آپؑ نے فرمایا کہ اگر میری طرف منسوب ہونے والوں اور میری بیعت میں آنے والوں کی اصلاح نہیں ہوتی اور وہ اللہ اور اس کے رسول کی تعلیم کے مطابق اپنی زندگیاں نہیں گزارتے تو ایسی بیعت بے فائدہ ہے۔ (ماخوذ از مواہب الرحمن روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 276) (ماخوذ از ملفوظات جلد 6 صفحہ 142، ملفوظات جلد 10 صفحہ 334)

پس ہمارے احمدی ہونے کا فائدہ تبھی ہے جب ہم اس حقیقت کو سمجھ کر اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ اپنی تمام تر صلاحیت کے ساتھ کوشش کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:۔

’’اطاعت کوئی چھوٹی سی بات نہیں اور سہل امر نہیں۔‘‘ یہ کوئی اتنا آسان کام نہیں ہے ’’یہ بھی ایک موت ہوتی ہے...‘‘ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 74 حاشیہ۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) جو شخص پورے طور پر اطاعت نہیں کرتا وہ اس سلسلہ کو بدنام کرتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 74۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

آپ فرماتے ہیں کہ:

’’میں نے بارہا اپنی جماعت کو کہا ہے کہ تم نِرے اس بیعت پر ہی بھروسہ نہ کرنا اس کی حقیقت تک جب تک نہ پہنچو گے‘‘ یعنی بیعت کی حقیقت تک ’’تب تک نجات نہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 233-232۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسلام کی حقیقی تعلیم کو سمجھتے ہوئے اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کے حق کو ادا کرنے والے ہم ہوں اور ہمیشہ خلافت سے مکمل اطاعت کے ساتھ وابستہ رہیں اور خلیفہ وقت کے تمام معروف فیصلوں پر سچے دل کے ساتھ اور کامل اطاعت کے ساتھ عمل کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق دے۔

☆...☆...☆

بقیہ رپورٹ: **حضور انور کا دورۂ بیلجیئم 2018ء**

..................از صفحہ نمبر 4

نفرت کسی سے نہیں‘ یہ پیغام سب کے لئے ہے اور اس پیغام کو پوری دنیا میں پھیلانا چاہئے۔ چونکہ آپ کا پیغام پُرامن پیغام ہے اس لئے بہت سے لوگ ایسے ہیں جو آپ پر ظلم کرتے ہیں۔ اور جو آپ پر مظالم ہوتے ہیں میں اس کو برداشت نہیں کر سکتی اور اگر آپ لوگوں کو مدد کی ضرورت ہے تو میں ہمیشہ مدد کرنے کے لئے تیار ہوں گی کیونکہ آپ کا پیغام محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں ہے۔

ایک دوست Ludwig Vandenhove نے کہا:

میرے لئے یہاں آنا ایک اعزاز کی بات ہے اور میرا خیال ہے کہ جب پچھلی بار حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیلجیئم آئے تھے تب بھی میری حضور سے دلبیک میں ہی ملاقات ہوئی تھی۔ میں جماعت احمدیہ کو بڑی اچھی طرح جانتا ہوں کیونکہ میں 18 سال کے لئے Sint Truiden شہر کا میئر رہ چکا ہوں۔ اور ہمارا جماعت سے ہمیشہ اچھا تعلق رہا ہے۔ آپ کی جماعت کا پیغام ’محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں‘، ویسٹرن یورپ کے لئے اور بیلجیئم کے لئے بہت ضروری اور اہم پیغام ہے۔

ایک تنظیم Blue Hounds Veterans کے ممبر Philip Noers صاحب نے کہا کہ:

آپ ہمیں جو باتیں بتا رہے ہیں اور جو پیغام ہم تک پہنچا رہے ہیں، میں اس کو بہت قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں اور میرا خیال ہے کہ ہمیں اس پیغام کو مزید پھیلانا چاہئے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہ پیغام تمام انسانیت کے لئے ہے۔ اور یہ پیغام آج کی ضرورت کے مطابق ہے۔

مہمانوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے یہ ملاقات سات بجکر 35 منٹ پر ختم ہوئی۔

آخر پر مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

..............(باقی آئندہ)

....

بقیہ: حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی مصروفیات

از صفحہ 1

مسجد ’بیت الرحمٰن‘ سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مواصلاتی رابطوں سے ساری دنیا میں سنا اور دیکھا گیا۔ شام کو فیملی ملاقاتیں ہوئیں۔

❁...**03/نومبر بروز ہفتہ**: دوپہر بارہ بجے کے بعد حضورِ انور نَو تعمیر شدہ مسجد مسرور مناسّس (Manassas) ورجینیا کے افتتاح کے لئے روانہ ہوئے۔ دوپہر دو بجے کے قریب حضورِ انور مسجد مسرور رونق افروز ہوئے جہاں یادگاری تختی کی نقاب کشائی فرما کر مسجد کا معائنہ فرمایا نیز نماز ظہر و عصر کے ساتھ اس کا افتتاح فرمایا۔ اسی شام کو ایک پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ اس موقع پر ڈاکٹر کترینہ لانٹوس سویٹ (Dr. Katrina Lantoss Swett)، امریکہ میں تعینات گیمبیا کے سفیر، کانگریس مین گیری کونولی (Garry Connolly) سمیت متعدد شخصیات نے حضورِ انور سے شرفِ ملاقات حاصل کیا۔ آج شام حضورِ انور نے مسجد مسرور کے افتتاح کے سلسلہ میں منعقد کی جانے والی تقریب سے صدارتی خطاب فرمایا۔

❁...**04/نومبر بروز اتوار** : احمدی مردوں اور خواتین نے الگ الگ حضورِ انور سے اجتماعی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ فیملی ملاقاتیں ہوئیں نیز نیشنل عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ امریکہ کی ملاقات ہوئی۔ شام کو مجلسِ عاملہ جماعت احمدیہ امریکہ نے حضورِ انور سے شرفِ ملاقات حاصل کیا۔

❁...**05/نومبر بروز سوموار**: آج نمازِ ظہر و عصر کی ادائیگی سے قبل حضورِ انور کے ساتھ مختلف جماعتی وفود کی تصاویر ہوئیں۔ شام کو نمازِ مغرب وعشاء کی ادائیگی کے بعد حضورِ انور برطانیہ واپسی کیلئے واشنگٹن Dulles ایئرپورٹ روانہ ہوئے۔ سینکڑوں کی تعداد میں احبابِ جماعت نے اپنے پیارے امام کو دعاؤں کے ساتھ الوداع کیا۔

❁...**06/نومبر بروز منگل :(لندن)** صبح دس بجے کے بعد حضورِ انور کا جہاز ہیتھرو ایئرپورٹ پہنچا جہاں سے دوپہر قریباً ساڑھے بارہ بجے حضورِ انور کا قافلہ واپس مسجد فضل لندن پہنچا۔ سینکڑوں احباب و خواتین نے اپنے پیارے آقا کو امریکہ و گوئٹے مالا کے کامیاب و کامران دورہ سے بخیریت واپسی پر خوش آمدید کہا۔

(تفصیلی رپورٹ انشاء اللہ آئندہ شماروں میں)

اَللّٰهُمَّ أَيِّدْ اِمَامَنَا بِرُوْحِ الْقُدُسِ وَكُنْ مَعَهٗ حَيْثُ مَا كَانَ وَانْصُرْهُ نَصْرًا عَزِيْزًا

(بشکریہ محترم عابد وحید خان صاحب نمائندہ خصوصی الفضل انٹرنیشنل برائے دورہ امریکہ و گوئٹے مالا)

☆...☆...☆

بلادِعرب پر آنحضرت صلی اللہ علیہ کے احسانات کا تذکرہ

(از عربی منظوم کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

اویس احمد نصیر۔ مربی سلسلہ

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تقریر وتحریر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن واحسان کا تذکرہ ہمیشہ جاری رہا۔ کبھی نظم میں اور کبھی نثر میں، کبھی اردو میں، کبھی فارسی اور کبھی عربی زبان میں۔

عربی زبان سے واقفیت رکھنے والے جانتے ہیں کہ کسی بھی مضمون کو بیان کرنے کے لئے عربی زبان اپنے اندر خاص صلاحیت رکھتی ہے۔ اسی وجہ سے عرب قوم کی شاعری کا دنیا بھر کی زبانوں میں ایک خاص مقام ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مادری زبان گو عربی نہ تھی مگر آپؑ نے اس کا خداداد علم پانے کے بعد اپنے آقا و مطاع حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اپنے عربی کلام میں اس انداز سے کیا ہے کہ عرب لوگ بھی اس کو پڑھ کر روحانی حظ محسوس کرتے ہیں۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ آپؑ کا قلم اور آپؑ کی زبان اپنے محبوب کے حسن واحسان کے تذکرہ سے کبھی بھی نہ تھکتی تھی۔ آپؑ نے اپنے معشوق ﷺ کے حسن واحسان کا کبھی کسی پہلو سے مشاہدہ کیا اور کبھی کسی پہلو سے اور پھر ہمیشہ اپنی تقریر وتحریر کو اس کے تذکرہ سے مزین کرتے چلے گئے۔

اگر یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ اس نورٌ علیٰ نور وجود ﷺ کی روشنی آپؑ کی نظم ونثر کی وساطت سے دنیا کے کونے کونے تک پہنچ کر اور دنیا کی تاریکیوں کو روشنیوں میں بدل رہی ہے۔

یہ مضمون اپنی ذات میں بہت وسیع ہے مگر آج کے مضمون میں آپؑ کے عربی منظوم کلام میں صرف اس حصہ کو جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے جس میں حضور ﷺ کے عرب قوم پر احسانات کا دلگداز تذکرہ ہے۔

حضور ﷺ عرب کی ایک بستی مکہ میں پیدا ہوئے جہاں کے اکثر لوگ سخت مزاج اور وحشی صفت تھے۔ وہ کسی کی اطاعت قبول نہیں کرتے تھے۔ وہاں کی زمین سنگلاخ تھی اور لوگوں کے دل پتھر تھے۔ شراب خوری اور زناکاری اس سرزمین کا دستور تھا۔ گویا کہ ضلالت کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا۔ مگر یہ حلقہ ظلمت کدہ پھر نورِ محمد ﷺ سے مستفیض ہوا اور جہاں جہاں بادسموم کا تصور تھا وہاں رقص بہاراں کے جشن میں راحت آمیز ہوائیں اٹھکیلیاں کرنے لگیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

وَقَدْ كَانَ وَجْهُ الْأَرْضِ وَجْهًا مُّسَوَّدًا
فَصَارَ بِهٖ نُورًا مُّنِيْرًا وَّ أَغْيَدًا

اور روئے زمین تو ایک تاریک سطح تھی۔ پس اس ﷺ کے ذریعے وہ سطح نورتاباں اور سرسبز ہوگئی۔

(کرامات الصادقین، روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 92)

آنحضرت ﷺ کا یہ احسان عظیم تھا کہ ایسی قوم کو جو اپنی اخلاقی گراوٹ میں ایک نام رکھتی تھی اور اقوام عالم میں ان کی کوئی قدر وقیمت نہ تھی آنحضرت ﷺ نے خالص سونے کی ڈلی بنا دیا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

صَادَفْتَهُمْ قَوْمًا كَرَوْثٍ ذِلَّةً
فَجَعَلْتَهُمْ كَسَبِيْكَةِ الْعِقْيَانِ

کہ تو نے انہیں گوبر کی طرح ذلیل قوم پایا تو تو نے انہیں خالص سونے کی ڈلی بنا دیا۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 591)

اس طرح ایک اور شعر میں فرماتے ہیں۔

عَادَتْ بِلَادُ الْعُرْبِ نَحْوَ نَضَارَةٍ
بَعْدَ الْوَجٰى وَالْمَحْلِ وَالْخُسْرَانِ

ملک عرب خشک سالی، قحط اور تباہی کے بعد شاداب ہوگیا۔ (آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 591)

چنانچہ آنحضرت ﷺ نے عرب کی تاریخ کا رخ ہی موڑ دیا۔ وہ تاریخ جس کا دامن ظلم وبربریت سے تارتار تھا۔ وہ تاریخ جس میں قیصر وکسریٰ کا استبداد لوگوں کا مقدر بن چکا تھا۔ اس ظلمت کا خاتمہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور دین اور تقویٰ کی بنیاد پر بلال حبشی رضی اللہ عنہ جیسے غلام کو ابوجہل اور ابولہب جیسے سرداروں پر دائمی فوقیت حاصل ہوگئی۔ آپؐ نے تمام نسلی، جغرافیائی، لسانی فرق مٹائے اور زید وبکر کو ایک صف میں کھڑا کر دیا۔ آپؐ کی ذاتِ بابرکات کی بدولت روحانی اور جسمانی دونوں لحاظ سے صنم ہائے خود تراشیدہ ریزہ ریزہ ہوگئے۔

عرب قوم کی جہالت کا یہ عالم تھا کہ وہ لڑائی کو فخر سمجھتے تھے جیسے کہ عمر بن کلثوم تغلبی کا شعر ہے کہ

أَلَا لَا يَجْهَلَنَّ أَحَدٌ عَلَيْنَا
فَنَجْهَلَ فَوْقَ جَهْلِ الْجَاهِلِينَا

کہ خبردار کوئی ہم پر جہالت نہ کرے۔ یعنی ہم سے نہ الجھے وگرنہ ہم جاہلوں کی جہالت سے بڑھ کر جہالت کا مظاہرہ کریں گے۔ (تاریخ الادب العربی۔ تالیف احمد حسن الزیات۔ مطبوعہ دار المعرفہ بیروت لبنان 1993ء۔ صفحہ 51) گویا عرب میں جہالت کشت وخون، درندگی، حیوانیت کا دَور دورہ تھا۔ اس جہالت کا خاتمہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور افق عالم میں ایسا نورانی وجود ظاہر ہوا جس کی تمازت نے ہزاروں سالوں سے بھڑکتی آگ کے شعلوں کو خاکستر کر کے رکھ دیا۔

آنحضرت ﷺ کے اس عظیم الشان احسان کا ذکر کرتے ہوئے آپؐ کے عاشقِ صادق سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

أَتَعْرِفُ قَوْمًا كَانَ مَيْتًا كَمِثْلِهِمْ
نَئُوْمًا كَأَمْوَاتٍ جَهُوْلًا يَلَنْدَدَا
فَأَيْقَظَهُمْ هٰذَا النَّبِيُّ فَأَصْبَحُوْا
مُنِيْرِيْنَ مَحْسُوْدِيْنَ فِي الْعِلْمِ وَالْهُدٰى

کہ کیا تو ایسے لوگوں کو جانتا ہے جو ان جیسے مردہ تھے۔ وہ لوگ مردوں کی طرح سوئے ہوئے تھے اور بہت جاہل اور جھگڑالو تھے۔ سو اس نبیؐ نے ان کو بیدار کر دیا تو وہ نور دینے والے اور علم وہدایت میں قابل رشک ہوگئے۔

(کرامات الصادقین روحانی خزائن جلد 7 ص 93)

مے نوشی کا یہ حال تھا کہ اس 'فریضہ' کے لئے پانچ وقت مقرر تھے۔ اور ہر وقت کے لئے الگ شراب مقرر تھی۔ چنانچہ انہیں جاشریہ، صبوح، قیل، غبوق، فحمہ وغیرہ کا نام دیا گیا۔ لبید بن ربیعہ نے مے نوشی کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا

بَاكَرْتُ حَاجَتَهَا الدَّجَاجَ بِسُحْرَةٍ
لِأُعَلَّ مِنْهَا حِيْنَ هَبَّ نِيَامُهَا

یعنی مَیں نے مرغ سے بھی جو بہت صبح سویرے اٹھتا ہے سبقت کرتے ہوئے سحری کے وقت شراب پی۔ اس لئے نہیں کہ لوگ مجھے دیکھ کر شراب نوشی کا طعنہ نہ دیں بلکہ اس لئے کہ جب رات کے سوئے ہوئے صبح کو میخانے میں آکر شراب نوشی کریں تو میں ان سے فخریہ کہہ سکوں کہ تم تو پہلی بار شراب پی رہے ہو اور میں دوسری بار۔

(شرح المعلقات العشر للقاضی ابوعبداللہ الحسین الزوزنی۔ مطبوعہ دار مکتبۃ الحیاۃ بیروت، لبنان، 1983ء۔ صفحہ 184)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ احسان تھا کہ آپؐ کی تربیت سے انہوں نے شراب کو فی الفور چھوڑ کر عبادات کو اختیار کرلیا۔ چنانچہ سیدنا حضرت اقدس مسیح عود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

تَرَكُوا الْغَبُوْقَ وَبَدَّلُوْا مِنْ ذَوْقِهٖ
ذَوْقَ الدُّعَاءِ بِلَيْلَةِ الْأَحْزَانِ

کہ انہوں نے شام کی شراب ترک کر دی اور اس کی لذت کے بدلے انہوں نے غم کی راتوں میں دعا کی لذت اختیار کرلی۔ (آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 ص 592)

نیز آپؑ نے ایک اور شعر میں فرمایا:

وَجَعَلْتَ دَسْكَرَةَ الْمُدَامِ مُخَرَّبًا
وَأَزَلْتَ حَانَتَهَا مِنَ الْبُلْدَانِ

اور تو نے مے خانوں کو ویران کر دیا اور شہروں سے شراب کی دکانیں ہٹا دیں۔

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 ص 592)

معمولی معمولی باتوں پر لڑنا، ایک دوسرے کو قتل کرنا کوئی بڑی بات نہ تھی۔ ہر بچہ اپنے عزیزوں کے قاتل سے انتقام لینے کے جذبے میں پرورش پاتا تھا۔ اور عفو ودرگزر کا دور دور تک نام ونشان نہ ہوتا تھا۔ جبر وتشدد کی ژالہ باریاں مصروفِ تباہی تھیں۔ ظلم کی یہ انتہا تھی کہ لڑکیوں کو زندہ دفن کر دیتے تھے۔ لڑکی کی پیدائش پر افسوس ہوتا تھا۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ ایک شخص جس کا نام ابوحمزہ تھا وہ صرف اسی وجہ سے اپنی بیوی سے ناراض ہوگیا کہ اس کی بیٹی پیدا ہوئی ہے اور پڑوسیوں کے گھر رہنا شروع کر دیا۔ لہٰذا اس کی بیوی بچی کو لوری دیتی ہوئی یہ شعر پڑھتی کہ:

مَالِأَبِيْ حَمْزَةَ لَا يَأْتِيْنَا
يَظَلُّ فِي الْبَيْتِ الَّذِيْ يَلِيْنَا
غَضْبَانَ أَلَّا نَلِدُ الْبَنِيْنَا
تَاللّٰهِ مَا ذَالِكَ فِي أَيْدِيْنَا

کہ ابوحمزہ کو کیا ہوگیا ہے کہ جو ہمارے پاس نہیں آتا اور پڑوسی کے گھر میں رہ رہا ہے۔ وہ صرف اس بنا پر ناراض ہے کہ ہم نے لڑکا نہیں جنا۔ خدا کی قسم یہ کام میرے دائرہ اختیار میں نہیں ہے۔

(البیان والتبیین۔ مولف: ابوعثمان عمرو بن بحر الجاحظ۔ الجزء اول ص 127 دار احیاء التراث العربی۔ بیروت۔ لبنان)

چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کی بدولت صنف نازک کا مقام ومرتبہ قائم ہوا۔ اور قتل وغارت اور خوف وہراس کی آندھیاں تھم گئیں۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

وَ مَا بَقِيَ أَثَرٌ مِنْ ظُلْمٍ وَ بِدْعَاتٍ
بِنُوْرِ مُهْجَةِ خَيْرِ الْعُجْمِ وَالْعَرَبِ

اور ظلم وبدعات کا کوئی نشان باقی نہ رہا۔ عرب وعجم میں سے بہترین شخص صلی اللہ علیہ وسلم کی جان کے نور کی وجہ سے۔

(سرّ الخلافۃ۔ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 430)

عورتوں کے نکاح کے متعلق یہ حکم نازل ہوا کہ جن کی حرمت قرآن میں آگئی ان سے نکاح حرام ہوگیا۔ چنانچہ سیدنا احمد علیہ السلام نے فرمایا۔

أَمَّا النِّسَاءُ فَحُرِّمَتْ إِنْكَاحُهَا
زَوْجًا لَهُ التَّحْرِيْمُ فِي الْقُرْآنِ

کہ عورتوں سے متعلق تو یہ حکم ہوا کہ ان کا نکاح ایسے خاوند سے جس کی حرمت قرآن میں آگئی حرام کر دیا گیا۔

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 591)

اس ظالم قوم کے ظلم کا یہ حال تھا کہ قضاء وقدر کی بھی پرواہ نہ تھی جیسا کہ ایک شاعر کہتا ہے۔

سَأَغْسِلُ عَنِّي الْعَارَ بِالسَّيْفِ جَالِبًا
عَلَيَّ قَضَاءُ اللّٰهِ مَاكَانَ جَالِبًا

میں اپنے اوپر سے شرم وعار کو ضرور تلوار کے ساتھ دھوؤں گا۔ پھر اللہ کی قضاء مجھ پر جو چاہے لاوے مجھے پرواہ نہیں۔

(دیوان الحماسہ۔ تالیف ابی تمام حبیب بن اوس الطائی۔ الطبعۃ الاولی 1998ء۔ صفحہ 16۔ دار الکتب العلمیۃ بیروت۔ لبنان)

اس شعر کو پڑھ کر انسان یہ بات کہنے پر مجبور ہوتا ہے کہ واقعۃً یہ ایک مردہ قوم تھی۔ اور اسے زندگی بخش رسول صلی اللہ علیہ السلام نے زندہ کیا ہے۔ سیدنا احمد علیہ السلام فرماتے ہیں۔

أَحْيَيْتَ أَمْوَاتَ الْقُرُوْنِ بِجَلْوَةٍ
مَاذَا يُمَاثِلُكَ بِهٰذَا الشَّانِ

کہ تو نے صدیوں کے مُردوں کو ایک ہی جلوہ سے زندہ کر دیا۔ کون ہے جو اس شان میں تیرا مثیل ہو سکے۔

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 592)

عرب کی اخلاقی حالت یہ تھی کہ شراب وشباب اہل عرب کی رگ وپے میں سرایت کر چکے تھے۔ اس قدر کہ اشعار کا آغاز عورتوں سے محبت کے ذکر اور اُن سے ہونے والے راز ونیاز سے کرنے میں فخر محسوس کرتے۔ مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ احسان فرمایا کہ انہیں قرآن کریم جیسی لعل تاباں کتاب کی تعلیم دی اور ان کو تلامیذ القرآن بنا دیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ ان برائیوں سے نکل کر خدا سے ہم کلام ہوئے اور خدا کی محبت میں فانی ہوگئے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

كَمْ مُسْتَهَامٍ لِلرَّشُوْفِ تَعَشُّقًا
فَجَذَبْتَهُمْ جَذْبًا إِلَى الْفُرْقَانِ

بہتیرے معطر دھن عورتوں کے عشق میں سرگرداں تھے سو تو نے انہیں فرقان کی طرف کھینچ لیا۔

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 ص 592)

ایک اور شعر میں آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

كَانَ الْحِجَازُ مَغَازِلَ الْغِزْلَانِ
فَجَعَلْتَهُمْ فَانِيْنَ فِي الرَّحْمَانِ

کہ اہل حجاز آہو چشم عورتوں سے عشق بازی میں لگے ہوئے تھے۔ سو تو نے ان کو خدائے رحمٰن کی محبت میں فانی بنا دیا۔

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 ص 591)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ان دلوں کو موہ لینے والے احسانات کے متعلق سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

إِحْسَانُهٗ يُصْبِي الْقُلُوْبَ
وَحُسْنُهٗ يُرْوِيْ الصَّدَا

اس کا احسان دلوں کو موہ لیتا ہے اور اس کا حسن پیاس کو بجھا دیتا ہے۔ (کرامات الصادقین روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 70)

یہ نمونۃً چند اشعار ہیں ورنہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے کلام میں متعدد اشعار ہیں جن میں آپؑ کے آقا ومطاع حضرت محمد مصطفیٰ خاتَم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات کا تذکرہ روشن ستاروں کی طرح جھلک رہا ہے کہ جن کو دیکھ کر بے اختیار دل سے یہ صدا بلند ہوتی ہے

يَارَبِّ صَلِّ عَلٰى نَبِيِّكَ دَائِمًا
فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا وَبَعْثٍ ثَانٍ

اے میرے رب۔ اپنے نبی پر ہمیشہ درود بھیجتا رہ۔ اس دنیا میں بھی اور دوسری دنیا میں بھی۔ آمین

☆...☆...☆

دورۂ امریکہ و گوئٹے مالا 2018ء کے دوران

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دستِ مبارک سے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دَور سے جاری شدہ

رسالہ ’ریویو آف ریلیجنز‘ کے ہسپانوی (Spanish) ایڈیشن کا اجرا

انگریزی، جرمن اور فرنچ کے بعد یہ رسالہ اب ہسپانوی زبان بولنے والوں کی روحانی طراوت کا باعث بنے گا۔ انشاء اللہ

رپورٹ: سیّد عامر سفیر (چیف ایڈیٹر رسالہ ریویو آف ریلیجنز و سیکرٹری مینجمنٹ کمیٹی)

مورخہ 23 اکتوبر 2018ء کو اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں کے ساتھ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ریویو آف ریلیجنز کے سپینش ایڈیشن کا اجرا فرمایا۔

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے حالیہ دورہ گوئٹے مالا کے دوران گوئٹے مالا کے شہر Sacatepéquez میں ہیومینیٹی فرسٹ انٹرنیشنل کے تحت تعمیر ہونے والے ’ناصر ہسپتال‘ کے افتتاح کے بابرکت موقع پر ریویو آف ریلیجنز کے سپینش ایڈیشن کا بھی باقاعدہ اجرا فرمایا۔ اس رسالہ کے انٹرنیٹ ایڈیشن کے ساتھ ساتھ اس کا پرنٹ ایڈیشن بھی دستیاب ہوگا۔ اس طرح انشاء اللہ اس رسالہ کے ذریعہ ہسپانوی زبان بولنے والے کروڑوں لوگ سلطان حرف و حکمت مسیح الزماں کے پیغام سے فائدہ اٹھائیں گے اور اسلام، قرآن کریم اور حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ کی حقیقی تعلیمات سے اپنی روحانی پیاس بجھا سکیں گے۔

ریویو آف ریلیجنز وہ بابرکت رسالہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 1902ء میں مغربی دنیا کو اسلام کی خوبصورت اور حقیقی تعلیم سے روشناس کروانے کے لئے جاری فرمایا۔ حضور علیہ السلام نے اس رسالہ کے ذریعہ اپنی تحریرات، کتب، اور الہامات کی اشاعت فرمائی۔ حضور علیہ السلام کے دور میں اس رسالہ کی شہرت اس قدر زیادہ ہوئی کہ مغربی اخبارات، رسائل اور علمی طبقہ نے اس کے مختلف حوالہ جات دیے۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ اور دیگر صحابہ کرامؓ ریویو آف ریلیجنز کو تبلیغ اسلام کا ایک بہت بڑا اور اہم ذریعہ سمجھتے تھے۔

کاؤنٹ لیو ٹالسٹائی (Count Leo Tolstoy) کو جو ایک مشہور مصنف ہیں اسلام احمدیت کا پیغام بھی رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے ذریعہ سے ہی پہنچا۔ اسی طرح جماعت احمدیہ ماریشس کے پہلے احمدی اسی رسالہ کے ذریعہ احمدیت سے متعارف ہوئے۔ یاد رہے کہ بیرونی ممالک میں سب سے پہلے برطانیہ اور پھر اس کے بعد ماریشس میں احمدیت کا نفوذ ہوا تھا۔

ریویو آف ریلیجنز کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ دو ہفتہ قبل جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فلاڈیفیا میں جماعت احمدیہ کی طرف سے تعمیر کی جانے والی مسجد ’بیت العافیت‘ کے افتتاح کے موقع پر اپنے خطبہ جمعہ میں فلاڈیفیا کے ابتدائی احمدی ڈاکٹر بیکر (Baker) کے اسلام قبول کرنے کے ضمن میں فرمایا کہ انہوں نے اسلام کی خوبصورت تعلیمات سے ریویو آف ریلیجنز کو پڑھ کر تعارف حاصل کیا اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو قبول کیا۔ حال ہی میں ڈاکٹر بیکر صاحب کی قبر کو تلاش کرنے میں کامیابی حاصل ہوئی جو کہ مسجد سے چند منٹ کے فاصلہ پر ہے۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے ڈاکٹر بیکر صاحب کی قبر پر تشریف لے گئے اور دعا کی۔ خاکسار کو بھی اس تاریخی موقع پر موجود ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔

اس وقت تک رسالہ ریویو آف ریلیجنز تین زبانوں انگریزی (ماہانہ)، جرمن (سہ ماہی) اور فرنچ (سہ ماہی) میں شائع کیا جا رہا تھا۔

ریویو آف ریلیجنز کے سپینش ایڈیشن کے اجرا کی ابتداء دراصل 10 جون 2018ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ہونے والی ایک دفتری ملاقات کے دوران ہوئی۔ اس ملاقات میں ریویو آف ریلیجنز سے متعلقہ مختلف ٹیمز کے ممبرز موجود تھے اور دیگر زبانوں کے ریویو آف ریلیجنز کی ٹیم بھی شامل تھی۔ اس موقع پر حضور انور نے فرمایا:

آپ کو عنقریب سپینش ایڈیشن کی ضرورت پڑے گی، کیونکہ سپین کی آبادی 40 ملین ہے اور اسی طرح امریکہ اور لاطینی امریکہ میں 400 ملین سے زائد کی آبادی سپینش زبان بولتی ہے۔

اس اجتماعی ملاقات کے بعد بھی خاکسار کو حضور انور سے دفتری ملاقات کا موقع ملا جس میں حضور انور سے مزید راہنمائی حاصل کی گئی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت قرطبہ سپین میں مقیم مکرم عطاء المنعم طارق صاحب کو سپینش ایڈیشن کا چیف ایڈیٹر مقرر فرمایا اور سپین ہی سے تعلق رکھنے والی محترمہ مریسہ آئزابیل لوسا سرنا صاحبہ (Marisa Isabel Losa Serna) کو ڈپٹی ایڈیٹر مقرر فرمایا۔ نیز مکرم فائز احمد صاحب (گوئٹے مالا) کو لاطینی امریکہ کے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ریویو آف ریلیجنز کے ہسپانوی ایڈیشن کا باقاعدہ افتتاح فرماتے ہوئے

ممالک کے لئے کوآرڈینیٹر مقرر فرمایا۔ نیز اس کے باقاعدہ افتتاح کے لئے گوئٹے مالا کے دورہ کے دوران ’ناصر ہسپتال‘ کی افتتاحی تقریب کے ساتھ ہی تقریب کرنے کی منظوری عطا فرمائی۔

حضور انور نے فرمایا کہ سپینش ایڈیشن کا پہلا شمارہ ’خدمتِ خلق‘ پر مبنی اسلامی تعلیمات پر ہونا چاہئے۔ اس حکم کی تعمیل میں تمام ٹیم ممبرز نے کام شروع کر دیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور انور کی دعا کی بدولت کئی ہفتوں کی دن رات محنت کے بعد اس سپینش ایڈیشن کے پہلے شمارہ کی تیاری میں کامیاب ہوگئی۔ بعد ازاں خاکسار کو سپینش ایڈیشن کے ایڈیٹر اور ڈپٹی ایڈیٹر صاحبہ کے ہمراہ حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ اس ملاقات میں حضور انور سے سپینش ایڈیشن کا افتتاح گوئٹے مالا سے کرنے کی بابت اجازت

حضرت امیر المومنین کی معیت میں رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے چیف ایڈیٹر، ہسپانوی ایڈیشن کے ایڈیٹر، ڈپٹی ایڈیٹر اور کوآرڈینیٹر

طلب کی گئی جس پر حضور انور نے فرمایا:

میں ریویو آف ریلیجنز کے سپینش آن لائن ایڈیشن کا اجرا گوئٹے مالا میں ناصر ہسپتال کی افتتاحی تقریب کے موقع پر کروں گا۔ آن لائن ایڈیشن کے اجرا کے بعد پرنٹ شدہ رسالے کی تقسیم کی جا سکتی ہے۔ نیز فرمایا کہ لوگوں کو سپینش ایڈیشن کی نئی ویب سائٹ سے متعلق آگاہ کرنے کے لئے چھوٹا سا اشتہار تقسیم کیا جائے تا کہ جنہیں پرنٹ شدہ کاپی مل رہی ہے وہ بوقتِ ضرورت آن لائن ایڈیشن تک رسائی حاصل کر سکیں۔

عطاء المنعم طارق صاحب (چیف ایڈیٹر سپینش ایڈیشن) نے خاکسار کو بتایا کہ بلاشبہ حضور انور کے وسطی امریکہ کے پہلے دورے کے دوران ریویو آف ریلیجنز کے سپینش ایڈیشن کا اجرا تمام ہسپانوی دنیا کے لئے نعمت ہے۔ انشاء اللہ یہ ایک مہم کا آغاز ہوگا جو ہسپانوی دنیا کو اسلام کی حقیقی تعلیمات سے متعارف کروائے گی۔ اور جیسا کے حضور نے اجراء سے قبل ہمیں ارشاد فرمایا تھا ہماری پوری کوشش ہوگی کہ اس ایڈیشن کے ذریعہ ریویو آف ریلیجنز سے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کے نظریہ کی تکمیل کریں۔

مریسہ لوسا صاحبہ (ڈپٹی اڈیٹر) نے کہا کہ بطور ہسپانوی نومبائع یہ ہمارے لئے ایک بہت خوشی کی خبر ہے کہ وہ رسالہ جس کا اجرا مسیح موعود اور مہدی موعودؑ نے فرمایا اب ہسپانوی زبان میں ہمارے لئے موجود ہے۔ بلاشبہ یہ دنیا کے بہت سے لوگوں تک اسلام کی حقیقی تعلیمات کا تعارف حاصل پہنچانے میں مؤثر کردار ادا کرے گا اور بہت سے ممالک میں جہاں ہسپانوی زبان بولی جاتی ہے اسلامی تعلیمات کے متعلق پائے جانے والے غلط نظریات کو دور کرنے میں مددگار ثابت ہوگا۔ میں ہسپانوی دنیا کے لئے اس غیر معمولی پراجیکٹ کا حصہ بننے اور اس پر کام کرنے نیز خلیفہ وقت اور دین اسلام کی خدمت اور اس نیک کام میں مدد کرنے پر اپنے آپ کو خوش قسمت محسوس کرتی ہوں۔

ناصر ہسپتال کی افتتاحی تقریب کے موقع پر تاریخی صدارتی خطاب کے بعد حضور انور ازراہ شفقت پریس مارکی میں تشریف لائے اور ’لانچ‘ (launch) کا بٹن دبا کر سپینش ریویو آف ریلیجنز کے آن لائن ایڈیشن کا باقاعدہ اجرا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس کا اجرا ہر لحاظ سے مبارک فرمائے۔

خاکسار وہ لمحات کبھی فراموش نہیں کر سکتا جب اس رسالہ کے اجراء سے قبل حضور انور ایدہ اللہ آئی پیڈ کے قریب تشریف لے جا رہے تھے تو خاکسار حضور انور کو دھیمی آواز میں دعا کرتے سن سکتا تھا۔ یہ اپنی ذات میں ایک بہت متاثر کن تجربہ تھا۔

بلاشبہ ریویو آف ریلیجنز کی تاریخ میں یہ دن ایک خاص سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے کہ ہمیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے منشائے مبارک کے ماتحت حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کے مقاصد اور آپؑ کی تعلیمات کو ہسپانوی لوگوں تک پہنچانے میں کچھ کردار ادا کرنے کی توفیق حاصل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضور انور کی توقعات پر پورا اترنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اسماء النبی ﷺ فی القرآن

حافظ محمد نصر اللہ۔ مربی سلسلہ

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی صورت میں کامل شریعت نازل فرمائی جو تا قیامت بنی نوع انسان کے لئے راہنما ہے۔ اس تعلیم کی عملی تصویر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکباز و اطہر زندگی کی صورت میں ہمارے لئے ایک مشعل راہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اپنے محبوب کامل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مختلف صفاتی اسماء سے یاد فرمایا ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزہ اور اطہر زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہیں۔ اس مضمون میں قرآن کریم میں مذکور اسماء النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر روشنی ڈالنے کی کوشش کی جائیگی۔

ا۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

2۔ احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ ﷺ کا نام نامی محمد ﷺ قرآن کریم میں چار مرتبہ مذکور ہے:

1۔ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَائِنْ مَّاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ (آل عمران 145)

2۔ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ۔ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا (الاحزاب: 41)

3۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ (محمد: 3)

4۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّاۤءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاۤءُ بَيْنَهُمْ تَرٰهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ۔ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْئَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ۔ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا۔ (الفتح: 30)

اسم احمد ایک مرتبہ یعنی سورۃ الصّف آیت 7 میں مذکور ہے۔

وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْۤ اِسْرَاۤءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ إِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْ بَعْدِى اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ فَلَمَّا جَاۤءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ (الصف 7)

محمد (ﷺ) کا معنی ہے بہت تعریف کیا گیا اور احمد (ﷺ) کا معنی ہے خوب تعریف کرنے والا۔

قرآن کریم میں آپ ﷺ کا نام محمد 4 مقامات پر مذکور ہے اور چاروں مقامات پر آپ ﷺ کی صفت محمدیت کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے۔ سب سے پہلے یہ ذکر سورۃ آل عمران میں ہے جس میں یہ زور دینا مقصود ہے کہ عیسائیوں نے تو ایک رسول کو خدائی کا درجہ دیا لیکن تم یہ غلطی نہ کرنا۔ محمد مصطفیٰ ﷺ تمام صفات حسنہ کا مالک اور تمام خوبیوں سے مرصّع ہیں لیکن آپؐ ایک بشر اور رسول ہی ہیں۔

دوسرا ذکر محمدؐ نام کا سورۃ الاحزاب کے اس مضمون کے ضمن میں ہے کہ حضور ﷺ کے ذریعہ دنیا کی مذہبی، نظریاتی، تمدنی اور معاشرتی تاریخ میں ایک انقلاب، ایک غیر معمولی تبدیلی برپا ہو رہی ہے۔ فرماتا ہے مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ (الاحزاب: 41) ماضی میں لوگ نسبی تعلقات پر زور دیتے تھے اور کسی کا باپ ہونا کسی کا بیٹا ہونا کسی کی نسل سے ہونا کسی قوم سے جسمانی تعلق رکھنا باعث فخر تھا جیسا کہ اسرائیل کے بیٹے اپنے آپ کو نسباً دنیا کی تمام اقوام سے برتر اور چنیدہ قوم سمجھا کرتے تھے مگر برتری کا یہ تصور ختم کیا جاتا ہے۔ محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں بے شک وہ خدا کے رسول ہیں لیکن ان کی رسالت انقلاب انگیز ہے کیونکہ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ کہ آپؐ کی نبوت تمام نبوتوں اور رسالتوں کی تصدیق کے لئے مہر کی حیثیت رکھتی ہے۔ آپ سے پہلے کوئی نبی اور رسول نہیں گزرا جس کو آپ کی تصدیق کے بغیر مانا جائے اور آپؐ کے بعد بھی کوئی نہیں جو آپؐ کی اطاعت اور فیض اور اتباع اور آپؐ کی محبت آپؐ کی مہر کے بغیر مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ کی کثرت کا فیض حاصل کر سکے۔

تیسرا ذکر قرآن شریف میں آپ ﷺ کے نام نامی محمد ﷺ کا سورۃ محمد میں ہے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَ اٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَ اَصْلَحَ بَالَهُمْ (محمد: 3) کہ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے اور اس کلام پر ایمان لائے جو محمدؐ پر اتارا گیا ہے اور وہ ان کے رب کی طرف سے کامل حق ہے ان کے رب نے ان کی برائیاں ڈھانک دیں اور ان کے احوال ٹھیک کر دئے۔ اس آیت میں یہ اشارہ فرمایا کہ جو لوگ ایمان لائے ہیں ان کو جو برکات مل رہی ہیں اور ملیں گی اور جو ان کی کمزوریاں دور ہوئی ہیں اور ہوتی رہیں گی وہ نتیجہ ہے اس کلام کا جو اس ہستی پر نازل ہوا جو سراسر محمدؐ ہے۔ سراپا قابل تعریف ہے۔

اس مضمون کو ہمارے نبی ﷺ نے اس طور پر بھی بیان فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایمان نہیں لاتا جب تک کہ مَیں اس کو اپنے ماں باپ سے اپنی اولاد سے اور دنیا کے ہر انسان سے زیادہ پیارا نہ ہوں۔

چوتھا ذکر قرآن شریف میں آپ ﷺ کے نام نامی محمدؐ کا سورۃ الفتح میں ہے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَ الَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّاۤءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاۤءُ بَيْنَهُمْ (الفتح: 30) کہ محمد رسول اللہ اور وہ لوگ جو آپ کے ساتھ ہیں کفار کے حملہ کی صورت میں پوری طرح مقابلہ کرتے ہیں مگر آپس میں ایک دوسرے سے ان کا سلوک رحمت و شفقت کا ہے۔ یہ ذکر سورۃ الفتح میں ہے جس میں یہ مضمون ہے اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا (الفتح: 2) کہ دنیا کی تاریخ میں کسی سپہ سالار کو، کسی بادشاہ کو، کسی لیڈر کو ایسی عظیم الشان فتح نہیں ہوئی نہ ہوگی جو آپ ﷺ کے نام نامی کے ساتھ وابستہ ہے۔ اور اس فتح کا ایک بنیادی راز دشمن کے حملہ کا پورے زور سے مقابلہ مگر اندرونی طور پر باہمی شفقت رحمت و تعاون اور اتحاد ہے۔ اور اس سورۃ کے آخر میں حضور ﷺ کی پہلی فتح کا بھی ذکر ہے جو توراۃ کی پیشگوئی سے خاص تعلق رکھتی ہے اور حضور ﷺ کی دوسری فتح کا ذکر ہے جو انجیل کی پیشگوئی سے خاص تعلق رکھتی ہے۔ (ملخص از کان خلقہ القرآن)

آپ ﷺ کے اپنے اللہ کے حضور شکر ادا کرنے اور اس کی حمد بیان کرنے کی کیفیت کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس طرح بیان فرماتی ہیں: اللہ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ حَتّٰى تَتَفَطَّرَ قَدَمَاهُ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: لِمَ تَصْنَعُ هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ؟ قَالَ: أَفَلَا أُحِبُّ أَنْ أَكُوْنَ عَبْدًا شَكُوْرًا۔

آنحضرت ﷺ رات کو نوافل ادا کرتے تھے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے دونوں پاؤں متورم ہو جاتے۔ آپ رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ یہ کس لئے کرتے ہیں؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ آپ کے بارے میں تمام اگلے اور پچھلے گناہ معاف فرما چکا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا میں شکر گزار بندہ بننا پسند نہ کروں؟

(صحیح بخاری نمبر 4837)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ ﷺ کے اسم احمد کے متعلق فرماتے ہیں:

(عربی عبارت سے ترجمہ) ”نیز سمجھ لیجئے کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے اپنے الفاظ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ میں اپنی حمد بیان فرمائی۔ پھر اپنے کلام اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ میں لوگوں کو عبادت کی ترغیب دی۔ پس اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ درحقیقت عبادت گزار وہی ہے جو خدا تعالیٰ کی حمد اس طور پر کرے جو حمد کرنے کا حق ہے۔ پس اس دعا اور درخواست کا ماحصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو احمد بنا دیتا ہے جو اس کی عبادت میں لگا رہے۔“

(اعجاز المسیح روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 165)

اسم محمد اور اسم احمد کی عالی شان اس طرح ہے کہ اللہ تعالیٰ کی چار بنیادی صفات میں سے پہلی دو یعنی الرحمن اور الرحیم میں بھی صفت محمد و صفت احمد کی طرف اشارہ ہے۔ حضرت امام الزمان مسیح موعود علیہ الصلوٰہ والسلام فرماتے ہیں:

(عربی عبارت سے ترجمہ) ”اور جب ہمارے آقا سید المرسلین و خاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ آیا تو اللہ تعالیٰ کی پاک ذات نے ارادہ فرمایا کہ دونوں صفات کو ایک ہی شخصیت میں جمع کر دے چنانچہ اس نے آنحضرت ﷺ کی ذات میں (آپ پر ہزاروں ہزار درود اور سلام ہو) یہ دونوں صفات جمع کر دیں۔ یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے سورہ فاتحہ کے شروع میں صفت محبوبیت اور صفت محبیت کا خاص طور پر ذکر کیا ہے۔ تا اس سے خدا تعالیٰ کے اس ارادہ کی طرف اشارہ ہو اور اس نے ہمارے نبی ﷺ کا نام محمد اور احمد رکھا۔ جیسا کہ اس نے اس آیت میں اپنا نام الرحمٰن اور الرحیم رکھا۔ پس یہ بات اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ ان دونوں صفات کا ہمارے آقا فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ اور کوئی جامع وجود نہیں ہے… پس ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں نام (محمد اور احمد) ہمارے رب محسن کی دونوں صفتوں (الرحمان اور الرحیم) کے مقابلہ میں منعکسہ صورتوں کی طرح ہیں جن کو دو مقابل کے آئینے ظاہر کرتے ہیں۔

اس کی تفصیل یوں ہے کہ اہل عرفان کے نزدیک اس صفت رحمانیت کی حقیقت یہ ہے کہ ہر ذی روح کو انسان ہو یا غیر انسان بغیر کسی سابقہ عمل کے محض احسان کے طور پر فیض پہنچایا جائے اور اس میں کوئی شک نہیں اور نہ کسی اختلاف کی گنجائش ہے کہ اس قسم کا خالص احسان جو مخلوق میں سے کسی کام کرنے والے کے کسی کام کا صلہ نہ ہو مومنوں کے دلوں کو ثنا، مدح اور حمد کی طرف کھینچتا ہے۔ لہٰذا وہ خلوص قلب اور صحت نیت سے اپنے محسن کی حمد وثنا کرتے ہیں۔ اس طرح بغیر کسی وہم کے جو شک و شبہ میں ڈالے خدائے رحمان یقیناً قابل تعریف بن جاتا ہے… پھر جب اتمام نعمت کے باعث حمد اپنے کمال کو پہنچ جائے تو وہ کامل محبت کی جاذب بن جاتی ہے اور ایسا محسن اپنے محبوں کی نظر میں بہت قابل تعریف اور محبوب بن جاتا ہے اور یہ صفت رحمانیت کا نتیجہ ہے۔ پس آپ عقلمندوں کی طرح ان باتوں پر غور کیجئے۔ اب اس بیان سے ہر صاحب عرفان پر واضح ہو گیا ہے کہ الرحمان بہت حمد کیا گیا ہے اور (کامل) حمد کیا گیا الرحمان ہے۔ بلاشبہ ان دونوں کا نتیجہ ایک ہی ہے اور اس سچائی سے ناواقف ہی اس کا انکار کرنے والا ہے۔

لیکن صفت رحیمیت کی حقیقت اور اس کی مخفی روحانی کیفیت یہ ہے کہ اہل مسجد کے اعمال پر انعام و برکت کا افاضہ ہو نہ کہ گرجا والوں پر۔ اور مخلص کام کرنے والوں کے اعمال کی تکمیل کی جائے اور تلافی کرنے والوں اور معاونوں اور مددگاروں کی طرح ان کی کوتاہیوں کا تدارک کیا جائے۔ بلاشبہ یہ افاضہ (بندوں پر) خدائے رحیم کی طرف سے ان کی تعریف کے حکم میں ہے، کیونکہ وہ اس طرح کی رحمت کسی عمل کرنے والے پر اسی وقت نازل کرتا ہے جبکہ بندہ صحیح طریق پر اس کی تعریف کرتا ہے اور خدا تعالیٰ اس کے عمل پر راضی ہوتا ہے اور اسے اپنے وسیع فضل کا مستحق پاتا ہے۔

…اور اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ کسی کی طرف اپنی صفت رحیمیت کے ساتھ متوجہ نہیں ہوتا اور نہ کسی کے عمل کو اپنی نصرت اور اعانت سے پایہ تکمیل تک پہنچاتا ہے بجز اس کے کہ بندہ عملاً خدا سے راضی ہو اور اس کی ایسی حمد کرے جو نزول رحمت کو مستلزم ہو۔ پھر جب مخلصین کے اعمال کامل ہونے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی حمد کمال کو پہنچ جائے تو اللہ تعالیٰ احمد بن جاتا ہے اور بندہ محمد بن جاتا ہے۔ پس پاک ہے اللہ جو سب سے پہلا محمد اور سب سے پہلا احمد ہے۔ اور اس وقت وہ بندہ جو اپنے عمل میں مخلص ہو خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں محبوب بن جاتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے عرش سے اس کی تعریف کرتا ہے اور وہ کسی کی تعریف اسی وقت فرماتا ہے جب اسے اس سے محبت ہو جائے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ صفت رحمانیت کا کمال اللہ تعالیٰ کو محمد اور محبوب بنا دیتا ہے اور بندہ کو احمد بنا دیتا ہے۔ اور ایسا محب جو ہر دم اپنے محبوب کی تلاش میں لگا رہتا ہے۔ صفت رحیمیت کا کمال اللہ تعالیٰ کو احمد (بندے کی تعریف کرنے والا) اور محب بناتا ہے اور بندہ کو محمد (قابل تعریف) اور محبوب بناتا ہے۔“

(اعجاز المسیح روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 101 تا 107)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیان فرماتے ہیں:

”اے مخاطب اس بیان سے تو ہمارے امام ہمام پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو معلوم کر سکتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام محمد اور احمد رکھا اور یہ دونوں نام حضرت عیسیٰ اور حضرت موسیٰ کلیم اللہ کو نہیں دیئے گئے اور خدا نے رسول ﷺ کو اپنی دو صفات رحمان اور رحیم میں (ظلی طور پر) شریک کیا ہے کیونکہ آپؐ پر اس کا بڑا افضل

تھا اور اس نے ان دونوں صفات کو بسم اللہ میں صرف اس لئے بیان کیا ہے تا لوگ سمجھ لیں کہ دونوں صفتیں اللہ تعالیٰ کے لئے اسم اعظم کے طور پر ہیں اور رسول کریم ﷺ کے لئے بارگاہ ایزدی سے خلعت کے طور پر ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام محمد رکھا تا کہ اس سے آپ کی صفت محبوبیت کی طرف اشارہ کرے اور آپ کا نام احمد اس لئے رکھا کہ آپ کی صفت محبیت کی طرف اشارہ ہو۔''

(ترجمہ: از عربی عبارت، اعجاز المسیح روحانی خزائن جلد نمبر 18 صفحہ 107)

3۔عبداللہ:

ہمارے پیارے نبی ﷺ کو قرآن کریم میں مختلف القابات اور اسماء سے مخاطب کیا گیا ہے جو تمام ہی خوبصورت اور عظیم الشان ہیں۔ مگر آپ ﷺ کا سب سے پہلا ذکر قرآن شریف میں عبدنا (البقرۃ:24) کے لقب سے کیا ہے گویا یہ آپ کا سب سے بڑا اور سب سے پہلا خطاب ہے جو دربار الوہیت سے آپ ﷺ کو عطا ہوا۔

آپ ﷺ کو سات مرتبہ اس لقب سے مخاطب کیا گیا:

1۔وَاِنۡ کُنۡتُمۡ فِیۡ رَیۡبٍ مِّمَّا نَزَّلۡنَا عَلٰی عَبۡدِنَا فَاۡتُوۡا بِسُوۡرَۃٍ مِّنۡ مِّثۡلِہٖ ۪ وَادۡعُوۡا شُہَدَآءَکُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ اِنۡ کُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ (البقرۃ:24)

2۔وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّمَا غَنِمۡتُمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ فَاَنَّ لِلّٰہِ خُمُسَہٗ وَلِلرَّسُوۡلِ وَلِذِی الۡقُرۡبٰی وَالۡیَتٰمٰی وَالۡمَسٰکِیۡنِ وَابۡنِ السَّبِیۡلِ ۙ اِنۡ کُنۡتُمۡ اٰمَنۡتُمۡ بِاللّٰہِ وَمَاۤ اَنۡزَلۡنَا عَلٰی عَبۡدِنَا یَوۡمَ الۡفُرۡقَانِ یَوۡمَ الۡتَقَی الۡجَمۡعٰنِ ؕ وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ (الأنفال 42)

3۔اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡۤ اَنۡزَلَ عَلٰی عَبۡدِہِ الۡکِتٰبَ وَلَمۡ یَجۡعَلۡ لَّہٗ عِوَجًا (الکہف:2)

4۔فَاَوۡحٰۤی اِلٰی عَبۡدِہٖ مَاۤ اَوۡحٰی (النجم:11)

5۔ہُوَ الَّذِیۡ یُنَزِّلُ عَلٰی عَبۡدِہٖۤ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ لِّیُخۡرِجَکُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوۡرِ ؕ وَاِنَّ اللّٰہَ بِکُمۡ لَرَءُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ (الحدید10)

6۔وَّاَنَّہٗ لَمَّا قَامَ عَبۡدُ اللّٰہِ یَدۡعُوۡہُ کَادُوۡا یَکُوۡنُوۡنَ عَلَیۡہِ لِبَدًا (الجن20)

7۔اَرَءَیۡتَ الَّذِیۡ یَنۡہٰی ۙ عَبۡدًا اِذَا صَلّٰی (العلق 11-10)

عبداللہ کا مطلب ہے اللہ کا بندہ۔ اس کا عبادت گزار، اس کا مطیع، فرمانبردار، اس کے رنگ یعنی صبغۃ اللہ میں رنگین، اس پر توکل کرنے والا۔

یہ سب رنگ ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں پائے جاتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ کان یذکر اللہ فی کل احیان۔ کہ تمام اوقات میں آپ ﷺ ذکر الٰہی فرماتے تھے۔

ہمارے نبی ﷺ کا تو رات کا بیشتر حصہ اس عبادت میں گزرتا مگر بعض خاص راتیں بھی عبادت کی ہوتی ہیں۔ حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک دفعہ حضرت عائشہؓ سے پوچھا آپؓ مجھے آنحضور ﷺ کی کوئی ایسی بات بتائیں جو آپؓ کو بہت ہی عجیب معلوم ہوتی ہو۔ اس پر حضرت عائشہؓ رو پڑیں اور دیر تک روتی رہیں اور جواب نہ دے سکیں پھر فرمایا کہ آپ کی تو ہر بات ہی عجیب تھی کس کا ذکر کروں اور کس کا نہ کروں۔ ایک رات میرے ہاں باری تھی حضور میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا اے عائشہؓ کیا مجھے اس بات کی اجازت دو گی کہ میں اپنے ربّ کی عبادت میں یہ رات گزاروں۔ مَیں نے عرض کیا یا رسول اللہ یقیناً مجھے آپؐ کا قرب پسند ہے اور آپؐ کی خوشنودی مقصود ہے۔ میں آپؐ کو خوشی سے اجازت دیتی ہوں اس پر حضور اٹھے اور گھر میں لٹکے ایک مشکیزہ کی طرف گئے اور وضو کیا پھر آپؐ نماز پڑھنے لگے اور قرآن کا کچھ حصہ تلاوت فرمایا۔ آپؐ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگی ہوئی تھی پھر آپؐ بیٹھ گئے اور خدا کی حمد و تعریف کی اور پھر رونا شروع کر دیا۔ پھر آپؐ نے اپنے ہاتھ اٹھا لئے اور پھر رونے لگے یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ آپ کے آنسوؤں سے زمین تر ہوگئی اور اس حال میں وہ رات گذر گئی اور جب صبح کے وقت حضرت بلالؓ نماز کے لئے آپ کو بلانے آئے تو اس وقت بھی آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ رو رہے ہیں۔ کیا آپ کے متعلق اللہ نے یہ خوشخبری نہیں دی لِّیَغۡفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنۡ ذَنۡۢبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ (الفتح:3) پھر آپؐ کیوں روتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا اے بلال! کیا میں خدا تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

(تفسیر کبیر از علامہ فخر الدین رازہ، زیر آیت آل عمران 190)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ آیت قرآنی اَرَءَیۡتَ الَّذِیۡ یَنۡہٰی عَبۡدًا اِذَا صَلّٰی (العلق) کی تفسیر میں بیان فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا تم نے دیکھا نہیں ایک ایسے شخص کو یعنی ہر اس شخص کو جو نماز سے روکتا ہے عَبۡدًا اِذَا صَلّٰی خدا کے بندے کو جب وہ نماز کے لئے کھڑا ہونے لگتا ہے۔ عَبۡدًا میں نکرہ استعمال کیا گیا ہے اور العبد نہیں فرمایا یعنی خدا کے خاص بندے کو یعنی حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کو عبداً کی شکل میں ظاہر نہیں فرمایا۔ کیوں؟ اس لئے اس میں ایک حکمت ہے لیکن اس کے باوجود اولین طور پر آنحضور ﷺ ہی کا ذکر ہے کیونکہ تمام عبادتوں کا نقطہ معراج آپ ﷺ ہیں، تمام عبادتیں آپ ﷺ سے پھوٹتی ہیں اور بنی نوع انسان میں پھیلتی ہیں اس لئے عبداً میں ذکر بھی فرما دیا گیا اور اس لفظ کو عام بھی رکھا گیا۔ ذکر اس طرح فرمایا کہ نکرہ میں ایک یہ معنے بھی پائے جاتے ہیں کہ اگر کسی بہت عظیم الشان وجود کا ذکر کرنا ہو تو اس کو ال کے لفظ سے مخصوص کرنے کی بجائے نکرہ رہنے دیتے ہیں۔ مثلاً رسولاً کہہ دیا جائے تو یہی مراد ہوگی کہ بہت ہی بڑا رسول۔ اتنا عظیم الشان رسول کہ وہ ال کا محتاج نہیں ہے۔ ہے ہی وہی مراد۔ ان معنوں میں اول ہی وہ سامنے آتا ہے۔ تو عبداً جب فرمایا گیا کہ عَبۡدًا اِذَا صَلّٰی تو مراد یہ ہے کہ ایک عظیم الشان خدا کا بندہ ہے اس سے بڑی عبادت کرنے والا پیدا ہی نہیں ہوا۔ (خطبات طاہر جلد 3 صفحہ 255۔ خطبہ جمعہ فرمودہ 18 مئی 1984ء)

عبداللہ ہونے کی ایک شرط حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی بھی ہے۔ قرآن کریم حق اللہ اور حق العباد کی ادائیگی کے لئے یہ اعلیٰ پایہ کی تعلیم دیتا ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ یَاۡمُرُ بِالۡعَدۡلِ وَالۡاِحۡسَانِ وَاِیۡتَآیِٔ ذِی الۡقُرۡبٰی (النحل:91) کہ عدل اور احسان کی سٹیج سے گزر کر ایتاء ذی القربیٰ کے مقام پر پہنچو جس میں اللہ سے محبت ذاتی کا تعلق ہو اور حقوق العباد کی ادائیگی اس طرح ہو جیسے شفیق اور محبت کرنے والی ماں اپنے بچے کی دن رات دیکھ بھال کرتی ہے اور کسی قسم کے بدلہ و اجر کا تصور بھی اس کو نہیں ہوتا۔ تو حضور ﷺ محبت ذاتیہ الٰہیہ میں ایسی بلندی حاصل فرماتے ہیں کہ سِدۡرَۃِ الۡمُنۡتَہٰی (النجم:15) کی رفعت تک پہنچ جاتے ہیں اور شفقت علیٰ خلق اللہ میں وہ مقام حاصل فرما لیتے ہیں کہ عرش کا خدا آپؐ کی کیفیت کو بَاخِعٌ (الکہف:7) کے لفظ سے تعبیر کرتا ہے یعنی جیسے کسی کو کند چھری سے ذبح کیا جا رہا ہو اور دشمن کے لئے آپ کے دکھ کو دیکھ کر فرماتا ہے فَلَا تَذۡہَبۡ نَفۡسُکَ عَلَیۡہِمۡ حَسَرٰتٍ (الفاطر:9)

عبداللہ کا ایک رنگ یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو دوست نہ بنائے، کسی اور پر توکل نہ کرے اور کسی اور سے توقع نہ رکھے۔ قرآن کریم ہمارے حضور ﷺ کی زبان مبارک سے یہ کہلواتا ہے کہ قُلۡ اَغَیۡرَ اللّٰہِ اَتَّخِذُ وَلِیًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ (الانعام:15) تم کہہ دو کہ میں اللہ کے سوا جو آسمان و زمین کی پیدائش کا آغاز کرنے والا ہے کسی اور کو دوست اور مددگار اور سہارا بناؤں۔ اور اِنَّ وَلِیِّۦَ اللّٰہُ الَّذِیۡ نَزَّلَ الۡکِتٰبَ (الاعراف:197) کہ میرا دوست اور مددگار اور سہارا تو وہ اللہ ہے جس نے کتاب اتاری۔ آپ ﷺ کی زندگی اور آپؐ وہ عظیم الشان مہمات جو آپؐ نے اپنی زندگی میں سرانجام دیں گواہ ہیں کہ آپ کا ولی، آپ کا دوست، آپ کا مددگار، آپ کا سہارا صرف ایک خدا تھا۔ جیسا کہ آپ ﷺ کے ایک عاشق صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام لکھتے ہیں۔

''واقعات حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر نظر کرنے سے یہ بات نہایت واضح اور نمایاں اور روشن ہے کہ آنحضرت اعلیٰ درجہ کے یک رنگ اور صاف باطن اور خدا کے لئے جان باز اور خلقت کے بیم و امید سے بالکل منہ پھیرنے والے اور محض خدا پر توکل کرنے والے تھے۔ کہ جنہوں نے خدا کی خواہش اور مرضی میں محو اور فنا ہو کر اس بات کی کچھ بھی پروا نہ کی کہ توحید کی منادی کرنے سے کیا کیا بلا میرے سر پر آوے گی اور مشرکوں کے ہاتھ سے کیا کچھ دکھ اور درد اٹھانا ہوگا۔ بلکہ تمام شدتوں اور سختیوں اور مشکلوں کو اپنے نفس پر گوارا کر کے اپنے مولیٰ کا حکم بجا لائے۔ اور جو جو شرط مجاہدہ اور وعظ اور نصیحت کی ہوتی ہے وہ سب پوری کی اور کسی ڈرانے والے کو کچھ حقیقت نہ سمجھا۔ ہم سچ سچ کہتے ہیں کہ تمام نبیوں کے واقعات میں ایسے مواضعات خطرات اور پھر کوئی ایسا خدا پر توکل کر کے کھلا شرک اور مخلوق پرستی سے منع کرنے والا اور اس قدر دشمن اور پھر کوئی ایسا ثابت قدم اور استقلال کرنے والا ایک بھی ثابت نہیں۔''

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 111-112)

4۔اوّل المسلمین:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس نام کا ذکر سورۃ الانعام میں ہے جو شرک کی جملہ اقسام کے ردّ اور محض توحید باری تعالیٰ کے لئے فنا ہونے کا مضمون بیان کرتی ہے۔ اس مضمون کی انتہا ان آیات کریمہ میں ہے جن میں آپ ﷺ کو اوّل المسلمین کہا گیا ہے۔ فرمایا: قُلۡ اِنَّ صَلَاتِیۡ وَنُسُکِیۡ وَمَحۡیَایَ وَمَمَاتِیۡ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ (163) لَا شَرِیۡکَ لَہٗ ۚ وَبِذٰلِکَ اُمِرۡتُ وَاَنَا اَوَّلُ الۡمُسۡلِمِیۡنَ (164) (الانعام 164-163) تو کہہ دے کہ یقیناً میری عبادت اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمانوں میں سے سب سے اوّل ہوں۔

اوّل کا معنی بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

ہمارے نبی ﷺ جو اوّل المسلمین ٹھہرے تو اس کا یہی باعث ہوا کہ اوروں کی نسبت علوم معرفت الٰہی میں اعلم ہیں یعنی علم ان کا معارف الٰہیہ کے بارے میں سب سے بڑھ کر ہے اس لئے ان کا اسلام بھی سب سے اعلیٰ ہے اور وہ اوّل المسلمین ہیں۔ (آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 186، 187)

اس جگہ ایک سوال اٹھتا ہے کہ سورۃ الحجرات کی آیت قَالَتِ الۡاَعۡرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلۡ لَّمۡ تُؤۡمِنُوۡا وَلٰکِنۡ قُوۡلُوۡۤا اَسۡلَمۡنَا وَلَمَّا یَدۡخُلِ الۡاِیۡمَانُ فِیۡ قُلُوۡبِکُمۡ (الحجرات:15) کے مطابق تو ایمان کا درجہ اسلام سے افضل معلوم ہوتا ہے لیکن خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو تو اوّل المسلمین کہا گیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اوّل المؤمنین کہا گیا۔ اس شبہ کا ازالہ حکم و عدل و امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تفسیر پڑھ کر ہوتا ہے جو آپ علیہ السلام نے آیت کریمہ بَلٰی ٭ مَنۡ اَسۡلَمَ وَجۡہَہٗ لِلّٰہِ وَہُوَ مُحۡسِنٌ فَلَہٗۤ اَجۡرُہٗ عِنۡدَ رَبِّہٖ ۪ وَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَلَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ (البقرۃ:113) کی فرمائی ہے۔ یعنی کہ سب سے اچھا دین اس کا ہے جو ہر ایک اللہ کو اپنا تمام وجود معہ اس کی تمام طاقتوں اور صلاحیتوں اور استعدادوں کے سونپ دے اَسۡلَمَ وَجۡہَہٗ لِلّٰہِ (البقرۃ:113) اور دوسری طرف وہ بنی نوع انسان سے بلکہ تمام مخلوق سے احسان اور نیکی کا سلوک کرنے والا ہو وَہُوَ مُحۡسِنٌ (البقرۃ:113)

تو ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے نبی ﷺ اس مقام پر انتہائی درجہ تک پہنچے ہوئے تھے۔ آپ کی ہر حرکت اور ہر سکون، آپ کی ہر طاقت اور صلاحیت، آپ کی ہر استعداد اور ہر قوت خدا کی راہ میں وقف تھی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آئینہ کمالات اسلام میں یہ تحریر اس مضمون کو خوب بیان کرتی ہے کہ

''مسلمان وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے تمام وجود کو سونپ دیوے یعنی اپنے وجود کو اللہ تعالیٰ کے لئے اور اس کے ارادوں کی پیروی کے لئے اور اس کی خوشنودی کے حاصل کرنے کے لئے وقف کر دیوے اور پھر نیک کاموں پر خدا تعالیٰ کے لئے قائم ہو جائے اور اپنے وجود کی تمام عملی طاقتیں اس کی راہ میں لگا دیوے۔ مطلب یہ ہے کہ اعتقادی اور عملی طور پر محض خدا تعالیٰ کا ہو جاوے۔

اعتقادی طور پر اس طرح سے کہ اپنے تمام وجود کو درحقیقت ایک ایسی چیز سمجھ لے جو خدا تعالیٰ کی شناخت اور اس کی اطاعت اور اس کے عشق اور محبت اور اس کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے بنائی گئی ہے اور عملی طور پر اس طرح سے کہ خالصاً للہ حقیقی نیکیاں جو ہر ایک قوت سے متعلق اور ہر یک خدا داد توفیق سے وابستہ ہیں بجا لاوے مگر ایسے ذوق و شوق و حضور سے کہ گویا وہ اپنی فرمانبرداری کے آئینہ میں اپنے معبود حقیقی کے چہرہ کو دیکھ رہا ہے۔''

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 58)

اس طرح وہ اسلام جس پر محمد مصطفیٰ ﷺ اعتقادی اور عملی طور پر قائم تھے دیگر انبیاء کے ایمان سے بہت بڑھ کر تھا۔

5۔داعیاً الی اللہ/ الداعی لاعوج لہ

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو قرآن کریم میں داعیاً الی اللہ کہہ کر بھی پکارا گیا ہے۔ ایسا داعی الی اللہ جس میں کوئی کجی نہیں۔

اگر قرآن کہتا ہے اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡۤ اَنۡزَلَ عَلٰی عَبۡدِہِ الۡکِتٰبَ وَلَمۡ یَجۡعَلۡ لَّہٗ عِوَجًا (الکہف:2) کہ سب تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے اپنے بندہ پر کتاب اتاری اور اس میں کوئی کجی نہیں رکھی۔ تو ہم دیکھتے ہیں کہ نہ قرآن مجید میں کوئی کجی ہے نہ ہمارے نبی ﷺ

باقی صفحہ نمبر 17 پر ملاحظہ فرمائیں

جماعت احمدیہ مُسلمہ عالمگیر کی

خدمت دین وخدمت انسانیت کے مختلف میدانوں میں

عظیم الشان اور روز افزوں ترقیات اور الٰہی نصرت وتائید کے روشن نشانات سے معمور

خلافت خامسہ کے مبارک دَور کے ابتدائی پندرہ سال

(چند جھلکیاں اعداد و شمار کے آئینہ میں)

فضل الرحمان ناصر۔استاذ جامعہ احمدیہ یُو کے + اویس احمد نصیر۔مربی سلسلہ

قسط نمبر 9

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی بابرکت تحریکات (گزشتہ سے پیوستہ)

صفائی اور شجر کاری کے متعلق تحریکات

حضور انور نے مؤرخہ 7 جون 2003ء کو چلڈرن کلاس میں ربوہ کے بچوں کے نام پیغام میں اطفال کو ربوہ کے پودے سنبھالنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:

’’جو پودے آپ نے لگائے ہیں ان کی حفاظت کریں اور مزید پودے لگائیں۔ درخت لگائیں۔ پھولوں کی کیاریاں بنائیں اور ربوہ کو اس طرح سرسبز اور Lush Green (شاداب) کردیں جس طرح حضرت مصلح موعودؓ کی خواہش تھی۔‘‘ (روزنامہ الفضل 10 جون 2003ء ص 8)

☆ حضور انور نے خطبہ جمعہ 23/اپریل 2004ء کو ربوہ اور قادیان کی صفائی اور وقار عمل کے ذریعہ جماعتی عمارات کی صفائی کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:

’’ربوہ میں، جہاں تقریباً 98 فیصد احمدی آبادی ہے، ایک صاف ستھرا ماحول نظر آنا چاہئے۔ اب ماشاء اللہ تزئین ربوہ کمیٹی کی طرف سے کافی کوشش کی گئی ہے۔ ربوہ کو سرسبز بنایا جائے اور بنا بھی رہے ہیں... لیکن اگر شہر کے لوگوں میں یہ حس پیدا نہ ہوئی کہ ہم نے نہ صرف ان پودوں کی حفاظت کرنی ہے بلکہ ارد گرد کے ماحول کو بھی صاف رکھنا ہے تو پھر ایک طرف تو سبزہ نظر آ رہا ہوگا اور دوسری طرف کوڑے کے ڈھیروں سے بدبو کے بھبھاکے اٹھ رہے ہوں گے۔ اس لئے اہل ربوہ خاص توجہ دیتے ہوئے اپنے گھروں کے سامنے نالیوں کی صفائی کا بھی اہتمام کریں اور گھروں کے ماحول میں بھی کوڑا کرکٹ سے جگہ کو صاف کرنے کا بھی انتظام کریں... اسی طرح قادیان میں بھی احمدی گھروں کے اندر اور باہر صفائی کا خاص خیال رکھیں... اور جہاں بھی نئی عمارات بن رہی ہیں اور تنگ محلوں سے نکل کر جہاں بھی احمدی کھلی جگہوں پر اپنے گھر بنا رہے ہیں وہاں صاف ستھرا بھی رکھیں اور سبزے بھی لگائیں، درخت پودے گھاس وغیرہ لگنا چاہئے اور یہ صرف قادیان ہی کے لئے نہیں ہے بلکہ اَور جماعتی عمارات ہیں ان میں خدام الاحمدیہ کو خاص طور پر توجہ دینی چاہئے کہ وہ وقار عمل کرکے ان جماعتی عمارات کے ماحول کو بھی صاف رکھیں اور وہاں پھول پودے لگانے کا بھی انتظام کریں اور صرف قادیان میں نہیں بلکہ دنیا میں ہر جگہ جہاں بھی جماعتی عمارات ہیں ان کے ارد گرد خاص طور پر صفائی اور سبزہ اس طرح نظر آئے کہ ان کی اپنی ایک انفرادیت نظر آتی ہو۔‘‘

(الفضل انٹرنیشنل 7 مئی 2004ء ص 5، 6)

حضور انور ایدہ اللہ کی اس تحریک کے بعد باقاعدہ پروگرام بنا کر صفائی کا اہتمام کیا جاتا ہے اور شجرکاری کی جاتی ہے۔آج ہم دیکھتے ہیں کہ انہی پروگراموں کے تحت ربوہ کی شورزدہ زمین کو سرسبز و شاداب کیا گیا ہے۔ وہ بنجر زمین جہاں کبھی سبزہ نام کی کوئی چیز نہ ہوتی تھی کیونکہ ربوہ کی زمین کسی درخت کو قبول ہی نہ کرتی تھی اس زمین میں خدا کے فضل سے آج ہر قسم کے سایہ دار اور پھلدار درخت موجود ہیں۔ گلشن احمد نرسری کے تحت ربوہ کو سرسبز بنانے کا بھی پروگرام جاری ہے اور خدا کے فضل سے ربوہ جو ’’گلشن احمد‘‘ ہے حقیقت میں اس مصرعہ کا مصداق بن رہا ہے

گلشنِ احمد بنا ہے مسکن بادِ صبا

(روحانی خزائن جلد 21، براہین احمدیہ حصہ پنجم ص 132)

دنیا بھر میں مساجد کی تعمیر کے سلسلہ میں بھی وقار عمل کئے جاتے ہیں۔ دنیا بھر میں 2016ء سے 2018ء تک 178,796 وقار عمل کئے گئے اور ان وقار عمل کے ذریعہ 7,567,000 سے اوپر یوایس ڈالرز کی بچت کی گئی۔ الحمدللہ علی ذالک۔

(دوسرے دن کا خطاب جلسہ سالانہ یوکے 2016 تا 2018ء)

وقار عمل کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور بیان فرماتے ہیں:

’’مبلغ ڈوڈومہ لکھتے ہیں کہ نیشنل ڈے کے موقع پر تنزانیہ کے صدر کی طرف سے اعلان ہوا کہ سارا ملک نیشنل ڈے کی مناسبت سے ہفتہ صفائی منائے تا کہ قومی دن کے موقع پر ہم اپنی نسل کو یہ پیغام دیں کہ انہوں نے ملک کو تمام تر گندگی سے صاف رکھنا ہے۔ چنانچہ اس اعلان کے بعد ڈوڈومہ شہر کے ریجنل کمشنر سے رابطہ کرکے ایک مارکیٹ کے راستے اور گندے نالے کی صفائی کا پروگرام بنایا گیا۔ یہ پارلیمنٹ ہاؤس کے بہت قریب ہے اور اس جگہ ایسی صفائی کی گئی، وقار عمل کیا گیا کہ شہر کا ہر شخص حیران تھا اور پھر یہ بھی حیران تھے کہ ہم نے کام وقار عمل سے کیا ہے اور بغیر کسی معاوضے کے کیا ہے۔‘‘

(دوسرے دن کا خطاب جلسہ سالانہ یوکے 2016ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 13 جنوری 2017ء ص 13)

دعاؤں کی تحریکات

انسان اور خدا کے درمیان سب سے بڑا رشتہ دعا کا ہے اور اس رشتہ کو قائم رکھنے والے خدا کے مقرب ٹھہرتے ہیں۔ ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بار بار ہمیں دعاؤں کی طرف توجہ دلائی ہے اور ہماری رہنمائی فرمائی کہ دعا کے بغیر ہمارا گزارا ناممکن ہے۔

حضور انور کی تحرکات میں ہمیں نظر آتا ہے کہ آپ نے اپنوں، غیروں، دشمنوں، مظلوموں، ظالموں گویا کہ تمام عالم میں بسنے والے انسانوں کے لئے دعا کی تحریکات فرمائیں اور اس کی مثال آج خاکدان عالم پر ہمیں کہیں بھی نظر نہیں آتی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 22/اپریل 2003ء کو مسندِ خلافت پر متمکن ہونے کے بعد بیت الفضل لندن میں اپنے خطاب میں فرمایا:

’’احباب جماعت سے صرف ایک درخواست ہے کہ آج کل دعاؤں پہ زور دیں، دعاؤں پہ زور دیں، دعاؤں پہ زور دیں۔ بہت دعائیں کریں، بہت دعائیں کریں، بہت دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنی تائید و نصرت فرمائے اور احمدیت کا یہ قافلہ اپنی ترقیات کی طرف رواں دواں رہے۔ آمین‘‘

(الفضل انٹرنیشنل 25/اپریل تا یکم مئی 2003ء ص 1)

☆ حضور انور نے خطبہ جمعہ فرمودہ 25 جولائی 2003ء میں ایک اور دعا کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:

’’اپریل 1903ء میں پھر یہ الہام ہے: ’’رَبِّ اِنِّیْ مَظْلُوْمٌ فَانْتَصِرْ فَسَحِّقْهُمْ تَسْحِيْقًا‘‘۔ اے میرے رب مَیں ستم رسیدہ ہوں۔ میری مدد فرما اور انہیں اچھی طرح پیس ڈال۔ یہ دعا آج کل ہمیں ہر احمدی کو کرنی چاہئے۔ اس پر توجہ دیں۔‘‘ (الفضل انٹرنیشنل 19/ستمبر 2003ء ص 7)

☆ حضور انور نے خطبہ جمعہ فرمودہ 5 دسمبر 2003ء میں فرمایا:

’’یہ دعا خاص طور پر اَور دعاؤں کے ساتھ یہ بھی ضرور کیا کریں اور جیسا کہ مَیں نے کہا تھا ہر نئی خلافت کے بعد اس کی اہمیت بڑھ جاتی ہے اور وہ دعا یہ ہے۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کو خواب کے ذریعہ سے اللہ نے سکھائی، حضرت مسیح موعود علیہ السلام خواب میں آئے تھے اور کہا تھا کہ یہ دعا جماعت پڑھے۔ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَ هَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔ (آل عمران: 9) اے ہمارے ربّ! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تو ہمیں ہدایت دے چکا ہو۔ اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر۔ یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔ یہ دعا بہت کیا کریں اللہ تعالیٰ ہمیں ہر شر سے محفوظ رکھے۔ آمین‘‘

(الفضل انٹرنیشنل 30 جنوری 2004ء ص 9)

☆ صدسالہ خلافت جوبلی کا روحانی پروگرام

2008ء کا سال جماعت احمدیہ میں خلافت احمدیہ صدسالہ جوبلی کے طور پر منایا گیا۔ 2005ء میں شکرانہ کے طور پر حضور انور نے جماعت کو دعاؤں کے روحانی پروگرام کی طرف توجہ دلائی۔

چنانچہ آپ نے خطبہ جمعہ 27/مئی 2005ء میں فرمایا:

’’تین سال کے بعد خلافت کو 100 سال بھی پورے ہو رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی صدسالہ جوبلی سے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے جماعت کو بعض دعاؤں کی طرف توجہ دلائی تھی، تحریک کی تھی۔ میں بھی اب ان دعاؤں کی طرف دوبارہ توجہ دلاتا ہوں ایک تو آپ نے اس وقت کہا تھا کہ سورۃ فاتحہ روزانہ سات بار پڑھیں تو سورۃ فاتحہ کو غور سے پڑھیں تا کہ ہر قسم کے فتنہ و فساد سے اور دجل سے بچتے رہیں۔

پھر رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ کی دعا بھی بہت دفعہ پڑھیں۔ اور اس کے ساتھ ہی ایک اور دعا کی طرف توجہ دلاتا ہوں جو پہلوں میں شامل نہیں تھی کہ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّاب۔ یہ بھی دلوں کو سیدھا رکھنے کے لئے بہت ضروری اور بڑی دعا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے خواب میں یہ دیکھا تھا کہ حضرت مسیح موعودؑ آئے ہیں اور فرمایا ہے کہ یہ دعا بہت پڑھا کرو۔

پھر اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَ نَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ پڑھیں۔

پھر استغفار بہت کیا کریں۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَيْهِ۔

پھر درود شریف کافی پڑھیں، ورد کریں۔ آئندہ تین سالوں میں ہر احمدی کو اس طرف بہت توجہ دینی چاہئے۔

پھر جماعت کی ترقی اور خلافت کے قیام اور استحکام کے لئے ضرور روزانہ دو نفل ادا کرنے چاہئیں۔

ایک نفلی روزہ ہر مہینے رکھیں اور خاص طور پر اس نیت سے کہ اللہ تعالیٰ خلافت کو جماعت احمدیہ میں ہمیشہ قائم رکھے۔‘‘

(الفضل انٹرنیشنل 10 جون 2005ء ص 8)

☆ پاکستان کیلئے دعا کی تحریک

پاکستان کے بگڑتے ہوئے حالات اور جماعت احمدیہ کی مخالفت پر حضور انور نے متعدد بار دعا کی تحریک فرمائی ہے۔ چنانچہ ایک موقع پر فرمایا:

’’ایک دعا کی تحریک میں کرنا چاہتا ہوں کہ آجکل ہر ایک کو پتہ ہے کہ پاکستان کے حالات دن بدن بگڑتے چلے جا رہے ہیں اور اب سینکڑوں قتل ہو چکے ہیں۔ مسلمان، مسلمان کو قتل کر رہا ہے حالانکہ حدیث میں ہے کہ جو مسلمان مسلمان کو قتل کرے وہ مسلمان ہی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قتل کرنے والوں کیلئے قرآن کریم میں بھی لعنت اور عذاب جہنم کا سخت انذار فرمایا ہے تو اللہ تعالیٰ رحم فرمائے ان لوگوں کو عقل دے اور ملک کو بھی بچائے، کیونکہ جب اس طرح اندر سے دشمنیاں اٹھتی ہیں، اندر سے کمزوری پیدا ہوتی ہے پھر باہر کے دشمن بھی فائدہ اٹھاتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے ملک کو محفوظ رکھے، اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر رحم کرے جو حقیقت کو سمجھتے نہیں اور اپنی تباہی کا خود سامان پیدا کر رہے ہیں‘‘۔

(خطبہ جمعہ 20 جولائی 2007ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 10 تا 16 اگست 2007ء ص 8)

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 8 مارچ 2013ء میں احباب جماعت کو درج ذیل دعائیں پڑھنے کی تحریک فرمائی:

☆ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ (البقرہ:202)

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی حسنہ عطا کر اور آخرت میں بھی حسنہ عطا کر اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

☆ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَہٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَالَا طَاقَۃَ لَنَا بِہٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ۔ (البقرہ:287)

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہمارا مواخذہ نہ کر اگر ہم بھول جائیں یا ہم سے کوئی خطا ہو جائے اور اے ہمارے رب! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جیسا ہم سے پہلے لوگوں پر (ان کے گناہوں کے نتیجہ میں) تو نے ڈالا اور اے ہمارے رب! ہم پر کوئی ایسا بوجھ نہ ڈال جو ہماری طاقت سے بڑھ کر ہو اور ہم سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر۔ تو ہی ہمارا والی ہے۔ پس ہمیں کافر قوم کے مقابل پر نصرت عطا کر۔

☆ رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ۔ (تذکرہ صفحہ 363 ایڈیشن چہارم شائع کردہ نظارت اشاعت ربوہ)

ترجمہ: اے میرے خدا! ہر ایک چیز تیری خادم ہے۔ اے میرے خدا! شریر کی شرارت سے مجھے نگہ رکھ اور میری مدد کر اور مجھ پر رحم کر۔

(الفضل انٹرنیشنل 29 مارچ 2013ء ص 5 تا 8)

30 مئی 2014ء کے خطبہ جمعہ میں حضور پُرنور نے خلافت جوبلی کی دعاؤں کو مستقل طور پر جاری رکھنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا۔

''اس وقت میں بعض دعاؤں کی طرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں جو جماعت احمدیہ کی جوبلی کے لئے پہلے بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے بتائی تھیں پھر بعد میں خلافت جوبلی کے لئے میں نے بتائی تھیں۔ ان کو بھولنا نہیں، نہ کم کرنا ہے۔ ان کو ہمیشہ کرتے رہنا چاہئے۔ مستقل اپنی زندگیوں کا حصہ بنانا چاہئے''

اسی خطبہ میں حضور انور نے ایک اور دعا کا اضافہ فرمایا:

یَا رَبِّ فَاسْمَعْ دُعَائِیْ وَمَزِّقْ اَعْدَائَکَ وَاَعْدَائِیْ وَاَنْجِزْ وَعْدَکَ وَانْصُرْ عَبْدَکَ وَاَرِنَا اَیَّامَکَ وَ شَہِّرْ لَنَا حُسَامَکَ وَلَا تَذَرْ مِنَ الْکَافِرِیْنَ شَرِیْرًا۔

ترجمہ۔ ''اے میرے رب میری دعا کو سن اور اپنے اور میرے دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے اور اپنا وعدہ پورا فرما اور اپنے بندے کی مدد فرما اور ہمیں اپنے وعدوں کے دن دکھا اور اپنی تلوار ہمارے لئے سونت لے اور شریر کافروں میں کسی کو باقی نہ چھوڑ''۔ (الفضل انٹرنیشنل 20 جون 2014ء صفحہ 6، 7)

☆ جلسہ سالانہ یو کے 2018ء کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جماعت کو درج ذیل دعائیں پڑھنے کی تحریک فرمائی۔

☆ درود شریف

☆ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَ ھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ۔ (آل عمران:9)

ترجمہ۔ اے ہمارے رب! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تو ہمیں ہدایت دے چکا ہو۔ اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر۔ یقینا تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔

٭ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِیْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ۔ (آل عمران:148)

ترجمہ۔ اے ہمارے رب! ہمارے گناہ بخش دے اور اپنے معاملہ میں ہماری زیادتی بھی۔ اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور ہمیں کافر قوم کے خلاف نصرت عطا فرما۔

☆ رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ۔ (الاعراف:24)

ترجمہ۔ اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو نے ہمیں معاف نہ کیا اور ہم پر رحم نہ کیا تو یقینا ہم گھاٹا کھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

☆ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ (البقرہ:202)

ترجمہ۔ اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی حسنہ عطا کر اور آخرت میں بھی حسنہ عطا کر اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

☆ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَ نَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

ترجمہ۔ اے اللہ! جو کچھ ان (دشمنوں) کے سینوں میں ہے اُس کے مقابل پر ہم تجھے ہی ڈھال بناتے ہیں۔ اور ہم اُن کے تمام شر اور مضر اثرات سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔

☆ رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ۔

ترجمہ۔ اے میرے رب! ہر چیز تیری خادم ہے۔ اے میرے رب! پس میری حفاظت فرما اور میری مدد فرما اور مجھ پر رحم فرما۔

(افتتاحی خطاب جلسہ سالانہ یو کے 3 اگست 2018ء)

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان دعاؤں کے علاوہ مختلف دعاؤں کی تحریک فرمائی ہے جو درج ذیل ہیں۔

گوشوارہ متفرق تحریکات دعا

شمار	دعا کی تحریک	خطبہ جمعہ	حوالہ الفضل انٹرنیشنل
1	تمام انسانیت کو تباہی سے بچانے کے لئے دعا کی تحریک	9 مئی 2003ء	27 جون 2003ء ص 6
2	امت محمدیہ اور عالم اسلام کے لئے دعا کی تحریک	24 فروری 2006ء	17 مارچ 2006ء ص 8
3	روئے زمین پر پھیلے ہوئے تمام احمدیوں کو دعاؤں اور عبادتوں کے ذریعہ خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کی تلقین	8 ستمبر 2006ء	29 ستمبر 2006ء ص 9
4	جلسہ سالانہ امریکہ کے موقع پر دعائیں کرنے کی تحریک	1 ستمبر 2006ء	22 ستمبر 2006ء ص 8
5	رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ۔ (الاعراف:24) اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو نے ہمیں معاف نہ کیا اور ہم پر رحم نہ کیا تو یقینا ہم گھاٹا کھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ پڑھنے کی تحریک	26 جنوری 2007ء	16 فروری 2007ء ص 6
6	واقفین زندگی، مالی قربانی کرنے والے اور تمام انسانیت کے لئے دعا کی تحریک	12 اکتوبر 2007ء	2 نومبر 2007ء ص 8
7	پاکستان کے سیاسی حالات اور دعا کی تحریک	16 نومبر 2007ء	7 دسمبر 2007ء ص 8
8	پاکستان میں جلسے کے انعقاد کے لیے دعا کی تحریک	20 جولائی 2007ء	10 اگست 2007ء ص 5
9	احمدیوں کو دعا کی تحریک کہ خانہ کعبہ میں داخلہ کے سامان ہوں	6 جولائی 2007ء	27 جولائی 2007ء ص 6

شمار	دعا کی تحریک	خطبہ جمعہ	حوالہ الفضل انٹرنیشنل
10	پاکستان کے لئے دعا کی تحریک	28 دسمبر 2007ء	18 جنوری 2008ء ص 7
11	حضور انور کے سفر افریقہ کے حوالہ سے دعا کی تحریک	11 اپریل 2008ء	2 مئی 2008ء ص 6
12	رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَ ھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ۔ (آل عمران:9) اے ہمارے ربّ! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تو ہمیں ہدایت دے چکا ہو۔ اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر۔ یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔ (دعا پڑھنے کی تحریک)	21 نومبر 2008ء	12 دسمبر 2008ء ص 1
13	پاکستان کے لئے دعا کی تحریک	27 فروری 2009ء	20 مارچ 2009ء ص 9
14	اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ۔ اے میرے اللہ میری قوم کو ہدایت دے کیونکہ وہ مجھے نہیں جانتے۔ دعا پڑھنے کی تحریک	27 فروری 2009ء	20 مارچ 2009ء ص 9
15	احمدیوں پر ہونے والے بے انتہا ظلم سے نجات کے لئے دعا کی تحریک	7 اکتوبر 2011ء	28 اکتوبر 2011ء ص 7
16	دنیا بھر کے مسلمانوں کے لئے دعا کی تحریک	25 فروری 2011ء	18 مارچ 2011ء ص 5
17	پاکستان میں احمدیوں کی مظلومانہ حالت اور دعا کی تحریک	27 جنوری 2012ء	17 فروری 2012ء ص 9
18	پاکستان کی سلامتی کے لیے دعا کی تحریک	23 مارچ 2012ء	13 اپریل 2012ء ص 9
19	پاکستان میں احمدیوں کی حالت تنگ ہونے پر دعا کی تحریک	7 دسمبر 2012ء	28 دسمبر 2012ء ص 9
20	پاکستان میں احمدیوں پر ہونے والے مظالم پر دعا کی تحریک	7 ستمبر 2012ء	28 ستمبر 2012ء ص 7
21	عالم اسلام کے لئے دعا کی تحریک	17 فروری 2012ء	9 مارچ 2012ء ص 8
22	جنگ عظیم کے خطرات سے محفوظ رہنے کے لئے دعا کی تحریک	5 1 جون 2012ء	6 جولائی 2012ء ص 8
23	حضور انور کے سفر کینیڈا اور امریکا کے لئے دعا کی تحریک	15 جون 2012ء	6 جولائی 2012ء ص 8
24	٭ رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ۔ اے میرے رب! ہر چیز تیری خادم ہے۔ اے میرے رب! پس میری حفاظت فرما اور میری مدد فرما اور مجھ پر رحم فرما۔ ٭اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔ اے اللہ! جو کچھ ان (دشمنوں) کے سینوں میں ہے اُس کے مقابل پر ہم تجھے ہی ڈھال بناتے ہیں۔ اور ہم اُن کے تمام شر اور مضر اثرات سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔ دعائیں پڑھنے کی تحریک	23 نومبر 2012ء	14 دسمبر 2012ء ص 8
25	فلسطین کے لئے دعا کی تحریک	23 نومبر 2012ء	14 دسمبر 2012ء ص 8
26	لیبیا میں بگڑتے ہوئے حالات کے لئے دعا کی تحریک	4 جنوری 2013ء	25 جنوری 2013ء ص 8
27	کراچی کے حالات کے لئے دعا کی تحریک	20 ستمبر 2013ء	11 اکتوبر 2013ء ص 7
28	دنیا کو تباہی سے بچانے کے لئے تحریک دعا	13 ستمبر 2013ء	4 اکتوبر 2013ء ص 5
29	2014ء میں خاص طور پر دعاؤں، درود اور استغفار کرنے کی تحریک	3 جنوری 2014ء	24 جنوری 2014ء ص 8
30	امت مسلمہ کے لئے دعا کی تحریک	31 جنوری 2014ء	21 فروری 2014ء ص 8
31	اسلام کو بدنام کرنے کی مذموم کوشش کے خلاف دعا کی تحریک	31 جنوری 2014ء	21 فروری 2014ء ص 8
32	سیریا، لیبیا، مصر اور پاکستان کے لئے دعا کی تحریک	31 جنوری 2014ء	21 فروری 2014ء ص 8
33	دنیا کا تیزی سے جنگ کی طرف بڑھنا اور دعا کی تحریک	7 مارچ 2014ء	28 مارچ 2014ء ص 9
34	جہاں جہاں احمدیوں پر مظالم ہو رہے ہیں ان کے لئے دعا کی تحریک	4 جولائی 2014ء	25 جولائی 2014ء ص 8
35	پاکستان کے احمدیوں، یورپ اور دنیا بھر کے مسلمانوں کے لئے تحریک دعا	9 جنوری 2015ء	30 جنوری 2015ء ص 9
36	امت مسلمہ اور دنیا کی بدتر حالت اور دعا کی تحریک	3 اپریل 2015ء	24 اپریل 2015ء ص 8
37	جماعت کی ترقی اور مظالم سے بچنے کے لئے تحریک دعا	12 فروری 2016ء	4 مارچ 2016ء ص 9
38	جلسہ سالانہ برطانیہ کے دنوں میں خاص طور پر دعا کی تحریک	12 اگست 2016ء	2 ستمبر 2016ء ص 8
39	جماعت کی مخالفت پر دعا کی تحریک	9 دسمبر 2016ء	30 دسمبر 2016ء ص 8
40	الجزائر کے احمدیوں کے لئے دعا کی تحریک	27 جنوری 2017ء	17 فروری 2017ء ص 9
41	الجزائر اور دنیا کے وہ ممالک جہاں مخالفت ہے ان کے لئے دعا کی تحریک	28 اپریل 2017ء	19 مئی 2017ء ص 9
42	پاکستان اور الجزائر میں مخالفت اور تحریک دعا	30 جون 2017ء	21 جولائی 2017ء ص 7
43	حضور انور نے سورۃ المومن کی ابتدائی چار آیات اور آیۃ الکرسی کی تلاوت کی تحریک فرمائی۔	2 فروری 2018	23 فروری 2018ء ص 5، 8
44	حضور انور نے اسوہ رسولؐ کے مطابق رات کو سوتے وقت آیۃ الکرسی اور آخری تین سورتیں پڑھنے کی تحریک فرمائی۔	16 فروری 2018ء	9 مارچ 2018ء ص 6، 8

(جاری ہے)

☆...☆...☆

مختصر عالمی جماعتی خبریں

مرتبہ: فرخ راحیل۔ مربیٔ سلسلہ

اس کالم میں الفضل انٹرنیشنل کو موصول ہونے والی جماعت احمدیہ عالمگیر کی تبلیغی و تربیتی مساعی پر مشتمل رپورٹس کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے۔

....

﴿نائیجیریا (مغربی افریقہ)﴾

کانو (نائیجیریا) میں جلسہ سیرۃ النبی ﷺ کا انعقاد

(رپورٹ: مکرم راجہ اطہر قدوس صاحب مبلغ سلسلہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کانو (Kano)، نائیجیریا کو مورخہ 5؍ اکتوبر 2018ء ایک سکول کی عمارت میں جلسہ سیرۃ النبی ﷺ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

جلسہ کے مہمانِ خصوصی مکرم افضال احمد رؤوف صاحب مبلغ انچارج نائیجیریا کی صدارت میں جلسہ کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ خاکسار (راجہ اطہر قدوس) نے پروگرام کا تعارف کرایا۔ بعدازاں مکرم مبلغ انچارج صاحب نائیجیریا نے اپنی تقریر میں سیرۃ النبی ﷺ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ آپ نے بتایا کہ عصرِ حاضر کے تمام مسائل کا حل صرف اور صرف اسوۂ رسول ﷺ کی پیروی سے ہوسکتا ہے۔ حاضرین میں بعض عیسائی بھی موجود تھے۔ چنانچہ آپ نے آنحضرت ﷺ کے غیروں سے حُسنِ سلوک کے واقعات بیان کئے۔ اس حوالہ سے آپ نے بتایا کہ اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ یہ درس دیتے ہیں کہ ہم بجائے مذہب اور رنگ و نسل کی بنیاد پر سب انسانوں سے ہمدردی اور بھائی چارہ کی بنیاد پر باہمی رابطے اُستوار کریں۔

اس تقریر کے بعد مجلس سوال و جواب منعقد کی گئی جس میں مقرر موصوف نے سوالوں کے جوابات دیئے۔

حاضرین میں عیسائی احباب نے اس بات کا اظہار کیا کہ ایسے پروگرام وقتاً فوقتاً منعقد کئے جاتے رہنے چاہئیں۔

اس کے بعد اسلام احمدیت کے حوالے سے جماعتی تعارف پر مشتمل ایک ویڈیو دکھائی گئی جس میں ساری دنیا میں احمدیت کی بےلَوث خدمات کا تذکرہ تھا۔

پروگرام کے آخر میں کانو جماعت کے سرکٹ پریذیڈنٹ عبدالسلام سلامی صاحب نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ دعا کے بعد حاضرین میں ریفریشمنٹ تقسیم کی گئی۔

اس موقع پر قرآن کریم کے مختلف تراجم پر مشتمل ایک نمائش کا اہتمام کیا گیا تھا جس میں افریقہ کی دس سے زائد زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم رکھے گئے تھے۔ آخر میں تمام حاضرین کو جماعتی تعارف پر مشتمل لٹریچر پیش کیا گیا۔

اس اجلاس کی حاضری کُل 87؍ رہی جن میں سے 62؍ غیر از جماعت مہمان تھے۔

اللہ تعالیٰ اس جلسے کے شیریں ثمرات عطا فرمائے اور جماعت احمدیہ کانو کی ان کاوشوں کو قبول فرمائے۔ آمین

کانو۔ نائیجیریا میں ہونے والے جلسہ سیرۃ النبی ﷺ کی ایک جھلک

....

﴿مارشل آئی لینڈ﴾

مبلغ سلسلہ کی صدر مملکت مارشل آئی لینڈ اور امریکہ کی سفیر کے ساتھ ملاقات

مکرم مبارک احمد ظفر صاحب (ایڈیشنل وکیل المال لندن) تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے 9؍ اکتوبر 2018ء کو مکرم ساجد اقبال صاحب مبلغ سلسلہ مارشل آئی لینڈ کو مع اہلیہ مارشل آئی لینڈ کی صدر مملکت عزت مآب Hilda Heine سے ملاقات کرنے کی توفیق ملی۔ اسی طرح انہیں 12؍ اکتوبر 2018ء کو مارشل آئی لینڈ میں تعینات امریکہ کی سفیر مکرمہ Karen Stewart سے بھی ملاقات کا موقع ملا۔ دونوں مواقع پر مبلغ سلسلہ نے جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا نیز قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کتاب World Crisis and the Pathway to Peace تحفۃً پیش کی۔

اللہ تعالیٰ دونوں ملاقاتوں کے بہترین نتائج مرتب فرمائے۔ آمین۔

☆...☆...☆

مبلّغ سلسلہ کی صدر مملکت مارشل آئی لینڈ کے ساتھ ملاقات

مبلّغ سلسلہ مارشل آئی لینڈ کی امریکی سفیر کے ساتھ ملاقات

﴿مالی (مغربی افریقہ)﴾

مجلس انصاراللہ مالی کے سالانہ اجتماع کا بابرکت انعقاد

(خلاصہ رپورٹ مرسلہ مکرم ناصر احمد ناصر صاحب، مبلغ سلسلہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصار اللہ مالی کو 26، 27، 28؍ اکتوبر 2018ء کو اپنا سالانہ اجتماع جلسہ گاہ حدیقۃ المہدی میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اجتماع کی تیاری 3 ماہ قبل شروع ہوگئی تھی اور کُل 5 وقار عمل میں 400؍ افراد نے شرکت کر کے اجتماع کے انتظامات کو حتمی شکل دی۔

اجتماع کا پہلا دن 26؍ اکتوبر 2018ء بروز جمعۃ المبارک

مقامی طور پر جمعہ کی ادائیگی کے لئے ایک کثیر تعداد اجتماع گاہ پہنچ چکی تھی۔ خطبہ جمعہ میں مکرم عمر معاذ صاحب (قائمقام امیر جماعت احمدیہ مالی) نے انصار اللہ کی تاریخ اور اہمیت پر روشنی ڈالی۔

اجتماع کا باقاعدہ آغاز 4 بجے شام پرچم کشائی سے ہوا۔ مکرم باشا کاترا ورے صدر انصار اللہ مالی نے انصار کا جھنڈا لہرایا اور مکرم عمر معاذ صاحب قائمقام امیر جماعت مالی نے مالی کا قومی پرچم لہرایا۔ بعدازاں افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم مع ترجمہ سے ہوا۔ نظم کے بعد مکرم صدر صاحب انصار اللہ کے ساتھ انصار بھائیوں نے انصار اللہ کا عہد دہرایا۔ اس کے بعد مکرم صدر صاحب نے اپنی تقریر میں ایک ناصر کی فیملی اور معاشرے سے متعلق ذمّہ داریوں پر روشنی ڈالی۔ دوسری تقریر مکرم ابوبکر صاحب سانوغو صاحب معلم سلسلہ نے ''ایک ناصر کا معاشرے میں مقام اور ذمہ داری'' کے عنوان پر کی۔ اس کے بعد مکرم صدر صاحب نے دعا کروائی۔ نمازوں کی ادائیگی اور کھانے کے بعد معلمین کرام نے اپنے اپنے ریجنز کے افراد کی علمی مقابلہ جات کے لئے تیاری کروائی۔

اجتماع کا دوسرا دن 27؍ اکتوبر 2018ء بروز ہفتہ

دوسرے دن کا آغاز باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد قرآن کریم کی تلاوت اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کے موضوع پر درس دیا گیا۔ آج ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ورزشی مقابلہ جات کے فائنلز بھی اسی روز مکمل ہو گئے تھے۔ شام 8؍ بجے کے بعد علمی مقابلہ جات کروائے گئے۔

اجتماع کا تیسرا دن 28؍ اکتوبر 2018ء بروز اتوار

اجتماع کے تیسرے دن کا آغاز بھی نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر اور درس کے بعد لیکورو شہر میں ایک پیدل سفر کا انتظام کیا گیا تھا جس کے ذریعہ سے شہر کے لوگوں میں جماعت احمدیہ کا تعارف ہوا۔ واپسی پر ناشتہ کا انتظام تھا۔

پروگرام کے مطابق 10 بجکر 30 منٹ پر اختتامی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم مع ترجمہ سے ہوا۔ نظم کے بعد مکرم صدر صاحب انصار اللہ نے تقریر کی اور شاملین کے نیک جذبات کا ذکر کیا۔ مجلس انصار اللہ کی تفصیلی رپورٹ پیش کئے جانے کے بعد مکرم عمر معاذ صاحب نے اپنی تقریر میں انصار اللہ کے عہد پر روشنی ڈالی۔ بعدازاں مکرم ظفر احمد بٹ صاحب امیر جماعت احمدیہ مالی نے اوّل، دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرنے والے انصار میں انعامات تقسیم کئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کارکردگی کے لحاظ سے امسال ریجن San کو انعام ملا۔ نیز ایک خصوصی انعام ریجن کولیکورو کے مبلغ سلسلہ کو اجتماع کی تیاری کے سلسلہ میں نمایاں خدمت کی وجہ سے دیا گیا۔

تقسیم انعامات کے بعد مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ مالی نے اختتامی تقریر کی اور آخر پر دعا کروائی جس کے ساتھ ہی اجتماع اپنے اختتام کو پہنچا۔

امسال اجتماع کی کُل حاضری 447 رہی۔ اس اجتماع کے موقع پر جماعتی کتب پر مشتمل ایک نمائش کا انتظام تھا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے غیر از جماعت دوستوں نے بھی اس اجتماع میں شرکت کی اور 13؍ افراد نے بیعت کرنے کی توفیق پائی۔ فالحمدللہ علی ذالک۔

اللہ تعالیٰ مجلس انصار اللہ مالی کو اس اجتماع کے شیریں ثمرات سے نوازے اور اجتماع کے حقیقی مقاصد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ مالی۔ انصار عہد دہراتے ہوئے

شاملین جلسہ سیرت النبی ﷺ۔ کانو۔ نائیجیریا

بقیہ: اسماء النبی ﷺ فی القرآن

......................از صفحہ نمبر13

میں کوئی ٹیڑھا پن ہے۔ دونوں ہر عیب سے پاک ہیں اور ہر کجی سے مبرّا ہیں۔ یورپ کے نادان خصوصیت سے گزشتہ دو سو سال سے پورا زور لگا چکے کہ ان دونوں میں کوئی نقص نکال سکیں مگر نہ نکال سکے بلکہ جہاں بھی انہوں نے کسی نقص کا دعویٰ کیا وہی جگہ خوبی اور خوبصورتی کی نکلی اور آج بھی رسول کریم ﷺ کے عاشق صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کی جماعت اس چیلنج کے ساتھ کھڑی ہے کہ تم قرآن مجید اور رسول اکرم ﷺ پر انگلی اٹھا کر دیکھو تو وہاں سے آپ کی عظمت اور خوبصورتی اور قرآن شریف کا حسن و جمال دکھا دیا جائے گا۔

(از کان خلقہ القرآن)

آنحضور ﷺ کی اس صفت داعی الی اللہ کو قرآن کریم وَ اُوْحِیَ اِلَیَّ ھٰذَا الْقُرْآنُ لِاُنْذِرَکُمْ بِہٖ وَمَنْ بَلَغَ (الانعام:20) کے الفاظ میں بیان فرماتا ہے کہ قرآن مجھ پر وحی کیا گیا ہے نہ صرف اس لئے کہ تمہیں انذار کروں بلکہ جس کو بھی یہ پیغام پہنچ سکے۔ تو ہمارے نبی ﷺ اس زمانہ میں جبکہ نہ ڈاک کا انتظام تھا نہ تار تھی نہ ریڈیو تھا نہ ٹی وی، ہر ممکن کوشش کرکے دکھ اٹھا کر ماریں کھا کر زخمی ہو کر قرآن کے پیغام کو جہاں تک ممکن ہے ہر جگہ پہنچانے کے لئے جدو جہد فرماتے ہیں۔ اس وقت کے شہنشاہوں قیصر و کسریٰ، مقوقس و نجاشی، سبھی کو الٰہی پیغام دیتے ہیں اور جیسا کہ کشمیر کی تاریخ سے معلوم ہوتا ہے آپ ﷺ نے خط کے ذریعہ اس پیغام کو کشمیر تک پہنچایا۔

(Travels in Kashmir And the Panjab by Baron Charles Von Hugel. Page 127)

(جاری ہے)......................

☆...☆...☆

بقیہ: الفضل ڈائجسٹ

از صفحہ 18

کے معنی دیتا ہے۔ اسی طرح ایک عورت کا نام عاصیہ تھا جس میں نافرمانی کا مفہوم ہے۔ آپ ﷺ نے اُس کا نام جمیلہ رکھ دیا یعنی خوبصورت۔

...❁...❁...❁...

آنحضور ﷺ کی خوراک

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 30/اکتوبر 2012ء میں اختصار سے آنحضور ﷺ کی خوراک کے بارہ میں بیان کیا گیا ہے۔ (منقول از شمائل الترمذی)

رسول اللہ ﷺ کی غذا انتہائی سادہ ہوتی تھی۔ آپؐ جَو کی روٹی کھا لیتے اور کبھی نہ ملتی تو رات خالی پیٹ بھی گزار دیتے۔ آپؐ سرکہ کو بھی سالن کے طور پر استعمال فرما لیتے اور فرماتے کہ سرکہ کیا ہی اچھا سالن ہے۔ آپؐ پرندوں کا گوشت بھی کھا لیتے۔ مرغی کا بھی، بکرے اور دُنبہ کا بھی۔ آپؐ نے پٹھ کے گوشت کو بہترین قرار دیا ہے۔ فرمایا: بہترین گوشت پشت کا گوشت ہے۔ دستی کا گوشت بھی آپ کو پسند تھا۔

حضرت ابوعبیدہؓ کہتے ہیں کہ مَیں نے نبی کریم ﷺ کے لئے ہنڈیا پکائی۔ آپؐ کو دستی کا گوشت پسند تھا۔ میں نے آپؐ کی خدمت میں دستی پیش کی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے اَور دستی دو۔ میں نے اور پیش کی۔ آپؐ نے پھر فرمایا کہ مجھے دستی دو، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایک بکری کی کتنی دستیاں ہوتی ہیں؟ آپؐ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اگر تم خاموش رہتے تو جب تک مَیں دستی مانگتا رہتا تم مجھے دستی دیتے جاتے۔

سبزیوں میں کدّو بھی آپ کو پسند تھا۔ حضرت انس بن مالکؓ بتاتے ہیں کہ ایک درزی نے رسول اللہ ﷺ کو کھانے کی دعوت دی۔ مَیں بھی آپؐ کے ساتھ تھا۔ اُس نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جَو کی روٹی اور شوربا پیش کیا۔ جس میں کدو اور خشک گوشت کے ٹکڑے تھے۔ رسول اللہ ﷺ پیالے سے کدّو چُن چُن کر تناول فرمانے لگے۔ اس دن سے مَیں بھی کدّو پسند کرنے لگا۔

رسول اللہ ﷺ زیتون کا تیل بھی استعمال فرماتے اور فرماتے زیتون کا تیل کھاؤ اور اسے استعمال کرو کیونکہ یہ بابرکت درخت کا تیل ہے۔

آپؐ بھنا ہوا گوشت کھاتے۔ ایک دفعہ صحابہؓ کے ساتھ مسجد میں بھی کھایا۔ ثرید بھی تناول فرماتے۔ فرمایا کرتے: عائشہؓ کو دوسری عورتوں پر وہی فضیلت ہے جو ثرید کو باقی کھانوں پر۔ پنیر، ستّو، کھجور بھی کھا لیتے۔ بلکہ حضرت صفیہؓ کا ولیمہ ہی ستّو اور کھجور سے کیا تھا۔

آپ ﷺ چقندر بھی استعمال فرماتے۔ ایک دفعہ حضرت علیؓ سے فرمایا: اے علی! اس میں سے کھاؤ، یہ تمہارے لئے زیادہ مناسب ہے۔

رسول اللہ ﷺ پہلے سے بچا ہوا کھانا بھی کھا لیتے تھے۔ کھانا شروع کرتے وقت بسم اللہ پڑھتے اور کھانا کھا کر یہ دعا کرتے : ''تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا، پلایا اور فرمانبردار بنایا''۔

فرمایا کرتے تھے کہ جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے اور کھاتے وقت بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو یہ کہے: بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلِہٖ وَ آخِرِہٖ (اللہ کے نام کے ساتھ، اس کے شروع میں اور آخر میں)۔

رسول اللہ ﷺ ہر قسم کے ممکن الحصول پھل مثلاً تربوز، خربوزہ، کھجور وغیرہ بھی تناول فرماتے۔ جب کوئی شخص آپ کو پھل پیش کرتا تو آپؐ دعا کرتے: اے اللہ! ہمارے پھلوں میں برکت عطا فرما اور ہمارے شہر میں برکت نازل کر اور ہمارے صاع اور مُدّ میں بھی برکت ڈال۔ پھر آپؐ سب سے چھوٹا بچہ دیکھتے، اُسے بلاتے اور یہ پھل اسے عطا فرما دیتے۔

...❁...❁...❁...

بقیہ رپورٹ: حضور انور کا دورۂ امریکہ 2018ء

.................از صفحہ نمبر20

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق آج شام کو فیملی ملاقاتیں تھیں۔

چھ بجے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس سیشن میں فلاڈلفیا اور اس کے گردونواح کی 14 جماعتوں سے آئی ہوئی 52 فیملیز اور 37 احباب نے انفرادی طور پر ملاقات کی سعادت پائی۔ اس طرح مجموعی طور پر 257 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ ہر ایک نے اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضورِ انور نے 17 زیر تعلیم طلباء اور طالبات کو قلم جبکہ چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ بعض فیملیز بڑے لمبے سفر طے کرکے ملاقات کے لئے پہنچی تھیں۔ خصوصاً Buffalo، Rochester اور Albany سے آنے والی فیملیز قریباً 380 میل کا فاصلہ ساڑھے چھ سات گھنٹے میں طے کرکے پہنچی تھیں۔

تقریب آمین

ملاقاتوں کا یہ پروگرام قریباً پونے نو بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت العافیت تشریف لے آئے اور تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 29 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

عزیزان شایان احمد خان، ذیشان منظور احمد، عبدالحکیم نورالدین رُشدی، کامران یحییٰ، سفیر احمد چوہدری، انصر سفیر عالم، ابدال احمد، سالک ربانی، ریّان احمد، تمثیل احمد تنویر۔

عزیزات Warizah جاوید، صفیہ جاوید، سبیکہ احمد، آیات باجوہ، Parisa طاہر، Parisa Aynour احمد، Duha احمد، عفیفہ محمود، زارہ محمودہ ملک، شافعہ رضوان حمید، Abeeha ملک، عائزہ شہزاد، یسریٰ احمد، ملائکہ احمد اعوان، عائزہ زبیر، فریحہ زبیر، لائبہ ملک، اصفیٰ ساجد، علینہ احمد۔

تقریب آمین کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔........(باقی آئندہ)

VACANCY: Minister of Religion: Ahmadiyya Muslim Community: Swahili Speaker

We are a UK registered charity, a religious community, that runs its own religious training academy and faith based TV channels for viewers all over the world.

ABOUT THE ROLE: We are inviting applications for the following post of Minister of Religion. Candidates will be expected to lead congregational prayers, have a dynamic preaching record, be fully conversant with Swahili and both Arabic and Urdu languages and in addition a recent qualification equivalent to English Language level B2 CEFR In addition a valid criminal clearance certificate shall be required from the applicant. He should have the additional qualification/experience listed below. The successful applicant may be posted at any one of the mission centres in the UK. This is a permanent position to help meet the community's growing spiritual and religious needs.

	Main qualification/work	Likely posting
Swahili speaker:	Prepare and present religious programmes on TV	London SW19

JOB DESCRIPTION: You would be required to do some or all of the following: Lead and encourage attendance at obligatory prayers deliver sermons on Fridays and other gatherings preach and propagate to members of the public the teachings of the founder of the Ahmadiyya Muslim community assist the Swahili Desk, enter into correspondence with members and the general public defend the teachings against opponents and non-believers translate literature and correspondence in or from the relevant languages specified above carry out research on relevant secular and non-secular subjects, publish periodicals, participate in inter-community matters liaise with members of the community and resolve social problems introduce programmes host religious talk shows, current affairs or religious/cultural educational programmes attend promotional events for our faith community, conferences and social functions and related administrative duties.

EXPERIENCE REQUIRED: You must have a wide range of knowledge in the Holy Quran, Ahadith(Traditions of the Prophet of Islam) and Islamic topics and be familiar with the writings of Hadhrat Mirza Ghulam Ahmad Founder of the Ahmadiyya Muslim community and of his claims gained through an intensive course of private or college study of not less than four years full-time. You should have served as a Minister of Religion for not less than two years. You must have a good record of performance, preferably have some previous broadcasting experience, and a strong understanding of our targeted audiences particularly in East Africa. You should also possess good interviewing, listening and spoken communication skills, good interpersonal skills, be able to follow instructions, memorise facts and also have good planning and organisational ability. You need to have a confident and relaxed manner in dealing with members of the public. We expect you to be able to work under pressure.

QUALIFICATIONS REQUIRED: You are expected to have either a Shahid "degree" or equivalent gained from attending a 4 years full-time Jamia Ahmadiyya college OR equivalent qualification in Islamic religious studies or a relevant HND level qualification plus at least two years' relevant work experience as an Imam.

PACKAGE: The stipend/customary offerings package include the following: Stipend of£5,100–/ per annum(single person for 35 hours a week on average annual allowance for spouse£2340, each child£1560 up to two children, plus rent free accommodation with all utilities eg council tax, water rates, gas, electricity paid by the Employer travel expenses reimbursed(25 days holidays per annum.)

Closing Date: 2 December 2018

Please apply to: Mansoor.Shah@ahmadiyyauk.org OR write to:

The National President, Ahmadiyya Muslim Association UK,
16 Gressenhall Road London SW18 5QL

MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
میاں حنیف احمد کامران
ربوہ 0092 47 6212515
28 لندن روڈ، مورڈن SM4 5BQ
0044 203 609 4712
0044 740 592 9636

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

....

شمائل نبوی ﷺ کی ایک جھلک

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 11؍اکتوبر 2012ء میں ایک مضمون ’’شمائلِ نبوی ﷺ کی ایک جھلک‘‘ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

☆ نبی کریمؐ چال ڈھال میں نہایت کوہ وقار انسان تھے۔ چال ایسی سبک تھی جیسے ڈھلوان سے اُتر رہے ہوں۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں مَیں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ تیز رفتار کوئی نہیں دیکھا، ایسے لگتا تھا کہ زمین آپؐ کے لئے لپٹتی جارہی ہے۔ ہم ساتھ چل کر تھک جاتے مگر حضورؐ پر تھکاوٹ کا کوئی اثر نہ ہوتا تھا۔ آپؐ گردن اکڑا کر نہ چلتے بلکہ نظریں نیچی رکھتے تھے۔

حضرت علیؓ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریمؐ آگے کو جھک کر چلتے تھے۔ یوں لگتا تھا جیسے گھاٹی سے اتر رہے ہوں، مَیں نے آپؐ سے پہلے اور آپؐ کے بعد ایسی رفتار والا شخص نہیں دیکھا۔

حضرت حسن بن علیؓ اپنے ماموں ہندؓ بن ابی ہالہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریمؐ لمبے لمبے اور تیز قدم اُٹھاتے تھے۔ نظریں نیچی رکھتے تھے مگر جب دیکھتے تو نظریں بھر کر پوری توجہ فرماتے، چلتے ہوئے اپنے صحابہ سے آگے نکل جاتے تھے اور جو بھی راستہ میں ملتا اسے سلام کرنے میں پہل فرماتے تھے۔

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریمؐ چلتے ہوئے اِدھر اُدھر توجہ نہیں فرماتے تھے۔ بسااوقات آپؐ کی چادر کسی درخت یا کانٹوں وغیرہ سے الجھ جاتی تو بھی توجہ نہ فرماتے اور صحابہ اس وجہ سے بے تکلفی سے باتیں کرتے ہوئے ہنستے اور سمجھتے تھے کہ حضورؐ کا دھیان ادھر نہیں۔

حسب ارشاد باری کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے آپؐ کو نرم کردیا ہے (آل عمران: 107) آپؐ کی گفتگو میں تلخی تھی نہ تیزی، ٹھہر ٹھہر کر اور سمجھا کر وضاحت اور نرمی سے آپؐ اس طرح کلام فرماتے کہ بات ذہن نشین ہوجاتی۔ تین دفعہ بات دہراتے تھے۔ کوئی بھی عزم کرلینے کے بعد آپؐ خدا پر کامل بھروسہ رکھتے۔ جب آپؐ تین دفعہ کوئی بات کہہ دیتے تو اسے کوئی پلٹا نہیں سکتا تھا۔ لیکن آپؐ کبھی صحابہ کی طاقت سے زیادہ ان کو حکم نہ دیتے تھے۔

☆ آنحضور ﷺ بغیر ضرورت کے گفتگو نہ فرماتے تھے اور جب بولتے تھے تو فصاحت و بلاغت سے بھرپور نہایت بامعنی کلام فرماتے۔ خود بات شروع کرتے اور اسے انتہا تک پہنچاتے۔ آپؐ کی گفتگو فضول باتوں اور ہر قسم کے نقص سے مبرّا اور بہت واضح ہوتی تھی۔ اپنے ساتھیوں سے تلخ گفتگو نہیں کرتے تھے اور نہ ہی انہیں باتوں سے رُسوا کرتے تھے۔ معمولی سے معمولی احسان کا ذکر بھی تعظیم سے کرتے اور کسی کی مذمّت نہ کرتے۔ کسی پر محض دنیوی بات کی وجہ سے ناراض نہ ہوتے البتہ جب کوئی حق سے تجاوز کرتا تو پھر آپؐ کے غصہ کو کوئی نہ روک سکتا تھا اور ایسی بات پر آپؐ سزا ضرور دیتے تھے مگر محض اپنی ذات کی خاطر غصّہ میں نہ آتے نہ انتقام لیتے۔ غصّہ میں منہ پھیر لیتے۔ خوش ہوتے تو آنکھیں نیچی کرلیتے۔ مسکراتے تو سفید دانت اس طرح آبدار ہوتے جیسے بادل سے گرنے والے اولے۔

حضرت جابرؓ کی روایت کے مطابق رسول کریمؐ کی گفتگو میں بھی ایک ترتیب اور حُسن ہوتا تھا۔

اُمّ معبد کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ شیریں بیان تھے۔ آپؐ کی گفتگو کے وقت ایسے لگتا تھا جیسے کسی مالا کے موتی گر رہے ہوں۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول کریمؐ کو جھوٹ سے زیادہ ناپسند اور قابل نفرین اَور کوئی بات نہیں تھی۔ اور جب آپؐ کو کسی شخص کی اس کمزوری کا علم ہوتا تو آپؐ اس وقت تک اس سے کھچے کھچے رہتے تھے جب تک کہ آپؐ کو معلوم نہ ہوجائے کہ اس شخص نے اس عادت سے توبہ کرلی ہے۔

زیادہ تر آپؐ کی ہنسی مسکراہٹ کی حد تک ہوتی تھی۔ مسکرانا تو آپؐ کی عادت تھی۔ صحابہ کہتے ہیں ’’ہم نے حضورؐ سے زیادہ مسکرانے والا کوئی نہیں دیکھا۔ خوش ہوتے تو آپؐ کا چہرہ تمتما اُٹھتا تھا‘‘۔

آپؐ کی گفتگو خشک نہ تھی۔ بلکہ ہمیشہ شگفتہ مزاح فرماتے تھے۔ مگر مذاق میں بھی کبھی دامنِ صدق نہ چھوٹا۔ فرماتے ’’میرے منہ سے صرف حق بات ہی نکلتی ہے‘‘۔

ایک صحابی نے ایک دفعہ سواری کے لئے آپؐ سے اونٹ مانگا۔ رسول کریمؐ نے فرمایا میں تجھے اونٹنی کا بچہ دے سکتا ہوں۔ وہ سراسیمہ ہوکر بولے حضورؐ اونٹنی کا بچہ لے کر مَیں کیا کروں گا؟ مجھے تو سواری چاہئے۔ فرمایا: ’’اونٹ بھی تو اونٹنی کا بچہ ہی ہوتا ہے۔‘‘

صحابہ کو وعظ و نصیحت کرنے میں ناغہ کرتے تاکہ وہ اُکتا نہ جائیں۔ آپؐ کی تقریر نہایت فصیح و بلیغ، دلکش اور جوش سے بھری ہوئی ہوتی تھی۔ بعض دفعہ خطبہ میں یہ جوش و جلال بھی دیکھا گیا کہ آنکھیں سرخ ہیں اور آواز بلند۔ جیسے کسی حملہ آور لشکر سے ڈرا رہے ہوں جو صبح یا شام حملہ آور ہونے والا ہے۔

حالت جنگ میں آپؐ عجب مجاہدانہ شان کے ساتھ کمان حمائل کئے ایک سپہ سالار کے طور پر مخاطب ہوتے۔ عام حالات میں جمعہ وغیرہ کے موقع پر عصا ہاتھ میں ہوتا۔ جب منبر بن گیا تو اس پر خطبہ ارشاد فرماتے تھے۔ ایک دفعہ صفات الٰہیہ کے بیان کے وقت منبر آپؐ کے جوش کے باعث لرز رہا تھا۔ ویسے خطبہ و نماز میں میانہ روی اور اعتدال ہوتا تھا۔

آپؐ جو کہتے وہ کر کے بھی دکھاتے تھے۔ گفتگو میں الفاظ کا چناؤ بہت احتیاط سے کرتے اور الفاظ کے بے محل استعمال کی اصلاح فرما دیتے۔ عرب میں غلام اپنے آقا کو ’ربّ‘ کہتے تھے جو حقیقی معنی میں اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ آقا کو سیّد کہا کرو یعنی سردار۔ اسی طرح آقا اپنے غلام کو ’عبد‘ کہا کرتے تھے یعنی نوکر۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ فتٰی کہہ کر مخاطب کیا کرو یعنی ’نوجوان یا بچے‘ تاکہ اُن کی عزت نفس قائم رہے۔

نبی کریمؐ کو زبان وادب کا عمدہ ذوق تھا۔ آپؐ موزوں کلام اور عمدہ شعر پسند فرماتے اور داد دیتے تھے۔ حضرت شریدؓ سے روایت ہے کہ میں ایک دن رسول کریمؐ کے ساتھ آپؐ کی سواری کے پیچھے بیٹھا۔ آپؐ نے پوچھا تمہیں مشہور شاعر اُمیّہ بن الصلت کے کوئی شعر یاد ہیں؟ مَیں نے اثبات میں جواب دیا تو آپؐ نے کچھ شعر سنانے کی خواہش کی۔ مَیں نے ایک شعر سنایا تو فرمایا ’’ہاں اَور سناؤ‘‘ پھر ایک شعر سنایا تو فرمایا اَور سناؤ۔ یہاں تک کہ میں نے سو شعر سنائے۔

آپؐ اشعار کی محض ظاہری فصاحت پر خوش نہ ہوتے بلکہ ان کے مضامین کی گہرائی اور لطافت پر نظر ہوتی اور کہیں کوئی بات کھٹکتی تو دریافت فرما لیتے۔ مشہور شاعر نابغہ ابولیلیٰ نے حاضر خدمت ہوکر جب اپنا کلام سنایا اور یہ شعر پڑھا ؎

عَلَوْنَا العِبَادَ عِفَّةً وَ تَكَرُّمًا
وَ اِنَّا لَنَرْجُوا فَوقَ ذٰلِكَ مَظْهَرا

یعنی اسلام قبول کر کے ہم تمام دنیا سے عفّت اور عزت میں بلند ہوگئے ہیں اور اس سے بھی بڑھ کر ایک ’مظہر‘ کی اُمید رکھتے ہیں جہاں اللہ تعالیٰ ہماری اَور عزت و کرامت ظاہر فرمائے گا۔ رسول کریمؐ نے فوراً پوچھا ’مظہر‘ سے تمہاری کیا مراد ہے؟ نابغہؓ نے عرض کیا یارسول اللہؐ جنّت مراد ہے۔ فرمایا: ہاں ٹھیک ہے اگر اللہ نے چاہا تو ضرور یہ نعمت بھی عطا ہوگی۔ پھر جب نابغہ کلام سنا چکے تو رسول کریمؐ نے کلام کی تعریف کی اور اُن کو دعا بھی دی۔

حضرت عائشہؓ سے پوچھا گیا کہ نبی کریمؐ کبھی شعر وغیرہ بھی گنگناتے تھے تو فرمانے لگیں کہ ہاں! اپنے صحابی شاعر عبداللہؓ بن رواحہ کے شعر گنگناتے تھے۔ مثلاً یہ مصرع کہ تیرے پاس ایسی ایسی خبریں آئیں گی جو پہلے تمہیں حاصل نہیں۔

حضرت جندبؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک سفر میں نبی کریمؐ پیدل جارہے تھے۔ پتھر کی ٹھوکر سے ایک انگلی زخمی ہوگئی تو آپؐ نے انگلی کو مخاطب کرکے یہ شعر کہا ؎

هَلْ اَنْتِ اِلاَّ اِصبَعٌ دَمِيتِ
وَفِيْ سَبِيْلِ اللهِ مَالَقِيْتِ

تُو ایک انگلی ہی تو ہے جو خون آلود ہوئی اور خدا کی راہ میں یہ تکلیف اُٹھائی۔

آپؐ کو اللہ تعالیٰ کی خاص عنایت سے جوامع الکلم عطا کئے گئے تھے یعنی مختصر کلام میں ایسے گہرے مضمون بیان فرماتے تھے کہ دریا کو کوزے میں بند کردیتے تھے۔ نہایت لطیف خوبصورت محاورات میں کلام فرماتے تھے۔

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں وفد نہد آیا تو رسول اللہؐ نے ان کی درخواست پر ان کے حق میں دعا کی اور پھر اُنہیں ایک معاہدہ لکھ کر دیا کہ جو نماز قائم کرے وہ مومن ہے، جو زکوٰۃ ادا کرے مسلمان ہے جو کلمہ شہادت پڑھ لے وہ غافل نہیں لکھا جائے گا وغیرہ۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں اس معاہدہ کی فصیح و بلیغ عبارت دیکھ کر مَیں نے عرض کیا کہ یارسولؐ اللہ! ہم ایک باپ کے بیٹے۔ ایک شہر کی گلیوں میں بڑھے پلے۔ مگر مَیں دیکھتا ہوں کہ وفودِ عرب سے آپؐ ایسی زبان میں کلام کرتے ہیں کہ اس کا جواب نہیں۔ فرمایا: اللہ نے مجھے ادب سکھایا ہے اور بہت بہترین سکھایا ہے اور مَیں بنی سعد میں پروان چڑھا ہوں۔

حضرت بُریدہؓ کہتے ہیں کہ رسولؐ اللہ سب لوگوں سے زیادہ فصیح تھے۔ بعض دفعہ رسول کریمؐ ایسا کلام کرتے تھے کہ لوگوں کو اس کے معنی کی سمجھ نہ آتی تھی، یہاں تک کہ آپؐ خود اس کے معنے بیان فرماتے تھے۔ حضرت عمرؓ نے ایک دفعہ یہی سوال کیا کہ اے اللہ کے نبیؐ! آپؐ کی زبان ہم سب سے بڑھ کر فصیح و بلیغ ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ رسول کریمؐ نے فرمایا کہ میرے پاس جبریلؑ آئے اور انہوں نے مجھے میرے باپ اسماعیلؑ کی زبان سکھائی۔

رسول کریمؐ کو اچھے نام پسند تھے جیسے عبداللہ، عبدالرحمٰن وغیرہ۔ کسی نام کے اچھے معنے نہ ہوتے تو اُسے بدل دیتے۔ چنانچہ ایک شخص کا نام حُزَن تھا جس کے معنی غم کے ہیں۔ آپ ﷺ نے اُس کا نام سہَل رکھ دیا جو آسانی

باقی صفحہ نمبر17 پر ملاحظہ فرمائیں

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 13 نومبر 2012ء میں مکرم عبدالسلام صاحب کی نعت رسول ﷺ بھی شائع ہوئی ہے۔ اس نعتیہ کلام میں سے انتخاب ملاحظہ کیجئے:

محمدؐ کی جو بھی جبیں دیکھتے ہیں
وہ چاند اور سورج نہیں دیکھتے ہیں
مدینے کی جو سرزمیں دیکھتے ہیں
زمیں پر وہ خلد بریں دیکھتے ہیں
جو قوسین کی ہیں تجلی کے شیدا
وہ ایمن کا جلوہ نہیں دیکھتے ہیں
مقام محمدؐ ہے سدرہ سے اونچا
مگر پھر بھی دل میں مکیں دیکھتے ہیں
جلالی ہو جلوہ کہ ہو وہ جمالی
ہر اک نقش ان کا حسیں دیکھتے ہیں
جو ہیں دیکھ لیتے مدینے کی گلیاں
سوئے کہکشاں وہ نہیں دیکھتے ہیں
جو ’’شق القمر‘‘ والی انگشت دیکھیں
وہ موسیٰ کی کب آستیں دیکھتے ہیں
جو ہیں دیکھتے ان کی پُر جذب سیرت
اِدھر یا اُدھر وہ نہیں دیکھتے ہیں
جو ہیں دیکھتے نقشِ پائے محمدؐ
خدا کو بچشم یقیں دیکھتے ہیں
مرا دل خوشی سے ہے بلیوں اُچھلتا
وہ جب میرا قلبِ حزیں دیکھتے ہیں
اگرچہ گیا ہوں میں ان کی نظر میں
تو پھر کیوں مجھے نکتہ چیں دیکھتے ہیں

اردو ماہنامہ ’’النور‘‘ امریکہ اپریل 2012ء میں مکرمہ امۃالباری ناصر صاحبہ کی ایک نعت شامل اشاعت ہے۔ اس نعت میں سے انتخاب پیش ہے:

ہے خدا سب کے لئے نُورِ خدا سب کے لئے
اور رسول اللہ محمد مصطفیٰؐ سب کے لئے
آپؐ کی ہستی ہے اِک مینارۂ نورانیت
منبعِ نُور و ہُدیٰ، شمس الضحیٰ سب کے لئے
آپؐ نے ہر قول سے قرآن کی تفسیر کی
فعل بھی قرآن تھا بدرالدُّجیٰ سب کے لئے
رات کی تاریکیوں میں کنکروں پہ سجدہ ریز
چشمِ تر، پُردرد دل، دستِ دعا سب کے لئے
آپؐ محروموں، غریبوں، بے کسوں کے دستگیر
ماں سے بڑھ کر مہرباں درد آشنا سب کے لئے
دنیا والے اب بھی سرگرداں ہیں رہبر کے لئے
آپؐ کو حق نے بنایا پیشوا سب کے لئے

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

November 16, 2018 – November 22, 2018

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 3875 6040

Friday November 16, 2018

00:00	World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
01:00	Yassarnal Qur'an
01:30	Huzoor's Reception At New Zealand Parliament
02:20	Life Of The Holy Prophet Muhammad (saw)
02:45	Spanish Service
03:20	Seerat-e-Ahmad
03:45	Tarjamatul Qur'an Class
04:50	Seerat Sahabiyat
05:30	Khilafat-e-Haqqa Islamiyah
06:00	Tilawat
06:15	Dars-e-Hadith
06:35	Yassarnal Qur'an
07:00	Beacon Of Truth
08:00	Masjid Aqsa Rabwah
08:20	Attractions Of Australia
08:55	Huzoor's Reception In Japan
09:55	In His Own Words
10:25	History Of Cordoba
10:55	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
11:30	Live Proceedings From Baitul Futuh Mosque
12:00	Live Friday Sermon
13:00	Live Proceedings From Baitul Futuh Mosque
13:30	Tilawat [R]
13:55	Unscripted
14:25	Shotter Shondhane
15:35	Signs Of The Latter Days
16:25	Friday Sermon [R]
17:35	Noor-e-Mustafwi
18:00	World News
18:15	Tilawat
18:35	Beacon Of Truth
19:30	Huzoor's Reception In Japan 2013
20:25	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il [R]
20:55	In His Own Words
21:30	Friday Sermon [R]
22:45	Unscripted [R]
23:25	History Of Cordoba [R]

Saturday November 17, 2018

00:00	World News
00:30	Tilawat
00:45	Masjid Aqsa Qadian
01:00	Yassarnal Qur'an
01:25	Huzoor's Reception In Japan 2013
02:25	In His Own Words
02:55	Beacon Of Truth
03:40	Dars-e-Hadith
04:05	Friday Sermon
05:15	The Life Of Hazrat Khalifatul-Masih I (ra)
05:30	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
06:00	Tilawat
06:15	Dars-e-Hadith
06:30	Al-Tarteel
07:00	Islami Mahino Ka Ta'aruf
07:35	Open Forum
08:05	International Jama'at News
09:00	Friday Sermon
10:10	In His Own Words
10:40	Dua-e-Mustaja'ab
11:10	Indonesian Service
12:10	Tilawat [R]
12:30	Al-Tarteel [R]
13:00	Live Intikhab-e-Sukhan
14:05	Shotter Shondhane
15:15	Braheen-e-Ahmadiyya
15:45	The Concept Of Bai'at
16:00	Live Rah-e-Huda
17:30	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	Tilawat
18:35	Islami Mahino Ka Ta'aruf [R]
19:10	The Prophecy Of Khilafat
19:30	Dua-e-Mustaja'ab [R]
20:00	Huzoor's Jalsa Salana Address Germany 2009
21:00	International Jama'at News
21:50	Braheen-e-Ahmadiyya [R]
22:30	Friday Sermon
23:40	The Concept Of Bai'at

Sunday November 18, 2018

00:00	World News
00:25	Tilawat & Dars-e-Hadith
01:00	Al-Tarteel
01:30	Huzoor's Jalsa Salana Address Germany 2009
02:30	In His Own Words
03:05	Islami Mahino Ka Ta'aruf
03:40	The Prophecy Of Khilafat
04:00	Friday Sermon
05:10	Braheen-e-Ahmadiyya
05:50	The Concept Of Bai'at
06:00	Tilawat
06:15	Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Qur'an
07:00	Rah-e-Huda
08:35	Roots To Branches
09:00	Gulshan-e-Waqfe Nau
09:45	Rishta Nata Ke Masa'il
10:00	In His Own Words
10:35	Aao Kahani Sunain
11:00	Indonesian Service
12:05	Tilawat [R]
12:15	Dars-e-Hadith [R]
12:30	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Friday Sermon
14:05	Shotter Shondhane
15:10	Gulshan-e-Waqfe Nau [R]
16:00	In His Own Words [R]
16:35	Aaina
17:35	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:20	Tilawat
18:35	Story Time
19:00	Islamic Jurisprudence
19:35	Aao Kahani Sunain [R]
20:00	Gulshan-e-Waqfe Nau [R]
21:00	In His Own Words [R]
21:35	Aaina [R]
22:30	Friday Sermon [R]
23:35	Roots To Branches

Monday November 19, 2018

00:00	World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:45	Rishta Nata Ke Masa'il
01:00	Yassarnal Qur'an
01:30	Gulshan-e-Waqfe Nau
02:30	In His Own Words
03:05	Aaina
04:00	Friday Sermon
05:05	Aao Kahani Sunain
05:35	Roots To Branches
06:00	Tilawat
06:15	Dars-e-Hadith
06:25	Al-Tarteel
06:55	Rencontre Avec Les Francophones
08:00	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood (as)
08:15	Seerat-un-Nabi
08:45	Masjid Aqsa Qadian
09:00	Huzoor's Tour Of The Far East 2013
09:30	In His Own Words
10:00	Tasheez-ul-Azhan
10:20	Swahili Service
11:00	Friday Sermon: Recorded on June 8, 2018.
12:05	Tilawat [R]
12:20	Dars-e-Hadith [R]
12:30	Al-Tarteel [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on December 7, 2012.
13:55	Bangla Shomprochar
15:00	Huzoor's Tour Of The Far East 2013 [R]
15:30	In His Own Words [R]
16:00	Seerat-un-Nabi [R]
16:30	International Jama'at News
17:30	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:15	Tilawat
18:30	Swedish Service – Stoppa Krisen
19:00	Seerat-un-Nabi [R]
19:30	Masjid Aqsa Qadian [R]
19:45	Chef's Corner
20:00	Huzoor's Tour Of The Far East 2013 [R]
20:30	In His Own Words [R]
21:00	Signs Of The Latter Days
21:55	Seerat-un-Nabi [R]
22:25	Rencontre Avec Les Francophones [R]
23:30	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood (as) [R]
23:45	Chef's Corner [R]

Tuesday November 20, 2018

00:00	World News
00:25	Tilawat & Dars-e-Hadith
01:00	Al-Tarteel
01:30	Huzoor's Tour Of The Far East 2013
02:00	In His Own Words
02:35	Tasheez-ul-Azhan
03:00	International Jama'at News
03:55	Rencontre Avec Les Francophones
05:00	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood (as)
05:15	Seerat-un-Nabi
05:45	Masjid Aqsa Qadian
06:00	Tilawat
06:15	Dars-e-Malfoozat
06:30	Yassarnal Qur'an
07:00	Liqa Ma'al Arab
08:05	Story Time
08:30	Attractions Of Australia
09:00	Gulshan-e-Waqfe Nau
10:00	In His Own Words
11:00	Indonesian Service
12:00	Tilawat [R]
12:15	Dars-e-Malfoozat [R]
12:30	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Friday Sermon
14:00	Shotter Shondhane
15:15	Gulshan-e-Waqfe Nau [R]
16:15	Islamic Jurisprudence
16:50	Hamara Aaqa
17:30	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:20	Tilawat
18:35	Rah-e-Huda
20:10	Gulshan-e-Waqfe Nau [R]
20:55	In His Own Words [R]
21:30	Aadab-e-Zindagi
22:15	Liqa Ma'al Arab [R]
23:20	Attractions Of Australia

Wednesday November 21, 2018

00:00	World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
00:45	Yassarnal Qur'an
01:20	Gulshan-e-Waqfe Nau
02:15	In His Own Words
02:50	Islamic Jurisprudence
03:45	Liqa Ma'al Arab
05:10	Chali Hai Rasm
06:00	Tilawat
06:15	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
06:35	Al-Tarteel
07:05	Question And Answer Session
08:05	Seerat-un-Nabi
08:55	Huzoor's Jalsa Salana Address Germany 2009
10:40	Masjid Mubarak Rabwah
10:55	Indonesian Service
12:00	Tilawat [R]
12:15	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein [R]
12:35	Al-Tarteel [R]
13:05	Friday Sermon
14:05	Shotter Shondhane
15:10	Huzoor's Jalsa Salana Address Germany 2009 [R]
16:55	Aadab-e-Zindagi
17:30	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	Tilawat
18:35	French Service
19:25	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il [R]
20:00	Huzoor's Jalsa Salana Address Germany 2009 [R]
21:45	Mosha'airah
22:40	Question And Answer Session [R]
23:40	Masjid Mubarak Rabwah

Thursday November 22, 2018

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
01:00	Al-Tarteel
01:30	Huzoor's Jalsa Salana Address Germany 2009
03:15	Seerat-un-Nabi
04:10	Question And Answer Session
05:10	Mosha'airah
06:00	Tilawat
06:15	Dars-e-Malfoozat
06:30	Yassarnal Qur'an
07:00	Tarjamatul Qur'an Class
08:05	Islamic Jurisprudence
08:40	Life Of The Holy Prophet Muhammad (saw)
09:00	Huzoor's Tour Of The Far East 2013
09:35	Seerat-e-Ahmad
09:55	In His Own Words
10:30	Seerat Sahabiyat
11:05	Japanese Service
11:15	Pushto Muzakarah
12:00	Tilawat [R]
12:15	Dars-e-Malfoozat [R]
12:30	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Friday Sermon
14:05	Islamic Jurisprudence [R]
14:40	In His Own Words [R]
15:30	Persian Service
15:55	Friday Sermon [R]
16:55	Khilafat-e-Haqqa Islamiyah
17:30	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:15	Tilawat
18:30	Seerat Sahabiyat [R]
19:05	Open Forum
19:35	Seerat-e-Ahmad [R]
20:00	Friday Sermon [R]
21:00	In His Own Words [R]
21:40	Khilafat-e-Haqqa Islamiyah [R]
22:25	Tarjamatul Qur'an Class [R]
23:30	Roots To Branches

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Translations for Huzoor's (may Allah be his helper) Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London
TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)
ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:info@alfazlintl.org
Vol 25 Friday 16 November 2018 Issue No. 46

امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ امریکہ اکتوبر 2018ء

واشنگٹن سے فلاڈلفیا روانگی۔ فلاڈلفیا میں حضور انور کا شاندار استقبال، مسجد 'بیت العافیت' کی یادگاری تختی کی تقریب نقاب کشائی۔ دعا اور معائنہ

فلاڈلفیا اور اس کے گردو نواح کی 14 جماعتوں سے سینکڑوں میل کا سفر طے کر کے آنے والے اڑھائی سو سے زائد افراد کی حضور انور سے ملاقات، تقریب آمین

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

17؍اکتوبر 2018ء بروز بدھ

فلاڈلفیا میں ورود مسعود

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا چھ بجے مسجد بیت الرحمن میں تشریف لا کر نمازِ فجر پڑھائی۔ نمازِ فجر کی ادائیگی کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضورِانور نے دفتری ڈاک اور خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

آج پروگرام کے مطابق یہاں سے فلاڈلفیا (Philadelphia) کے لئے روانگی تھی۔ گیارہ بج کر بیس منٹ پر حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور دعا کروائی اور قافلہ فلاڈلفیا کے لئے روانہ ہوا۔ مسجد بیت الرحمٰن سے فلاڈلفیا کا فاصلہ 132 میل ہے۔ ایک بج کر پندرہ منٹ پر جب قافلہ کی گاڑیاں فلاڈلفیا شہر کی حدود میں داخل ہوئیں تو یہاں کی مقامی پولیس کی دو گاڑیوں نے حضورِانور کی گاڑی کو Escort کیا اور شہر کے اندر راستہ کلیئر کرتے رہے۔

آج کا دن جماعت فلاڈلفیا کے لئے بڑا ہی مبارک اور ایک تاریخی دن تھا۔ ہر چھوٹا بڑا، مرد و زن، جوان بوڑھا خوشی و مسرت سے معمور تھا۔ آج ان کے شہر میں حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مبارک قدم پہلی بار پڑنے والے تھے۔ یہ لوگ صبح سے ہی نئی تعمیر ہونے والی مسجد ''مسجد بیت العافیت'' پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔ فلاڈلفیا کی مقامی جماعت کے علاوہ نیویارک، سنٹرل جرسی، نارتھ جرسی، بوسٹن، Albany, Binghamton (Boston)، Laurel، Fitchburg، Syracuse، Oshkosh، بالٹی مور، Harrisburg، Rochester اور Virginia سے بھی بڑی تعداد میں احباب جماعت اور فیملیز بڑے لمبے سفر طے کر کے آئی تھیں۔ دو سو میل سے لے کر نو صد پچاس میل تک کا سفر مختلف جماعتوں سے احباب طے کر کے پہنچے تھے۔

حضورِانور کی آمد سے قبل جماعت فلاڈلفیا کے مرکز مسجد بیت العافیت کا بیرونی حصہ احباب جماعت سے بھر چکا تھا۔ مرد و خواتین کی مجموعی تعداد ایک ہزار نو صد سے زائد تھی۔ ایک بج کر پینتیس منٹ پر حضورِانور کی یہاں تشریف آوری ہوئی تو ساری فضاء نعروں سے گونج اُٹھی۔ بچیوں کے گروپس نے خیر مقدمی گیت پیش کئے۔ جونہی حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے مکرم صاحبزادہ مرزا مغفور احمد صاحب امیر یوایس اے، مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب نائب امیر یوایس اے اور مکرم مجیب اللہ چوہدری صاحب صدر جماعت فلاڈلفیا نے حضورِانور سے شرف مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔

مسجد 'بیت العافیت' کا معائنہ

بعدازاں حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کی بیرونی دیوار میں لگی تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔ اِس کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔ دو بج کر پانچ منٹ پر حضورِانور نے تشریف لا کر اس نئی تعمیر ہونے والی مسجد 'بیت العافیت' کا معائنہ فرمایا۔ حضورِانور نے مسجد کے مردانہ ہال اور پھر خواتین کے ہال کا معائنہ فرمایا۔ چھوٹی عمر کے بچوں والی خواتین کے لئے ایک علیحدہ جگہ مخصوص کی گئی ہے اور دونوں حصوں میں علیحدہ علیحدہ واش رومز بنائے گئے ہیں۔

بعدازاں حضورِانور نے لائبریری اور دفاتر کا معائنہ فرمایا۔ مکرم ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب سابق امیر جماعت یوایس اے جو آجکل علیل ہیں ویل چیئر پر مسجد کی گیلری میں موجود تھے، حضورِانور نے ازراہِ شفقت ڈاکٹر صاحب سے ان کا حال دریافت فرمایا اور شرف مصافحہ سے نوازا۔ بعدازاں حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے تہ خانہ میں تشریف لے گئے اور ملٹی پرپز (multi-purpose) ہال کا معائنہ فرمایا۔ اس ہال میں چار صد افراد کے کھانے جبکہ سات صد افراد کے بیٹھنے کی گنجائش موجود ہے۔ یہ ہال کھیلوں کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ جمعہ کی شام کو مسجد کی افتتاحی تقریب کے حوالہ سے ایک ریسیپشن کا پروگرام تھا۔ اس پروگرام کے لئے اس ہال کو تیار کیا گیا تھا۔ حضورِانور نے اس انتظام کے حوالہ سے کچھ امور دریافت فرمائے۔ بعدازاں حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مرکزی کچن میں تشریف لے گئے اور معائنہ فرمایا نیز بعض انتظامات کے حوالہ سے دریافت فرمایا۔ اس معائنہ کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد کے مردانہ ہال میں تشریف لے آئے اور نمازِ ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

جماعت احمدیہ امریکہ کی تاریخ میں فلاڈلفیا شہر کو ایک خصوصیت حاصل ہے۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کو جو کہ انگلستان میں بطور مبلغ کام کر رہے تھے، امریکہ چلے جانے کا حکم صادر فرمایا تو آپ امریکہ کے پہلے مبلغ کے طور پر 26؍جنوری 1920ء کو انگلستان کی بندرگاہ Liverpool سے روانہ ہوئے اور 21 دن کے بحری سفر کے بعد 15؍فروری 1920ء کو امریکہ کی بندرگاہ فلاڈلفیا پر اُترے لیکن آپ کو ملک کے اندر داخل ہونے کی اجازت نہ دی گئی اور فیصلہ کیا گیا کہ آپ جس جہاز میں آئے ہیں اُسی میں واپس چلے جائیں۔ اس پر حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ نے اس فیصلہ کے خلاف محکمہ آبادکاری (واشنگٹن) میں اپیل کی۔ اس پر آپ کو سمندر کے کنارے ایک مکان میں محصور کر دیا گیا۔ بعدازاں مئی 1920ء میں آپ کو رہا کر دیا گیا۔ آج اسی شہر میں جہاں حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کو قید میں ڈالا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جماعت کو ایک وسیع و عریض بڑی خوبصورت ''مسجد بیت العافیت'' تعمیر کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ جس کا افتتاح انشاء اللہ العزیز جمعۃ المبارک کے ساتھ ہوگا۔ فلاڈلفیا جماعت نے حضورِانور کے تین دن قیام کے دوران بڑے وسیع پیمانہ پر انتظامات کئے ہیں۔ مردوں کی دو Overflow مارکیز لگائی گئی ہیں۔ اسی طرح عورتوں کے لئے بھی دو مارکیز ان کی زیادہ تعداد کے پیش نظر لگائی گئی ہیں۔ لجنہ کی سیکیورٹی اور رجسٹریشن کے لئے علیحدہ عارضی آفسز قائم کئے گئے ہیں جبکہ مردوں کے لئے سیکیورٹی اور رجسٹریشن کے لئے علیحدہ آفسز ہیں۔ شعبہ خدمت خلق کی ایک علیحدہ مارکی ہے جس میں ان کے آفسز قائم کئے گئے ہیں۔ مردوں اور عورتوں کے کھانے کے لئے علیحدہ علیحدہ مارکیز لگائی گئی ہیں۔ خصوصی مہمانوں کے کھانے کے لئے ایک علیحدہ مارکی لگا کر انتظام کیا گیا ہے۔ لنگر خانہ کا قیام علیحدہ طور پر مارکی لگا کر کیا گیا ہے۔

مسجد اور Overflow مارکیز میں کل چار ہزار چھ صد افراد کے لئے جگہ کا انتظام موجود ہے۔ یہ تمام جگہیں مرد و خواتین سے بھری ہوئی نظر آتی ہیں۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ مسجد اور اِس کے اِرد گرد ایک چھوٹا سا شہر آباد کر دیا گیا ہے۔

باقی صفحہ نمبر 17 پر ملاحظہ فرمائیں

پیارے آقا کی امریکہ آمد پر

اللہ اللہ عجب ساعتِ سعد آئی ہے
سامنے جلوہ نما سیدی آقائی ہے
اللہ اللہ یہ اِک نور کا پیکر دیکھو
چاند چہرے پہ یہ کیا حسن ہے رعنائی ہے
اللہ اللہ جماعت کا یہ پیار و اخلاص
کیسے دیدار کو اِک دنیا امڈ آئی ہے
جان قربان ہے اس ہستی کے در پر جس نے
یہ خلافت کی ردا آپ کو پہنائی ہے
پیارے آقا کو ہر اِک آن سلامت رکھنا
ہر کوئی دل سے دعاگو ہے تمنائی ہے

(امۃ الباری ناصر)